

U.0291





از نجاشی و زکریا خلیفه

الحمد لله والمنته که

# مشوی لوح محفوظ

مرصعة فصاحت شامه زبدة الابرار عمدة الانبياء  
مادح ائمه اطهار شاعر شیرین گفتار سلاله اساق  
الاطياب خلاصة الانجاب جناب سيد فيروز علي مدني  
متخلص به اثر رحمه الله خالق البشر

در سنة الهجرى

بمحلية طبعه فزين گشت





# نسخه خطی مکتب مکتب

مرصفه خامه فصاحت شماسه زبدة الابرار عمدة

الاخيار مودح ائمة اطهار شاعر شيرين

گفتار سلاله السادة الاطياب

خلاصة الانجاب جناب سيد

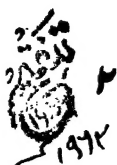
فيروز علي مرحوم

مخلص به اثر

رحمة الله

حنا

البشر



11.5

JUN 13

**Oriental Sec**

UPD~~U~~ PRINTED

WESSLER AG.

Subject.....

۸۲۰

891272

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہاں اے اشر محمد رب حلیلؑ

کجا عقل ناقص کجا کنہ ذات

تکا پوین عمر خضر ہو تمام

جہان کے قوی ہیکل ویسے نو

کھانچے صبح نماز کے کھانچے و جلا

زبان آورانِ جهان کہ گئے

سوا عجز کے اور چارہ نہیں

کہاں اے اثر فکر عبیدیل

کہ ہر عقل کل محو کا صفات

یہ منزل نہ کاٹے کٹے ایک گام

ہین اس راہ میں اک خطِ پامو

ہم اس خود چریاں گس پر و بال

اگر آخر کار رہ رہ گئے

تعلی کا یارون کو یا راہنیں

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| میں اک بندہ ہیچکار و ذلیل     | وہ اک قادر کار ساز و جلیل    |
| کہان نعمتیں خاص عامی کہان     | عیان ہی عیان اچہ سازم بیا    |
| کیا خانہ زاد نبی و علیؑ       | کہون کیا جو غرت غلامی مین دی |
| کچھہ آئینہ دل مین ملحوظ ہی    | بغل مین عجب لوح محفوظ ہی     |
| گناہون پہ جب علی چھا گئی      | کہ اک آگ تھی لکڑیاں کھا گئی  |
| فدای جناب علی دلیؑ            | شب و روز ہین سیریاں پا بھی   |
| کہ تا قائم پاک آلِ عب         | امام زمان خاتم الاوصیا       |
| مسیحانفس ہین مین اک جان       | ہین اک مورہون ہ سلیمان ہین   |
| مسیح کجا و سلیمان کجا         | گدا کو کہان ربہ پادشا        |
| کہ سب کرتے تھے انبیاء سلف     | رجوع مہمات انکی طس           |
| مہتین تو کیا رکھ لی عرفان ہین | وہ کیا تھے نکر تے جو یہ التف |

قال مولانا  
صلی اللہ علیہ وآلہ  
و سلم علی آکل  
الخبث کما تبارک  
و تعالیٰ

طاغ بھی دام ترودین تھے

نہیں لے اکثر منہا سے کرم

کرین کچھ عبدناک کا حق ادا

شیاطین سے ایمان بچا رہیں

خصوص اس زمانہ کا ہو وہ شعاع

امام زمان تک رسائی نہیں

زمانہ ہر فساق و فحشا رکا پڑ

وہ ہر غلط ان سے کہ شیعہ عوام

اگرچہ سائل ہیں کچھ جانتے

جو غائب ہو ہیں امام زمان

خصوصاً یہ اتلیم ہندوستان

ہدایت کے عقد انھیں سے کھلے

کرین حقد رشک ہو کم سے کم

کہ او فوا بعهدا یہی ہر شرط <sup>وفا</sup>

ہمیشہ غم و رنج کھاتے رہیں

کہ مسدود ہی باب ہر کار و بار

یہ دو چار دن کی جدائی نہیں

زمانہ ہی حکام عندا رکا پڑ

بلا قید ہیں وقف فعل حسرام

پیر احکام اکثر نہیں مانتے

تو برباد ہو کار و بار بہر حال

نہیں لائق مسکن دوستان

تجاہل ہو بعضے بشر کا شعہ

نہ فکر آج کی کچھ نہ کل کی خبر

نہ پیش نظر قبر کی روئداد

نہ غیبت سے افسوس کچھ سم آہ

لہذا سہمی امام ہدے

جنہیں مجلسی کہتے ہیں خاص و عام

رسالہ ہیں بعت میں اک لکھکے

مگر ہند کے روز مرے میں ہو

جو دیکھے تو حاصل ہدایت کرے

اللہ ہی بختِ بنی فاطمہ

دمِ نچتین ہو دمِ واپسین

تغافل میں گنتی ہو لیل و نہار

دمِ نزع کی سختیانِ الحذر

نہ برزخ کی پروا نہ خوفِ عار

نہ رجعت آگاہ گمراہ آہ

ولی خدا خامسِ اوصیا

کلامِ ادونکابے مثل ہو لاکلام

خرد نے کہا نظم کر تو اسے

کہ دیکھیں سنیں سب مضائقہ

خدا کا نہ کفرانِ نعمت کرے

اثر کا معِ الحسیر ہو خاتمہ

کرے فضل و رحمِ ارحم الراحمین

|   |  |
|---|--|
| <p>سنو گفتگو سے دل دوستان<br/>         مسخر کر یگا زمین و زمان<br/>         رکاب سعادت میں جان بازبان</p>   | <p>سنو گفتگو سے دل دوستان<br/>         لہ مشرق سے آتا ہی جمع کثیر<br/>         لہریگا مگر تمام آل کی</p>   |
| <p>زمانے کے نیکون میں جو نیک ہی<br/>         بالافتاء وبالعلم وبالافتاء<br/>         سمی خلیل حسد اکا پسر<br/>         غرض اوسکی غیبت میں ہی اک کشتا<br/>         سند معتبر اوسمیں ہی اک لکھی<br/>         یہ اکبار ارشاد فرما ہوا<br/>         ہیں اوس قوم کو دیکھتے بیگان<br/>         کرین دعوتین دین اسلام کی</p> | <p>گر وہ محدث میں جو ایک ہی<br/>         کہ جبکا ہوا آب و گل افتاء<br/>         محمد ہی وہ شیخ عالی گہر<br/>         نگہبان دین رسالت<br/>         زبانی بوحالہ کابلی<br/>         کہ ابن علی خامس اوصیا<br/>         حضرت امام محمد باقر<br/>         کہ گویا ہم اب آشکارو عیان<br/>         کہ مشرق سے آآ کے فی الوداع</p> |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| سنی السنی کر دین مخلوق جب    | مکر کر کرین دین حق وہ طلب    |
| پراس ختم حجت کے من بعد بھی   | نمائین کسی طرح پھر مدعی      |
| بڑھے رد و انکار میں جب سخن   | تو اک قلزم قہر ہو موجزن      |
| غضب کے اٹھیں جوش و فوج سے    | دلیر و کج ہوش ق چورنگ کے     |
| جو برہم ہوں شیر اللہ کے      | ہرن ہوں ابھی ہوش رو باہ کے   |
| بدل جائیں تیور جو اس قوم کے  | تو خود ارون کے پست ہوں حوصلے |
| سر معرکہ ہوں جو تیغین علم    | رہے منکر و کج نہ پھر دم دین  |
| دلیران دین جب کہ ہوں خشک گین | تو مخدول ہو ہو کے سب اکین    |
| کرین دین حق بھی اگر خستیا    | نہ پائیں امان الامان زینما   |
| کرین تابہ رغبت نہ باغی قبول  | کہ فرمان روا ہوں یہ رت پھول  |
| مگر متبع فی الحقیقت بنین     | تو وہ پادشہ یہ رعیت بنین     |



جوانانِ مفتون قومِ سعید

زمانے میں اوس دنِ شام و نگاہ

کسیکو نہینگے وہ یہ تخت و تاج

مگر ہاں جنابِ امامِ زمان

کریں سلطنتِ شہ کو تفویض

یقیناً بلطفِ خدا میں شہید

اوسی قوم سے ہونگے سب بادشاہ

سلاطینِ عالم سے لینگے خراج

ہوں جسوقت رونقِ فزا جہاں

بجدا طاعتِ بحد ادب

سنو اک روایت میں تازہ کہوں

کریں بادشاہِ آٹھ پیم خراج

کریں پھر امامِ زمانہ ظہور

یہ ہیں سنائی کہ پہلے یہاں

کئی بدکئی نیک ہوں حکمران

کہ ہو وہ شہنشاہِ عالم نوان

اوسی نسخے میں شیخِ موسوی

کہ ابنِ محمد شہِ بحرِ دبر

کہ اک روز سبطِ پیمبر حسین

روایت یہاں معتبر لکھ گئے

امامِ ششم کہتے ہیں غور کہ

شفیعِ امم سرورِ مشرقین

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| یہ گویا ہوئے باپ سے یا علیؑ   | زمانے سے کب ہونگے خارج شقی  |
| کہا اس جہان کو نہ پروردگار    | کرے پاک کفار سے زینہا       |
| یہاں تک کہ جاری ہو خون حرام   | بہت اس زمین پر دم صبح و شام |
| پھر ابن عم سید الانبیاء       | بہ تفصیل ارشاد فرما ہوا     |
| کہ اولاد سفیان و عباسیا       | فلان و فلان و فلان و فلان   |
| جہان میں ہوں فرمانروایان جو   | جہان تک رہ خلق میں اونکا د  |
| شقی ظلم چسپت باندھیں کمر      | کرین نیک بد کو وہ زیر و زبر |
| جو سب کر چکے شرح المختصر      | تو فرمایا حیدر نے جان پدر   |
| کہ جب دم خروج اک کرے پاشا     | خراسان سے باشوکت و فرجا     |
| تو اول وہ ملتان کو فے میں آئے | مسخر کرے اپنے قبضے میں لائے |
| پھر ابنائے کاوان کا وہ ملک لے | جزیرہ جو ہی متصل بصرے کے    |

چڑھے ایک ہم سین گیلان پر  
 کرین اہل دلیم بھی اوسکی مدد  
 پئے خاطر جان فند زدا  
 غرض خوب اطراف عالم بین  
 زمانے میں برپا ہو جنگ جلال  
 یہاں تک کہ بصرین ہو قتل عام  
 کرے پھر خروج اور اک بادشاہ  
 تو پھر باب علم رسول خدا  
 مفصل یہ احوال سب کہ گئے  
 مگر کہتے ہیں شیخ موصوف نے  
 کہ رشکرمیا ہوں جب فوج فوج

معین اوسکے ہو جائیں اہل  
 ابرکی ہو اک استر آباد حد  
 کشا یند ترکان نشان جا بجا  
 یہ اخبار ہو جائیں جب منتشر  
 ہر اک سمت فتنہ ہر اک سوقا  
 یہی صبح ہو صبح اور شام شام  
 شہنشاہ ذی رتبہ و عز و جاہ  
 علی ولی سید الاوصیا  
 کہ راوی سے مضمون کچھ رنگے  
 کہا پھر سنا اسطرح شاہ سے  
 تلاطم کی ندی چڑھے موج موج

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| کرے قتل فوج اپنے فرزند کو    | تو ناگہ پھر اک پادشہ اور ہو |
| کہ دعویٰ کرے خون مقتول کا    | تہ تیغ ہو جائیں سب اشقیاء   |
| غرض تھوڑی مدت کے مابعد پھر   | وہ غائب کہ ہوں جسکے منتظر   |
| امام زمان سید کائنات         | سمی بنی شاہراہ نجات         |
| بہت جسکے مقدم کا مشاق ہوں    | جدائی میں دنرات ناچاق ہوں   |
| مگر مشیت ہونگے ناقد ردان     | تغویٰ بادبرہمچو اہل زمان    |
| کہ غفلت امام زمان سے کریں    | زیان اپنا ایمان جان کریں    |
| نہ سمجھیں فضائل کو اوسکے چوں | کہ اوقات ضائع کریں الفصول   |
| جو اہل جہان اوسکے قائل نہوں  | شرف دین دنیا کے حاصل نہوں   |
| کہ ہی سید انس و جان وہ امیر  | جہان میں پناہ صغیر و کبیر   |
| وہ ہی خاصہ حضرت ایزدی        | فضیلت اوسے جملہ عالم پی     |

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| رسالت ہوئی مصطفیٰ پر تمام     | امامت ہو اوس پیشوا پر تمام   |
| علی دلی نے جو پھر کی نظر      | شہ کر بلا سے کہا اے سپر      |
| تغیر اوسکا ہو گا نہ انصاف میں | مگر ہو گا وہ تیرے اخلاف میں  |
| صفت اوسکی ممکن نہیں اتنی حسین | نہیں مثل اوسکا کہیں اتنی     |
| میان دو رکن حسیم خدا          | کرے وہ ظہور اے شہ کر بلا     |
| بہت کم ہوں اوسوقت مردانِ دین  | زمانے میں ہمراہ سلطانِ دین   |
| وہ ہو سب پہ غالب مگر سرسبز    | چہ قوم بنی جان چہ نوع بشر    |
| جماد اوسکا ہو قاف تا بقاف     | کہ ردے زمین کافر ہن سے چوشتا |
| ز سے رتبہ بندہ خوش نہا        | کہ اوس عہد میں ہو شر کیہ چہا |
| حضورِ ی میں حاضر ہو بے خستہ   | رہے وہ رفاقت میں جان با خستہ |
| کرین جبکہ سرکش اطاعت میں فرق  | کرے آب آہن میں اوس سب کو غرق |

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| یہاں تک ترقی ہو اسلام کی      | نہ باقی رہے کفر کا نام بھی     |
| سنو نکتہ پرداز سرخفی          | حقیقت کروں اس جگہ کچھ بیان     |
| بیان حروف سر سورہ ہا          | جو قرآن میں وارد ہیں معنی انہا |
| حدیثوں میں وارد ہوا ہی تمام   | مگر سب پہ ظاہر ہیں شواربا      |
| ثقفہ میں ثقات محدث میں ایک    | محمد بن شیخ مسعود نیک          |
| یہ تفسیر میں اپنی ہیں لکھ گئے | بے حد درمند کے باپ سے          |
| کہ فرزند بیمار دشت بلا        | سی جناب رسول خدا               |
| ملقب بہ باقر علیہ السلام      | یہ ارشاد فرماتے ہیں امام       |
| کہ وہ حرف حرف انتخاب انتخاب   | جو ہیں اول سورہ ہا کتاب        |
| مگر کب جو زہار ہوتے نہیں      | مقطع جنھیں کہتے ہیں اہل دین    |
| ہی اون میں نہان علم ہے اتہا   | وہ ہیں حامل سر قدس خدا         |

ہوا جبکہ نازل السّماء

بقمرین مع نہ حروف پسین  
قوله تعاذلک للکتاب

رسالت محمد کی طنا ہر ہوئی

یہ نور حقیقت ہوا جلوہ گر

زبان زد شہادت ہوئی بالتمہا

مگر خلق آدم سے اوس روز تک

کئے سال جسد م برابر شمار

کہا پھر شہین نے یہ ماجرا

حروف مقطع پر کر تو نظر

گئے گھر حروف مقطع کوئی

تو آغاز سے لیکے تا اختتام

سیا کتاب خدا سے علیم

تو اعداد سے اوسکے یون ہی

با کثاف عالم خفی و جلی

ہوا نخل ایسان ہر اک بارو

قوی ہو گیا دین خیر لانا م

کہ پیدا ہوئے شاہ جن و ملک

ہوئے سب و یکصد شش ہزار

مفصل ہی قرآن میں لکھا

کئی جاہن سورون کی آغاز

اکر نہ آئے کوئی حرف بھی

جہان پر ہوا اک مقطع تمام

|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| ہر اک دور مجموع پر کر کے غور   | نکالو ہر اک واقعہ کو نفور    |
| مقطع کا جب دور ہو منتہی        | عدد اونکے لیکر جو گن لے کوئی |
| کرے ایک بنی ہاشم اوس سال       | خروج اس زمین پر ہر اک حال    |
| پھر ابن علی سب کے حالات سے     | بہ تفصیل ارشاد فرما ہو سے    |
| کہ ہی اولین سرور کائنات        | شہ تشنہ کا مان نہر فرات      |
| دوم اول شاہ عباسیان            | تو آخر جناب امام زمان        |
| کہ ہی قائم آل خیر الانام       | محیط جہان مرکز انتظام        |
| بہ ترتیب یہ سب انھیں جن فون پر | کوینگے خروج ایک دن بے خبر    |
| یہ سب راز مخفی ہی اے دلشعور    | سمجھ کر چھپانا اسے بالضرور   |
| مولف کا ہی مدعا اختصار         | مترجم نے بھی یونہی انجام کار |
| لکھا ہی عموماً کہ المختصر      | احادیث مشکل سے ہی یہ خبر     |



|  |  |
|--|--|
| <p>کہ اسکو کسی نے کہیں حل کیا<br/>کھلا ہی نہیں کیا یہ اسرار ہی</p>   | <p>نہیں آج تک گوش زد یہ ہوا<br/>غرض اسکی تشریح دشوار ہی</p>  |
| <p>کہ دنیا میں آئی بہارِ جنان<br/>جو کہ سن چکین اپنی سب استا<br/>چلین شکل گل جانبِ ستا</p>   | <p>سورہ نورِ دانِ راہِ نجات<br/>بابِ سلیمانِ بردہ فرشت<br/>جنابِ ملیکہ بہ نرجسِ شہیر</p>   |
| <p>خبر معتبر کرتے ہیں یہ رقم<br/>ذرا کھول لیں مومنین گوشِ عقل<br/>ہی کا فور جس پاک طینت کا نام<br/>تو میں شہ کے گھر ساتھ اوسکتے<br/>حضورِ اقدس میں پایا مقام<br/>خوش بخت اے بشیرِ نیکو سیر</p> | <p>بن بابویہ اور طوسی بہسم<br/>ہی اسطرح بشرِ سلیمانِ نقل<br/>جنابِ امامِ دہم کا عظام<br/>حضرتِ امام علی نقی<br/>طلبگار آکر جو میرا ہوا<br/>جو پونہ چا تو بعد درود و سلام<br/>مخاطب ہو یوں شہِ محروبر</p> |

مقرب ہی تو آل انصار میں

خسریا رقبہ آہی ہی تو

ہمیشہ ہمارا مددگار ہی

ہر اک طرح اے بشر نیکو سیر

تجھے اک شر ~~کچھ~~ دیتے ہیں ہم

کہ ہو کشور دین میں تو ماجدا

ہمارے محبوب میں نامی ہو تو

سن اک بات کہتے ہیں انا ہو

کہ موقوف ہے چہ لیل و نہا

وہ مخفی ہے اے بشر از خدا

ملا تو ہی ہی اہل اس از کا

ہی یوسف محبت بازار میں

جلیب سالت پناہی ہی تو

تو جنس لاکا خسریا ر ہی

محبت میں پایا تجھے معتبر

کہ تجھ سے عجب کام لیتے ہیں ہم

اے شیعون میں عزت و افتخار

شرافت کے گھر میں گرامی ہو تو

تجھے آج دیتے ہیں ہم وہ خبر

زمین زمان کا یہ سب کاروبار

پے حجت خاتم الاوصیا

مفضل کہوں تجھ سے یہ مدعا

مجھے مول لینی ہی لے دی تمیز  
 پھر اک نامہ لکھ کر دیا بے رنگ  
 اٹھانے پہ مہر منور بھی کی  
 کہ تھیں دُشمن و دوست سب بشر فی  
 کہا پھر کہ بعد اذ کو بے خطر  
 بروز فلان اور وقت پگاہ  
 یہاں تک کہ ساحل آئیں دُشمن  
 خریدار بھی پھر کثیر و قلیل  
 عرب کے جوانوں کے بعضے بشر  
 بس اس وقت بردہ فرو شوین تو  
 عمر ہی جو مشہور ابن یزید

تری معرفت ان نون اک کنیز  
 بخت فرنگ و بلفظ فرنگ  
 پھر اک مجکو بمیانِ رلا کے دی  
 لبالب ہر اس سر زمرہ رخ کی  
 روانہ ہو جلدی پونہ چنا مگر  
 ٹھہر کر سر جس کرنا نگاہ  
 وہ کشتیاں جن پہ لوڈ ٹیاں  
 امیران عباسیان کے وکیل  
 کنیزوں کے ہوں مشتری بیشتر  
 کھڑے ہو کے تکتا وہین چارو  
 وہ حضار میں پا کے میل خرید

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| کہیگا کہ لایا ہوں میں اک کنیز | بڑی صاحبِ عفت و باتینز         |
| کیا پھر یہ ارشاد مان یا درکھ  | نہ اس فکر سے دکو آزاد رکھ      |
| کہ دو جامہ گندہ ابریشمی       | وہ پہنے ہی پردہ میں بیٹھی ہوئی |
| سنے گی خریداروں کے وہ نام     | تو رومی زبان میں کرگی کلام     |
| غضب ہی ہوا حشر کیسا بس        | بس اب میری عفت کا پردہ اٹھا    |
| پکایک خریدار وین اک عہ        | کہیگا عمر سے بلفظ عہ           |
| میں دیتا ہوں لو تیرے انشر فی  | یہ لونڈی مجھے دو کہ ہوں مشتری  |
| پسند آئی ہو اسکی عفت مجھے     | کہاں پھر ملیگی یہ دولت مجھے    |
| تو بس وہ کنیز سعید جہان       | اوسکی زبان میں کہے سے ان       |
| اگر ہو سلیمان کا تو مثل بھی   | ملے اوسکی سب تجھ کو شائستگی    |
| نہ میں تجھے راضی ہوں غیر درج  | تو کیا جانے جو کچھ کہے ہی امین |

عبت میری قیمت میں یہ مالوزر  
 عمر اس سخن پر کہیگا بت  
 کسی مشتری پر اسے طرح تو  
 نہ بیچوں تو مجھ کو گوارا نہیں  
 یہ سن سنکے بولیگی آخر کنیز  
 ذلیلوں کا حامی ہو رہا بلیل  
 وہ خلاق ستار دانا مے راز  
 مرا مشتری ہو گا پیدا میں  
 کہا شہنے یہ سنکے تو بسر  
 عمر سے ملاقات ہو جب ہاں  
 بلفظ فرنگ و بخط فرنگ

ارے بوا لہوس تو نہ برباد کر  
 ترے بیچنے کی ہو تہیر کیا  
 جو راضی نہوگی کسی طرح تو  
 سو اس کے کچھ اور چار نہیں  
 نہ تعجیل کر اتنی اسے بے تمیز  
 وہی ہو گا تو دیکھ میرا کفیل  
 بڑا اپنے بندوں کا ہو کارساز  
 مرے قدر دان کا وکیل امین  
 اوسیم وہاں جانے پھر دیر کر  
 یہی صاف کہنا کہ اسے مہربان  
 ہم اک نامہ لائے ہیں لو پندر

|                                 |                              |
|---------------------------------|------------------------------|
| ہمارے موکل نے ہی لکھ دیا        | سراپا بہر و سنا و وفا        |
| یہ لوہے پونہ چادو سو گنیز       | زبانی یہ کہنا کہ اسے ذی تمیز |
| یہ خط پڑھ کے راضی ہو بے گفتگو   | تو اس صاحب خط سے اسے نیکو    |
| کہ ہیں اوس جناب مقدس کے ہم      | وکیل امین بندہ بے درم        |
| غرض جبکہ بغداد کو میں گیا       | جو فرمایا تھا شہ نے واقع ہوا |
| یکایک جو زحمت نے خط کھو لکھ     | بہ فرط منت دل کی نظر         |
| بہت روئی مانند ابر پہا          | جدائی میں تڑپنی بزرگھنڈا     |
| قسم بر قسم دیکے بولی عسر        | خدا کے لئے اب نہ تو دیر کر   |
| اسیدم اسی صاحب خط کے ہاتھ       | مجھے بچ لطف و مروت کے ساتھ   |
| اگر تو نہ بھیجا اسے مرد دون     | تو ہو گا ابھی تیری گردن چو   |
| ابھی جان دو گئی میں ہو گئی ہلاک | نہ کچھ ہاتھ آئیگا بزمشت خاک  |

|  |  |
|--|--|
| <p>             عمر نے یہ سنکر جو کئی لمہیں فکر<br/>             رہیں پہلے تو گفتگو میں کہاں<br/>             جو قیمت میں شہ نے مجھے تھما<br/>             غرض میں نے اوس دم عمر کو وہیں<br/>             فرخناک اوٹھی کنیہ سعید<br/>             جو بغداد میں لے لیا تھا مگان<br/>             جو پونہچی تو پھر نامہ کو وا کیا<br/>             ملا خط شہ اپنے تن پر کبھی<br/>             کبھی روبرو رکھکے کرتی تھی ہا<br/>             کبھی بوسے یعنی تھی وہ خندہ رو<br/>             تعجب میں نے یکا یک کہا           </p> | <p>             کیا میں نے بھی جا قیمت کا ذکر<br/>             مگر آخر کار بے قیل و قال<br/>             اوسی پر بس آخر ہوا فیصلہ<br/>             وہ یکشت سب اشرفی گنگے دین<br/>             وہ دن اوسکے حق میں ہوا عید<br/>             مرے ساتھ ساتھ آئی نہ ہوں<br/>             دیا بوسہ اور آنکھوں پر کھلیا<br/>             ملا کا کل پر شکن پر کبھی<br/>             کبھی کہتی تھی پائی دکی مراد<br/>             کبھی شکر کرتی تھی وہ موبو<br/>             تو اس خط کو کیوں جو پتی ہر کھلا           </p> |
|--|--|

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| نہیں صاحبِ خط کو دیکھا کبھی   | ابھی تک یقیناً ہی تو اجنبی    |
| یہ سنکر وہ کہنے لگی ایکبا     | کہ اوی شخص کم معرفت ہو گیا    |
| مگر شاید اب تک تو آگہ نہیں    | یہ ہین عترت سیاہ المرسلین     |
| خدا کے ولی سب ہین مشکلا       | یہ ہین اوصیائے شہ انبیا       |
| شرف انکے واللہ محفی نہیں      | یہ غفلت کبھی دیکھہ اچھی نہیں  |
| مری بات پر دل سے تو کان دھر   | کہ ظاہر ہو یہ راز اسے خیر     |
| جو ہو دستِ انش دینِ امانِ عقل | کروں اپنا احوال سب تجھ سے نقل |
| ملیکہ مرانام ہی اسے عسر       | سناؤں تجھے اب حسبِ اورب       |
| یشوعای فرزند سلطانِ دم        | مرا باپ ہو شہرہ مرزوم         |
| ہو مان دختر ابنِ شمعونِ می    | کہ عیسیٰ بن مریم کا جو تھا وی |
| خبر دون تجھے اب باعجیب        | کہوں سرگزشت عجیب و غریب       |



تو چاہا مرے جد قیصر نے بھی

کہ سودا ہر اک جنس کا ہی یہ نقد

وہیں بھیجدین دعوتین جا بجا

ہوئے جمع سیصد جو عباد تھے

ہوئے جمع سببات سو آدمی

جو شکر کے افسر تھے انخیا ر تھے

ہزار و ہزار و ہزار و ہزار

سریر ایک لائے جو اہر نگار

مسکمل ہوا تھا بسیم و بزر

کہ چالیس پایہ تھے او سمین ر فنیع

بتون کو چلیپا و ن کو جڑ دیا

ہوئی عمر جب سیزدہ سال کی

بھیجتے سے اپنے کرے میرا عقد

بس آراستہ کر کے دوکترا

حواری عیسیٰ کی اولاد سے

پھر اشرف و ذی منزلت اور بھی

قبائل میں جو لوگ سردار تھے

وہ سب آئے ملکر وہاں کیا

تو پھر حسب کم شہ تاجدار

جو ایام شاہی میں وہ پیشتر

بہت پر تکلف نہایت وسیع

کٹہرے پہ اوس تخت کے جا

بھتیجے کو پھر اپنے بلوالیا  
 کشیشون نے پھر آکے حسب الطلب  
 اوٹھے لیکے انجیل کو کھوکھو لکر  
 چلیا وبت ہو کے سب ننگوں  
 بے پائے چالیسوں ایکبارگی  
 ہوا ہو گئے سب کے ہوش ہوا  
 بھتیجا وہ قیصر کا خواب نہ تخت  
 کشیشون کے بھی رنگ اوڑا اور گئے  
 عجب طے حکے تھلکے پڑ گئے  
 غرض جبکہ کچھ کچھ افاق ہوا  
 بس اس شاہ کہتے ہیں اصابنا

سر تخت لیجا کے بٹھلا دیا  
 ارادہ کیا عقد پڑھنے کا جب  
 یکایک جو چاہا پڑھیں بنجر  
 زمین پر گرے بے سبب ننگوں  
 ہوا وارگون تخت منخوس بھی  
 یہ طاری ہوا خوف و بیم و ہراس  
 زمین پر گر اغشی میں زیر تخت  
 ہوا چھٹی رخ پہ دل کا ٹپ اوٹھے  
 زمین خجالت میں گڑا گڑ گئے  
 کشیشون نے قیصر سے کی التجا  
 ہمیں ایسے بد کام سے رکھ متا

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| کہ اب دین عیسیٰ نہ باقی ہے  | کہ جسکی نحوست یہ ہی دیکھئے     |
| نصاری ہوں عالم میں خواہ لیل | کرے جلد زائل خدائے حلیل        |
| کہا چپ ہو خال بد ہی یہ بات  | یہ سنکر جو کی شاہ نے التفات    |
| چلیا و بت پھر کر نصب        | اوٹھو تخت کو پھر اوٹھا و تم اب |
| یہ ترویج لازم ہی اوکے لئے   | بلا لا و بھائی کو بد بخت کے    |
| ہو اوہ جو تھا پہلے واقع ہوا | بنا چار وہ حکم لائے بجا        |
| ہوئے اپنے افعال پر سرنگون   | گرے بت ہو تخت بھی اڑ گون       |
| جدھر جس نے چاہا او دھڑلایا  | کسی کو نہ قیصر نے رخصت کیا     |
| نخوست خطا کار و نکو کھائی   | عجب طرہ کی مردنی چھا گئی       |
| جہان ہو گیا چشم سلطانین قبر | ٹڑپنے میں بجلی تھارو میں ابر   |
| وہ خاموش اوٹھکر محل میں گیا | نہ پھر کچھ کسی سے کہا یا سنا   |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| نہجالتک عارض ہو ایہ حجب      | کہ منہ پرندامت ڈالی نعت      |
| وہاں الغرض رگہ می میری با    | مرے بخت بیدار کردی را        |
| ادھر اپنی عادت پہ مین سو گئی | اودھر اور سے اور کچھ ہو گئی  |
| شب قدر تھی یا شب عید تھی     | وہ معراج کی شب شب دید تھی    |
| یہ دیکھا بصد احترام          | کہ شمعون و عیسیٰ علیہ السلام |
| اوسی قصر میں جلوہ افرا ہوئے  | حواری بھی حضرت کے ہمراہ تھے  |
| پھر اک منبر نور رکھا وہاں    | جو رفعت میں ہم پایہ آسمان    |
| تو پھر حضرت سید الانبیا      | ہو بزم شادی میں رونق فزا     |
| وہ نام خدا بن عسم و صی       | امیر دو عالم علی ولی         |
| مع زمرہ عترت طاہرین          | امان دین رسول امین           |
| بان تن و روح ہمراہ تھے       | نبی آفتاب اور سب ماہ تھے     |

سچانے آدجو دیکھی وہاں  
 تہ نطسیم آئے جب آپ کو  
 بگر بند میرا بہ ابن علی  
 اسے ساتھ لایا ہوں میں باہمی  
 ملیکہ جہان میں جو مشہور ہی  
 یہ نسبت مناسب ہی نام خدا  
 تو عیسیٰ نے کی سمت شمعون نکلا  
 ملا خاندان شہر انبیا  
 منرا و ارشمعون اب ہو گئے  
 بس اپنے رحم کو بلا گفتگو  
 کہا سکتے شمعون نے عیسیٰ قبول

ہوئے پیشوائی کو اوٹھ کر روان  
 کہا مصطفیٰ نے کہ بھائی سونو  
 وہ بیٹھا ہی دیکھو حسن عسکری  
 ترے گھر میں بیٹھی ہوشمعون کی  
 مجھے اب یہی دل سے منظور ہو  
 یہی میرے آنے سے ہی مدد  
 کہا کیا یہی رتبہ ملا وہ وہاں  
 مبارک کہ گھر بیٹھے پایا خدا  
 شرف دو نون عالم کی تیرے لئے  
 ملا آج آل محمد سے تو  
 کیا میں نے حضرت یہ رشتہ قبول

|                              |                                  |
|------------------------------|----------------------------------|
| ہوئے رونق افروز المختصر      | سب اتنے میں اوس منبر نور پر      |
| محمد نے اک خطبہ انشا کیا     | وہیں شعر حمد و شکر و ثنا         |
| جناب حسن عسکری سے پڑھا       | سیحانے صیفہ مرعفت کا             |
| ہوئے شاہد حال اوسکے تمام     | حواری عظام و آل کرام             |
| ادھر خواب سے ہوئی ہوشیا      | ادھر ہو چکا جب یہ سب کا روبا     |
| تپ ہجر جانا میں جلتی اونٹنی  | جو بستر سے میں آنکھ ملتی اونٹنی  |
| جہان کی وہ نیرنگیاں ایک میں  | وہ سو حسرتیں نیم جان ایک میں     |
| کلیجا میرا منہ کو آگیا       | دل زار پر ابر غم چھا گیا         |
| تو سوی فلک چپکے تکتی تھی میں | کسی سے جو کچھ کہ نہ سکتی تھی میں |
| کھلی آنکھ تقدیر جب سوتی      | غم ہجر جانا نہ میں کھو گئی       |
| زمین پھر گئی آسمان پھر گیا   | اندھیرا سا آنکھوں میں اک گھر گیا |

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| نہ مونس نہ ہمار کوئی کہیں        | ہوا خوف افشا جو روی کہیں     |
| یگانے شب و روز بیگانہ وار        | مرے منہ کو تیکنے لگے بار بار |
| میں اک روز یوں سے کہنے لگی       | یہ عشق حقیقی نہیں کچھ منسی   |
| رہے ضبط مد نظر روز و شب          | تصور میں دلدار سے لب لب      |
| دم سر دلب تنک آئے کبھی           | مگر یہ تصور بجائے کبھی       |
| نہ کیجئے کوئی دیکھ آنکھوں میں غم | گوارا نہیں رنج و درد و الم   |
| جو خون جگر پیکی غم کھائیے        | نہ فرقت میں زہنا رکھبرائیے   |
| ہی چندے خزان فراق نگار           | کوئی دم میں آتی ہی فصل بہار  |
| وہی پھر چمن اور بلبل وہی دُ      | روش بل پٹری وہی گل وہی       |
| وہی کھلے لانا وہی پہچھے          | تر غم وہی ہیں وہی تہقہ       |
| وہی رنگ بوسببِ ایں وہی           | وہی ناز و غمزہ ادائیں وہی    |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| نسیم بہاری چمن در چمن        | خیابان خیابان سمن دسمن       |
| وہی سنبل زلف کی نکہتین       | وہی تکلے اور وہی صحتین       |
| کٹے عیش میں عسبناغ و بہا     | نہ پہلو سے زہار سر کے نگار   |
| جو یہ راز میں نے کیا سب عیاں | تو مانند جان دل نے رکھا نہاں |
| اقارب تھا خوف جو قتل کا      | نہ یہ خواب ہرگز کسی سے کہا   |
| ہوا ضبط سے اور تغیر حال      | دو چندان ہوا اور شوق وصال    |
| ہوئی عاشقی آتش افروز اور     | دکھائے تپ جگر نے سوز اور     |
| دیا تاب طاقت نے آخر جواب     | لیا ضعف نے زنگ حسن شباب      |
| وہ جوڑا مرا راغوانی لیا      | یہ خلعت مجھے زعفرانی دیا     |
| مری روح تھی جسم لاغر پہ با   | زمین کو مرا سایہ تھا ناگوار  |
| ہوا کوہ غم سنگ جان خیزین     | کہ سب ہڈیاں تک می لسی گین    |



اگر بیٹھے بیٹھے کبھی سانس لی  
 سو ساتھ اشکونکے آنے لگا  
 ہوئی ترک آب و غذا ایکبار  
 خموشی خوش آتی تھی لیل و نہا  
 کسی نے جو کچھ بات کی چھیر کر  
 غریزہ نہیں جب چرچے ہوئے  
 کسی نے کہا ہاں یہ کیا ہوا  
 گھن چاند کو لگ کیا دیکھتے  
 الہی ابھی کیا سے کیا ہو گیا  
 یہ تب یہ تعب الامان الامان  
 کہا مجھے پھر کچھ تو دلکی کہو

جگر پر سنن اہل چل گئی  
 مرا تن بدن سنسانے لگا  
 تصویر میں جاناں تھی ہمکنار  
 کہ نگہ نمین پھرتی تھی شکل نگار  
 ہاتھ پر سادہ پر لگا الحذر  
 تو ملکر سب آئے مجھے دیکھنے  
 یہ حسن شباب اور یہ عارضا  
 دکھاتی ہو تقدیر کیا دیکھتے  
 پری کا گذر اسپہ یا ہو گیا  
 کہ ہر بات کرنی بھی اسکو گراں  
 کہو اب تو ہی کی گزرتی کہو

پہلا کچھ بھی تاب سخن کیا نہیں  
 اگر باتیں کرنی ہوں تکو محال  
 بس اتنے میں رہتا ہوں بھروسہ  
 تڑپ کر وہ نالے کئے متصل  
 ہوں شور و ماتم سے بشتیا میں  
 جو پوچھا کہ کیا تھا یہ شور و فغان  
 خدانے یہ صوت دکھائی نہیں  
 بفرمان قیصر اوسیدم دہن  
 دوائیں بنا کر پلانے لگے  
 غرض ہر طرح روم کے ملک سے  
 سپہوں نے دوامیری کی بیشتر

جو کہتے ہیں ہم سنتی ہو یا نہیں  
 کہو کچھ اشاروں ہی میں دلکال  
 جو قیصر بھی وارد ہو میرے پاس  
 کہ حضار کا ہل گیا جس دل  
 ہوئی خواب غفلت سے بیدار میں  
 کہا سب تمھیں پر تو میں فوج و خان  
 پھر آواز پیاری سنائی نہیں  
 طیبہ کو سب لاکیرے قرین  
 تپ نل سے لیکن آگاہ تھے  
 جہان تک اطباءے حاذق ملے  
 و لیکن ہوا کچھ نہ مج کو ارن

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| نہ صحت نہ مطلق افاقہ ہوا       | اگر اے کافاتہ پہ فاقہ ہوا   |
| تو رورو کے قیصر نے مجھے کہا    | کہو کچھ تو اے نور چشم حیا   |
| دل زار کیا جاتا ہے بتا         | مہیا کروں کون سی شے بتا     |
| جہان میں جو ہو آرزو کچھ تجھے   | علانیہ آگاہ کر دے مجھے      |
| کہ میں خاک چھانو نگاتیرے لئے   | جہاں خاک جھانو نگاتیرے لئے  |
| یہ تقریر قیصر نے جو ختم کی     | مجھے اپنی جان خرین کی ٹپری  |
| کہیں اوسے وہ خواب کہتے اگر     | تن زار پر پھر نہ رہتا یہ سر |
| وہ ملحد تھا مرتد تھا بے اشتباہ | مجھے بھیج دیا سوے قتل گاہ   |
| یہی بات میں نے بنا کر کہی      | کہ باقی ہی میری ہوس کی یہی  |
| مسلمان جو ہیں تری قید میں      | رہا کرے ای جد اگر تو اونچیں |
| مرے داکو ہی یہ بھروسہ بڑا      | کہ عیسیٰ و مریم بہرے عطا    |

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| دو بار تجھے زندہ گویا کرین    | ابھی بے دوا چاہین اچھا کرین   |
| تو میں نے کچھ اظہارِ صحت کیا  | یہ سنکر کیا قیدیوں کو رہا     |
| دُرا چلنے پھرنے لگی صبح و شام | تناول کیا میں نے اٹھکر طعام   |
| تو خوش ہو گیا بڑھکے حوصلے     | جو قیصر یہ آثارِ صحت کھلے     |
| تیرے دل سے تعظیم و تکریم کی   | ہمیشہ اسیرانِ اسلام کی        |
| ادھر تھا وہی وصل کا انتظار    | مگر جاگتے سوتے لیل و نہار     |
| تصور میں جانا نہ حق پسند      | کھلی آنکھ باطن میں طمانین     |
| لیا بالمشِ خوابِ سکام و وصل   | اوٹھی صبح دم ڈھونڈتھی شام وصل |
| ہوئی چودھویں رات بھی جیسم     | طلب میں تجسس میں نہ متراس     |
| ہوئی چاندنی نور کی خواہگم     | تو مانند ماہِ شب چارہ         |
| کہ بنت رسول خدا فاطمہ         | کھلی چشم باطن تو ظاہر ہوا     |

|  |   |
|--|---|
| <p> مجھے دیکھنے کو بصد غرور ناز<br/> ہو مریم بھی خدمت میں حاضر کار<br/> مے حال خستہ پہ کی جب نظر<br/> ہنیں تو نے پہچانا ابتک اسے<br/> یہ ہے رونق بوستان بہشت<br/> لیکہ یہ ہر تیرے شوہر کی مان<br/> یہ سنتے ہی باسینہ چاک چاک<br/> کہا آپے حال میں کیا کہوں<br/> غم درخ کھایا کروں کب تلک<br/> کبھی دیکھنے بھی نہ آئے مجھے<br/> کہا فاطمہ نے وہ کس طرح آئے </p> | <p> ہو میں جلوہ فرماے بزم نیا<br/> کنیزان جنت لئے اک ہر اک<br/> تو مریم یہ بولیں کہ انہی خبر<br/> یہ ہو کون آئی تجھے دیکھنے<br/> یہ ہے مادر سیدان بہشت<br/> تو کر اپنا احوال اس سے بیان<br/> لیا تھام رو رو کے دامان پا<br/> اگر چہ ہوں کس طرح چپ ہون<br/> جناب حسن عسکری اب تلک<br/> غضب نہ جلوے دکھائے مجھے<br/> تجھے کس طرح اپنی صوت دکھائے </p> |
|--|---|

خداوند کیا تے دل میں خفی  
 ہر ترسا کے مذہب پہ آسمہ لقا  
 اگر تجھ کو منظور ہو اند نون  
 حسن عکرمی میرا لختِ جگر  
 تو کبے تامل بصدق و صفا  
 رسولوں کا ہر فخر میرا پدر  
 کہ میں اس سخن پر ہوں بیشک گواہ  
 محمدؐ ہر جو فاطمہؑ کا پدر  
 یہ سنتے ہی بس خوش ہوئی کمال  
 تو خیر النساء نے مجھے ایک بار  
 کہا پھر کہ امیرِ راحت جان جان

تجھے شرک ہر امیلی کہ ابھی  
 بہن میری مریم ہر تجھے خفا  
 کہ عیسیٰ و مریم رضا مند ہوں  
 تجھے دیکھنے آئے امی خوش سیر  
 تم دل سے اقرار رب العلام  
 رسالت کا یوں ادسکی اقرار کر  
 نہیں ہر خدا کوئی غیر از اللہ  
 رسولِ خدا ہر وہ کل خلق پر  
 ادا باشرایط کیا یہ مقال  
 کیا اپنے سینے سے لپٹا کے پیار  
 خدا میرا رکھے تجھے شادمان

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| مبارک ہو تجھ کو وصال نگار     | پھلے کا ترا دو حہ انتظا        |
| ملیکہ تو رہنا نہ ہرگز اوداس   | کہ میں بھیجد ونگی او تیر پاس   |
| یہ کہہ سنکے رخصت ہوئیں فاطمہ  | یہاں سے اوٹھی یہ خادمہ         |
| گٹا انتظار و نمین روز امید    | شب وصل جانان کی دیکر نوید      |
| او دھر کا پتا غریب میں آفتاب  | ادھر خواگہ میں مجھے اضطراب     |
| بس اکبار بسمل ہو مرغ دل       | قفس میں ترپنے لگا متصل         |
| چڑھان شاہ بادہ انتظا          | ہو پا جان وقف خار خار          |
| سراپا جو سر چراغان بنا        | خلیل خدا کا گلستان بنا         |
| جو تھا وعدہ وصل نہ نظر        | وہ شب محب کو اک عید تھی تاجر   |
| نصرت نے پہلے جگایا مجھے       | تو پھر کچھ سمجھ کر سدا یا مجھے |
| ادھر شوق نے بند انگلیں جو کین | او دھر گر مجبوشی کی راہیں کھین |

|                            |                                |
|----------------------------|--------------------------------|
| ہوا جلوۂ نور حق ہر طرف     | حجابِ جدائی ہوا ہر طرف         |
| خدا کی قوت دوم حسن عسکری   | بہار گلستان جان پروری          |
| خیابان خیابان چمن در چمن   | سراپا میں شمشاد کے چلن         |
| تجلی طور آنکھ سے گر گئی    | وہ صورت نگاہوں میں جھپ گئی     |
| کہ اب تک نہ آکر ملاقات کی  | کہا میں نے صاحب یہ کیا بات تھی |
| نہ آنیکا میرے یہی تھا سبب  | کہا سرور دین ایجان بلب         |
| نہ تو مذہب حق سے آگاہ تھی  | کہ مشرک تھی کافر تھی گمراہ تھی |
| ترے پاس روز آدینکے وقت     | مگر مان مسلمان ہوئی ہو تو اب   |
| ملائے ہمیں اور تجھے ایک    | یہاں تک کہ خلاق لیل و نہاں     |
| جدائی میں گن رشی اک شب مری | پھر اوس دن ای بشر اب تک کبھی   |
| ہو سے رونق افروز شاہِ انا  | مے گھر بلا ناغہ پیہم مدا م     |



یہ سن سنکے پھر بٹرنے یہ کہا  
کہا شہ نے تھا منجھو آگہ کیا

بروز فلان و بوقت فلان

مگر خود بھی وہ فوج کو بھیج کر

خبردار و سوقت اے بے قرار

پر اس طرح چھپنا نہ ٹو کے کوئی

چلی جا فلان راہ بخوف و بیم

غرض میں یہ ارشاد لائی بجا

یکایک اسی راہ میں مل گیا

کہا میں نے ز جس مجھے کہتے ہیں

کہیں اونین تھا اک کہن پیر مرد

ہوئی کس طرح قید تو پھر بتا

کہ قیصر کا شکر برائے و غا

سوے اہل اسلام ہو گاروان

روانہ ہو امید وار ظفر

کنیزوں میں شامل ہو تو کیا

نہ پہچانے ہرگز نہ روکے کوئی

کہ حامی ہر تیرا خداے کریم

یہاں تک کہ وہ شکر اسلام کا

مجھے قید کر کے جو پوچھتا

کنیزوں میں ناچیز زاد ہو نہیں

مجھے بس عنیت میں بعد از ہر

دیا او سکی قیمت میں قیمت ہی ہے  
 ابھی تک سوا تیر کوئی بشر  
 کیونکہ نہیں یہ گمان بالعموم  
 کہا بشر نے اے ملیکہ ابھی  
 کہ قوم نصاریٰ میں اوسیم تن  
 کہا مجھ پہ قیصر کی تھی التفت  
 کہ اداب نیکو کھائے مجھے  
 تو فرط محبت سے لیل و نہار  
 زبان فرنگ اور لفظ عرب  
 مجھے رات دن ہسکھاتی رہی  
 یہاں تک کہ میں خج ب ماہر ہوئی

غنیمت میں آئی غنیمت ہی ہے  
 نہیں میرا حوال سے باخبر  
 کہ ہونمیں خیرین دست سلطانِ روم  
 تعجب مجھے ایک ہی اور بھی  
 بلفظ عرب تو ہوئی حرفزن  
 مدام اوسکو مد نظر تھی یہ بات  
 معلم پڑھائے لکھائے مجھے  
 کیا ایسی عورت کو مامور کار  
 کما حقہ جانتی تھی جو ب  
 بٹھاتی پڑھاتی لکھاتی رہی  
 زبان عرب پر بھی غاور ہوئی

|  |                              |
|--|------------------------------|
| گیا دونوں نے سامرو میں گزر             | ہوا بشر یہ سنگے گرم سفر      |
| حنور جناب علی نقی                      | ہوا سامرے میں گذر تو گئی     |
| ہوا کسطح تجھ پہ کہ فتح باب             | امام ہدے نے کیا یوں خطا      |
| یہ شوکت یہ اعزاز خیر الورا             | یہ عز و شرف دین اسلام        |
| یہ دین نصاریٰ کی دولت یہ غدا           | یہ سب اذکی عترت کے تھے قید   |
| کہا اوسنے میں کیا کہوں <sup>احضو</sup> | کھلا کسطح تجھ پہ ایذی شعور   |
| کہیں مجھ سے بہتر شہ بحر و بر           | جو حالات ہوں منکشف آپ پر     |
| مجھے اب ہوئی تو نہایت غریب             | تو حضرت نے فرمایا سن ای کنیز |
| ابھی چاہے لے اشر فی دنیا               | تجھے اب ہر دو چیز و زمین تیا |
| کہ جس سے قبر و صمد                     | میں دون یا بشارت بخیر ابد    |
| نہیں محکود درکار کچھ مال و زر          | کہا سنگے ای شاہ جن و بشر     |

|                            |                              |
|----------------------------|------------------------------|
| وہی دیجئے لائے لائے        | وہ خیر ابد کیا ہی منڈائے     |
| تجھے ایسا کنیکا خالق سپر   | کہا شہ نے ای زرجس خوش سیر    |
| امام زمان حاتم الاوصیا     | کہ ہو گا وہ عالم کا فرمانروا |
| بہت ظلم ہو جو رہو پیشما    | جب آخر کو دنیا میں لیل نہا   |
| بعدل و بانصاف زیر فلک      | کرے حکم وہ غرب شرق تک        |
| خدا کس سے دیکایہ پٹیا مجھے | کہا سنے زرجس نے فرمائے       |
| رسول خدا تھا خطب پڑھا      | کہا شہ نے اوس سے کہ جسے ترا  |
| دیا عقد میں کس کے ای باخبر | سیحانے تج کو ذرا یاد کر      |
| ہی شوہر مرا ای علی نقی     | وہ بولی جناب حسن کری         |
| کہ تو خوب پہچانتی ہی او سے | یہ پوچھا ملیکہ سے پھر آپ نے  |
| مسلمان مجھے کر چکین بر ملا | کہا اوس نے ہاں جیسے خیر انسا |

کوئی رات او شب گزری نہین

کہا پھر تو کا فورا سے شہ لے جا

حکیمہ ہوین داخل انجمن

ہمیشہ ہمیں جسکی بہتی تھی فکر

وہی جا رہی ہے بہن یہ وہی

حکیمہ نے چھاتی سے پٹا لیا

بہت پیار کر کے دعا دی اے

ہوئے پھر تو گو یا شہ بحر و بر

کرو جا کے تعلیم حلق وادب

مسائل عبادت کے سکھائے

کہ ہی یہ عروسِ حیدر بن سکر

کہ شوہر مرا ہونہ میر تیرین

ہماری حکیمہ بہن کو بلا

کہا سرور دین نے دیکھو نہین

ہم اکثر کیا کرتے تھے جسکا ذکر

ہی آرام جان حسن یہ وہی

کہا مرحبا مرحبا مرحبا

خدا را اس لایہ شادی اے

کہ لے جائے اب آئے اپنے گھر

شریعت کے سب واجب و حجب

توجہ بدل اسپہ فرمائے

زمانے میں مان صاحب العصر

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| عروسی کی ہوتی ہیں تیاریاں   | الاجلہ آراے نرم طرب          |
| حکیمہ ہیں او سپر بڑی مہربان | جلی لیکے نرجس کو شوہر کے گھر |
| وہ تشریف لائے امام زمان     | مبارک ہو شادی پہ شادی ہوئی   |

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| خبر معتبر کرتے ہیں یہ رقم   | کلینی و قتی و طوسی بہم      |
| کہ اکدن جناب حسن عسکری      | جناب حکیم سے فی الواقعی     |
| مردار خنل تمننا ہوا         | مرے گھر قدم رنجہ منراہوا    |
| تو گلہا سے تقدیر نرجس کھلے  | لیا کام جب نرگسی چشم سے     |
| کیا عرض میں نے بحدادب       | طرف اسکے دیکھا کئی بازب     |
| جو ارشاد ہوا بن ابن ابی     | اسے بھیج دوں آپ کے گھر ابھی |
| نگاہ تعجب سے تھا مطلقا      | کہما شنے عمہ یہ تکنامرا     |
| مجھے اک پسردیکھا دی عروسیاں | کہ نرجس اب خالق انس و جان   |

|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| کر گیارہ عدل اس جہان میں کمال  | نومین ہوگی جب ظلم سے پائمال       |
| اوسے تیر خیمت میں ابنِ انجی    | کہا میں نے پھر بھی جد و نمین ابھی |
| رضا مند ہوں جو رضا اذکی ہو     | کہا پہلے والد سے تم پوچھ لو       |
| حنور جناب علی نقی              | یہ کہ سنکے فوراً میں ڈھک گئی      |
| کیا تھانہ میں نے ابھی کچھ کلام | اوبے کیا میں نے جھک کر سلام       |
| کہ جا ای حکیمہ یہاں سے شتاب    | کیا شہ نے اعجاز سے یوں خطا        |
| برا حسن عسکری بے طلب           | ابھی بھیج نرجس کو ای بختاب        |
| مجھے آج مد نظر تھی یہ بات      | کہا میں نے اسی سید کائنات         |
| عیان ہی عیان کو کروں کیا بیان  | اسی کام کو آئی تھی میں یہاں       |
| تجھے کار ساز زمین و زمیں       | یہ سنکر کہا شاہ نے اے بہن         |
| کہ اس امر میں تو ہوئی کفیل     | کر گیارہ شریک ثواب جنیل           |

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| ہوئی گھر میں آتے ہی مہرنگ کا    | یہ ارشاد سن سنے میں اکیبار    |
| ہمارنگ شادی چمن در چمن          | بنی نر جس گلبدن جب دھن        |
| گل حسرت چشم جوز اسکلے           | ہزاروں میں مجھ کو یہ چرچلے    |
| یہ جھجک جھجکتے دیکھتے دیکھو کھو | ستار جو تھے ماند ہو ہو گئے    |
| رخ ماہ پر جھانیاں پڑ گئیں       | نگاہیں جو افشاں سے لڑ لڑ گئیں |
| ہو سناک ہو کر ہوئی رو سپید      | زمین سے جوزہرہ کو پہونچی نوید |
| کبھی ہونگی ایسی نہیں صحنین      | غرض کس مزے کی رہیں صحنین      |
| زفان اسکا واقع ہوا میر گھر      | اودھر کے تکلف تر سب اودھر     |
| شب وصل تھی یا شب تھی            | فداے عروس حسن عسکری           |
| رہے میر گھر دونوں وقت فروزا     | یوہن الغرض چند شب چند رُو     |
| گئی میں حضور شہ انس و جن        | تو ہمراہ لیکر انھیں ایک دن    |



|                               |                            |
|-------------------------------|----------------------------|
| یہاں شک کہ آخر جناب انہی      | وہیں پھر ہمیشہ سکونت رہی   |
| ہوا جانشین پدروہ امام         | جہاں سے گئے سوے دارالسلام  |
| بسان زمان علی نفی             | مگر میں سرِ عادت دائمی     |
| امام زمان کی رہی خیر خواہ     | ہمیشہ رہی حاضر بارگاہ      |
| کہا مجھ سے بی بی ادھر آئے     | پھر اک روز زنجیں آتے ہوئے  |
| کروں کفش تپاؤں سے میں جدا     | مے پاس ہوں آپ و نق فراء    |
| یہ ترک ادب مجھے ممکن نہیں     | کہا میں نے مخدومہ یہ جین   |
| کہ خدمت کروں تیری آٹھون پہ    | مناسب ہو میرے ہاں مگر      |
| جو سن لی کہا مجھ سے اے عمہ تو | حسن عکری نے یہ گفتگو       |
| معین رسالت پناہی ہوئی         | سزاوار قرب الہی ہوئی       |
| وہیں تا دمِ شام بیٹھی رہی     | تو میں جا کے نزدیک این لہی |

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| مگر شام ہوتے ہی دی ایک صدا  | کنیز کو اپنی کہ چلتی ہوں آ     |
| ہو کے سنکے گویا شہنشاہِ ہند | کہ رہ جائے آجکی شب یہیں        |
| کہ ہر آجکی شبِ لادت کی رات  | شب عید کہئے کہ لعلِ برات       |
| سپہرِ امانت کا ماہ تمام     | کر یگا زمین پر طلوعِ وقیم      |
| جہان میں خداوندِ لیل و نہار | کر یگا سپردِ او سکو سب کاروبار |
| زمانہ جو ہو گا جو رونق      | کر یگا وہی دور بالاتفاق        |
| کہا میں نے اویسِ خوش سیر    | بتا کس سے ہو گا وہ پیدائش      |
| کہ نرجس سے اب تک ہوں بیخبر  | نہیں حمل کا دیکھتی ہوں اثر     |
| کہا شہ نے نرجس سے ہو گا ہاں | تولد وہ فرزندِ ذیِ غر و شان    |
| پرسنکر میں نزدیک نرجس گئی   | پنپا اثر کچھ توجہ دیاں ہوئی    |
| تبسم کیا اور شہ نے کہا      | دمِ صبحِ عسمہ پہ کھل جائے گا   |

یہ نرجس ہے مانند ام کلیم  
 بیانتک کہ موسیٰ نہ پیدا ہوئے  
 ولادت سے کوئی نہ آگاہ تھا  
 سنا جسکو اس نے کہ ہی حلا  
 کہ تاحمل میں بھی ہو موسیٰ اگر  
 اس طرح اس میرے فرزند کا  
 لگرا یک روایت میں ہیں لکھ گئے  
 کہ ہم سب ہیں بنغیرن کے صبی  
 جگہ اپنی ہی پہلو سے مادران  
 ولادت بدستور کاران سے  
 خدا نے کیا ہم سے زائل مسم

اسی طرح تھا اوسکو بھی خوف و ہم  
 اثر حمل کے کچھ نہ پیدا ہوئے  
 تجس میں فرعون گمراہ تھا  
 شکم بے خطا چاک کر دایا  
 ہلاک اوسکو کر ڈالے بے خطر  
 بعینہ بلاشبہ ہی ماحبرا  
 حکیمہ سے یون آپ گویا ہوئے  
 نہنیں لطن مادر میں رہتے کبھی  
 رحم نہنیں ہوتے ہرگز عین  
 کہ ہم نور ہیں خالق پاک کے  
 کثافت کو ای عمہ نیک نام

گئی پاس نہ جس کے جب یہ سنا  
 کہا اوسنے اتک اثر حمل کا  
 غرض رات بھر میں ہی او پاس  
 جب اوٹھی تو سوتی ہی پایا اوسے  
 میں اوس شب کو معمول کی پیشتر  
 ادا وتر جب وقت کرنے لگی  
 سر اسیمگی میں وضو کر لیا  
 منوہ ارجب صبح کا ذب ہوئی  
 ولادت سے دلمین مر شک پڑے  
 یکا یک مربی دین پروری  
 ہوئے اپنے حجر یسے یون نہ

سنایا جو کچھ حکم تھا شاہ کا  
 نہیں مج کو معلوم ہوتا ذرا  
 ہر اک لمحہ اوٹھ کر کیا کی قیاس  
 ادب سے نہ ہر گز جگایا اوسے  
 نماز تہجد کو اوٹھی مگر  
 تو نہ جس بھی اوٹھی تپتی ہوئی  
 نماز تہجد بھی لائی جب  
 یقین تھا بقول حسن عسکری  
 کہ آثار اوس وقت تک کچھ نہ  
 امام دو عالم حسن عسکری  
 بس اسی غمہ لازم نہیں یہ گنا

یہ شبہ تیر دل میں ہی بھل

یہ سنتے ہی مجھ کو جو آیا حجاب

تو نرجس کے بشرے پھر ناگمان

نیا گو دین، دوڑ کر پھر وہین

کیا حجرے سے شاہ دین نے خطاب

کہہ امین نے نرجس سے اظہار کر

کہا کیا کہوں حال درد نہاں

خبر دیجو کھلے ہو اسی کا اثر

جو پھر سورہ فتدر میں پڑھا

آواز پہلے کہا اسلام

زبس مجھ کو حیرت پہ حیرت ہوئی

یہی وقت ہی میرے کہنے پہ چل

ہوئی لب لب لب دم بخود لا جواب

ہوا اضطراب ایک مجھ پہ عیاں

پے حل مشکل دعائیں طہین

کہ پڑھ سورہ قدر اسپر شتا

گذرتی ہی کیا تجھ پہ بتلا خبر

جو مولامرا سید انس و جان

ہو مجھ پہ طاہر مگر زنجیر

تو دی بطن طفل نے بھی صدا

میرے ساتھ سورہ پڑھا پھر تمام

سایا عجیب خوف دہشت ہوئی

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| شہدین نے پھر اک صدا دہی        | تعجب ہو کیا امر حق بین        |
| بنا گاہ غائب ہوئی ایک          | مری آنکھ سے زرجسٹاں           |
| تو وحشت زدہ اور گریہ کن        | گئی مضطرب نزد شاہ زمان        |
| کہا دیکھ کر مجھ کو جا پھر وہیں | یہ سن کر گئی جب میں اندوہین   |
| وہاں مجھ سے زرجسٹاں تھی نہاں   | وہیں بیٹھی پایا بصد غروشاں    |
| عجب نور زرجس سے تھا جلوہ       | کہ چھبکی پلک ہو کے خیرہ نظر   |
| جو نزدیک پہنچی تو دیکھتا ہی    | کہ سجدہ میں ہو رہا بقبیلہ صبی |
| اوٹھائی شہادت کی دو انگلیاں    | گو اہی کی خاطر سو آسمان       |
| فضاحت سے بولا کہ ہونیم گواہ    | نہیں کوئی اللہ غیر از الہ     |
| میراجد امجد شہ انبیا           | بہ تحقیق ہو وہ رسول خدا       |
| اسی طرح پھر مومنوں کا امیر     | مرا باپ ہو دستِ ربِ قدیر      |

گواہی کی خاطر پھر اوس طفل نے  
 یوہن گن گیا نام وہ باتک  
 تو کہنے لگا وہ صبی یا خدا  
 کرامت کو میرے تمام  
 زمین سارے عالم کی معمور  
 روایت ہی یون شاہ کی ع سے  
 وہ اک نور ساطع ہو جسم  
 وہین پھر فلک سے قطار و قطار  
 بدن پر سرور و معصوم پر  
 اوڑے اوج گردون کی جانب طہیر  
 کہ پھر حکیم حسن سکری

ائمہ کے اسماء زبان سے  
 یہاں تک کہ پہونچا و طفل آپ  
 جو نصرت کا وعدہ ہی کر دے وفا  
 ہوا عدا پہ ثابت میرا انتقام  
 مے عدل و نصرت سے امداد  
 کہ جب صاحب العصر پیدا ہو  
 کہ آفاق گردون منور ہو  
 ہوئے طائران سفید آشکار  
 فدا ہو کے مس کر کے سب بال و پر  
 میں بیٹھی ہوئی دیکھتی تھی یہ  
 اوسے گو دین رو برولے گئی

ملا صانف و کثافات سے

جو دیکھا تو مختون پایا او سے

لکھی تھی بخط قضا و قدر

عبارت یہی ساعدراست

جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَوَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

ہر اک طرح باطل ہوا تھمحل

کہ یعنی اب آیا حق متصل

جھکا اونکی تسلیم کو پسر

نظر جب پڑی یک بیک با پٹ

ملی دونوں آنکھوں پر اپنی بان

لیا باپ نے گو دین شادمان

برابر پھر ائی زبان و شہر

دہن اور کانوں میں بھی طرف

دھرا سر پہ ہاتھ اور گویا ہو

کف دست چپ پر بٹھایا او سے

ابھی باتیں کر قدرت حق تو

کہ اے میرے فرزند بے گفتگو

کیا استعاذہ پڑھا تسمیہ

وہین صاحب الامر گویا ہو

یہ آیت پڑھی مافصاحت تمام

خوشا قدرت خالق صبح و شام



وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ  
 نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنَمَكِّنَ لَهُمْ  
 فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُمْ  
 مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝

ضعیفوں پر اظہار احسان کرین

کرین او کو ہم پیشوایان بنیں

ہر اک طرح کا اقتدار او کو دینا

کرین دو نو نکلی لشکر و سپہ سالار

مدام اوس سے تھے پر خدراہل غلہ

ابو بکر عمر

ہوئے آپ مصروف ذکر و درود

کہ یعنی یہ منظور ہوا اب ہمیں

کرین او کو ہم پیشوایان بنیں

زمین و زمان پر سلطہ کرین

نہ فرعون و ہامان پہ رکھیں نہاں

امامان دین کی وہ غرت و قدر

خبردار لے سامعین خبر

غرض بعد از ذکر رب و دود

اگر ساتویں دن پھر آئینگی آپ  
 جوہینِ نور ہفتم گئی پھر وہاں  
 وہ گہوارہ وہ طفلِ وشنِ جمال  
 ہنسادی کھلے کھجکھکو وہ مہِ لقا  
 کہا بلبلِ دل نے یہ کلمہ ناز  
 کما شہ نے پھر مجھ سے عمہ اسے  
 جوہینِ لبیکئی اوسکو پیشِ حضور  
 دہن میں زبانِ شاہ نے پھیری  
 کہا پھولِ منہ جھڑیں ایسی سپر  
 رہے کور و کرچشم و گوشِ حسد  
 کیا حجتِ کبریائے کلام

یہاں اوسکو البتہ پائینگی آپ  
 تو گہوارہ میں تھا امامِ زمان  
 ہی ایک بدرگو یا میانِ ہلال  
 چٹکنے لگے غنچے وہ گل کھلا  
 گلستانِ ایجاد کی ہی بہار  
 ادھر لائے آپ ادھر لائے  
 لیا گود میں پھر بفرطِ سرور  
 کہ اک پنکھری غنچہ میں کھل گئی  
 نمایان ہوئے دجِ دہن گہر  
 یہ حکم پر جب ہوا گوشِ نزد  
 شہادتِ ادا کی بس اول تھا

نبی پر درود اور اماموں پر بھی

وہ آیت سنائی جو میں لکھ چکا

سناد وہ پیرین مکرر چین

یہ سنتے ہی کھولی زبان جواب

صحیفے سے آدم کے کی ابتدا

پھر ادریس کی نوح کی ہود کی

حنبل خدا کا صحیفہ تمام

تو پھر بعد تو ریت معجز ظہور

جو انجیل عیسیٰ کو از بر پڑھا

رسولوں کی از بر حکایات سب

بیان کر دے چشم دیدہ کی طرح

پڑھا دسے بسم اللہ آغاز کی

کہا پھر پڑھنے کہ نام خدا

خدا نے جو بھیجیں پے مرسلین

فصاحت بلاغت نے پایا خطا

بالفاظ سریانی او سکوت پر

کتابین پڑھیں او صالح کی بھی

پڑھا حرف حرف اپنے لاکلام

پڑھی لحن داؤد میں سب زبوں

تو قرآن اللہ اکبر پڑھا

وہ اعجاز وادیان رنج و طنز

سنائی پھر کو شنیدہ کی طرح

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| حسن عسکری نے کہی پھر یہ بات    | کہ عمہ جو خالق نے کی التفات |
| مجھے ہمدی امت اوس نے دیا       | تو پھر دو ملک کو موکل کیا   |
| کہ لیکر گئے اوسکو بالائے عرش   | دو بالا ہوا نور سے عرش      |
| مخاطب ہوا اوس سے رب العال      | کہا آفرین مرجم مرجم         |
| کہ پیدا کیا میں نے تجھ کو یہاں | پے نصرت دین حق بیگان        |
| مری شرع تا تجھ سے پائے رواج    | تری ذات پر ختم ہوں حیات     |
| مے بند و عنین ہر فرزند ہے      | ہدایت ترے نام سے زندہ ہے    |
| ترے مرتبہ سے جو آگ نہو         | زمانہ میں تجھ سے جسے رہنو   |
| ہم اوس پر ہمیشہ کریں گے عذاب   | جو تیری اطاعت کریں دین      |
| شفاعت جس جس کا حامی ہو         | اوسے بخشدین ہم بلا گفتگو    |
| ترے حکم سے جسکو انکار ہو       | وہ بندہ معذب ہو فی النار    |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| عجب لطف کے ساتھ رب             | پھر اون دو فرشتوں نے گویا ہوا |
| کہ لیجاؤ اب اسکو والد کے پاس   | بامین امانت بصد حفظ و پاس     |
| کہو میری جانب سے اسکو سلام     | سناؤ یہ پھر روح پرور پیام     |
| کہ ہم اسکے حافظ ہین یا صریح ہم | نذیکھے گایہ دشمنوں کے ستم     |
| یہاں تک کہ ظاہر کرین ہم اسے    | کہ تادین حق کو یہ برپا کرے    |
| ہم اسکے سبب سے میان جان        | کرین اہل سلطان کے زائل نشان   |
| ہمارے لئے یہ پروے زمین         | مروج کرے دین حق ہر کہین       |
| جناب حسن عسکری کا غلام         | نسیم خردمند کا ہی کلام        |
| کہ جب صاحب الامر پیدا ہوا      | ہزاروں کا دل او سپہ شیدا ہوا  |
| بس ایک چھینک آئی تو نام خدا    | ہوا اسطرح حیر فرزن مر حبا     |

الحمد لله رب العالمين. وصلى الله على محمد وآله

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| محمد سے پھر اپنے والد تک    | پڑھا خوب صل علی یک بیک         |
| وہین آکے اکبار طائر وہان    | ہوئے آس پاس اونکے حاضران       |
| حسن عسکری سلیمان مکان       | یہ گویا ہوئے ایک طائر سے ہان   |
| حفاظت سے اس طفل کو لیکے جا  | ہر اک چلے کے بعد پھر لیکے آ    |
| یہ جب سن چکا طائر حق نبوش   | لیا اپنے راکب کو بالادوش       |
| اوڑانا زکرتا ہوا باغ باغ    | گیا اور بھی آسمان پر دماغ      |
| جو طائر وہان اور باقی ہے    | تو وہ بھی سوا آسمان اوڑ گئے    |
| یہ گویا ہوئے پھر امام کریم  | کہ ای جان جان تو ہی شکریم      |
| جسے اوسکی مادر سوچتا تھا جب | اوسکیو تجھے سوچتا ہوں نہ اب    |
| سنایہ جو زحیں ارشاد شاہ     | لگی رونے اک کچھنی کدسے آہ      |
| کہا شہنے خاموش ای بجو اس    | کوئی دم بین پھر لائیکے پیر پاس |

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| کسی اور کا دودھ تیرے سوا      | پے گانہ ہرگز ترا مہ لفت        |
| مالاں سے پھر جس طرح حکیم      | کہ قرآن میں فرما چکا ہی کریم   |
| جدا تجھ سے ہو گو کہ یہ نازنین | ملائکا خلاق چرخ وزین           |
| حکیمہ نے حضرت پھر یہ کہا      | جواب صاحب العصر کو لے گیا      |
| وہ طائر ہی کون ای خدا کے ولی  | کہا شہ نے روح القدس ہی ہی      |
| موکل ائمہ پہ حق نے کیا        | اونھیں تاکہ حاضر رہیں داما     |
| بدی کے مٹاؤں رہیں عمر بھر     | کرے علم و حکمت کا مفتوح در     |
| حکیمہ سے مروی ہی مین ناگہان   | گئی بعد چالیس دن کے وہاں       |
| جو دیکھا تو اک طفل رشک قمر    | خرامان ہی گھر مین ادھر او ادھر |
| کہا مین نے حضرت سے ابن اخی    | ہو ادو برس کا مگر یہ صبی       |
| کہا مسکرا کر کہ ای عمہ سن     | نہیں تجھ کو معلوم کیا یہ سخن   |

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| امامون کے پیغمبروں کے سپہ     | مگر جو کہ بہن جانشین پر      |
| زمانے کے اطفال سے مطلقاً      | وہ بالعکس پاتے ہیں نشوونما   |
| وہ کیا ہم یکساںہ دیکھلائی تین | سین بطن درمیں باتین کریں     |
| وہ قرآن پڑھیں بطن میں اتنا    | خدا کی عبادت کریں اتنا       |
| بسوے صبی امام و رسول          | ملائک کریں آسمان سے نزول     |
| رضاعت میں اونکی اطاعت کریں    | غلاموں کی مانند خدمت کریں    |
| حکیمہ سے مروی ہے معمول پر     | یوہن بعد چلہ تھا میرا گذر    |
| مگر اکیدن میں جو وارد ہوئی    | تو دیکھا کہ پیش حسن غسکری    |
| ہی ایک مرد سنجیدہ بیٹھا ہوا   | رُکی میں نہ پہچانا جو مطلقاً |
| لہا شہر عمہ ادمعرا آئے        | اسی کے قرین جلسہ و سرمائے    |
| نعبے میں نے یکایک کہا         | اکمان آپ بیٹھلاتے ہیں اودا   |



کہا شاہ دین نے نہیں اجنبی

جدا ہی ہوا میری تم سے قریب

اطاعت میں اسکی تامل نہ ہو

جو یہ منع کر دے نکڑا کبھی

غرض بعد چندے ہوا اک دال

بستور ہر روز ہر صبح و شام

رہی خدمت صاحب العصرین

جو میں چاہتی تھی کروں کچھ سوا

حکیمہ سے راوی ہیں بکلمہ گئے

گئی بجا رستہ روز پھر میں وہاں

کہا شاہ نے اوسکو سو نپا او

یہ فرزند نر جس ہی میرا وی

میری جا پہ ہو یہ خدا کا حبیب

کہے یہ جو کچھ گوش دل سے سنو

جو دے حکم اوسمیں کرنا کجی

حسن عسکری نے کیا انتقال

ہوئی حاضر بارگاہ امام

کیا کی بجان و بدل طاعتین

خبر دیتے تھے آپ قبل از مقابل

کہ جب صاحب العصر پیدا ہو

کہا کہئے ہی میرا مولا کہن

احق ہی جو ہم تم سے اوسکے لئے

|   |  |
|---|--|
| <p>کہا پھر یہی ظالموں کو گمان<br/>مگر جب مجھے حضرت کر دگا<br/>تو ہوں سینہ ظلم و کین برطر<br/>یہ کہتا ہی پھر وہ سلام امام<br/>کہ ناگاہ ایک جھینک آئی مجھے<br/>بشارت میں دیا ہوں اچھینک</p> | <p>مٹائینگے ہم حجت حق کو یہاں<br/>دزا باتیں کرنیکا دے اختیار<br/>یقین ہو یقین ہر کہیں ہرطر<br/>ولادت گزری تھی اک شب نام<br/>کہا شے حق رحم تجھ پر کرے<br/>نہیں موت سے تین دن تک خطر</p> |
| <p>سنو ہوشمند ان ارباب علم<br/>سوالات ہر چند تھے بے محل<br/>ہر اک حرف گویا ہی ہر سکوت</p>   | <p>مناسب ہی رد مخالف یہاں<br/>جوابات ہیں آخر داستان<br/>ہوئے بند اوس سے دریدہ دمان</p>   |
| <p>محمد بن بابویہ خبیر<br/>روایت یہ کرتے ہیں امیر دینک</p>  | <p>محدث کسی اور بھی بے نظیر<br/>سند معتبر سعد قمی سے ایک</p>   |

|  |                                |
|--|--------------------------------|
| بہت آپ کو وہ سمجھنے لگا                | کہ ایک شخص مجھ سے اوکھنے لگا   |
| پھر آخر کہا مجھ سے ایڑا <sup>فنی</sup> | بہت اوسنے پہلے تو اک بٹکی      |
| مہاجر پہ انصار پر لعن سب               | روافض کیا کرتے ہیں سب کعب      |
| کہ بو بکیر پہلے مسلمان ہوا             | یہ منصب چھپا ہی نہ یہ مرتبا    |
| او سے دوست رکھتے تھے سب <sup>سوا</sup> | اسیوج سے سید الانبیا           |
| شبا سب سمجھ کر کچھ انجام کا            | اسیواسطے لینگے سوتے غار        |
| مرے بعد ہو گا خلیفہ یہی                | کہ ثابت تھا حضرت پی فی الواقعی |
| بنائگی امت خلیفہ کسے                   | اگر مارڈالیں گے اعدا سے        |
| اگر قتل بھی ہو تو ہو وہ جناب           | علی کو حوالہ کیا رخت خواب      |
| وے اوس مخالف کو فوراً جواب             | غرض بین اس بات کے بحساب        |
| کہا بغض ہی تم کو اونسے نرا             | ولیکن نہ ساکت تھو ذرا          |

عمر کو ابو بکر کو بس مدام  
 شب عقبہ جنین ہو مفتوح قفا  
 دلائل قیاسی تراشا کرو  
 بتاؤ کہ اسلام شیخین کا  
 کیا میں نے اندیشہ اس بات پر  
 کہ ہونگا بر غبت مسلمان ہو  
 اگر میں کہوں لگا ہوئے جبر سے  
 کہ مکہ میں اسلام تھا کبھی  
 سمجھ کر یہ دلمین ہوا میں جموں  
 لکھا گھر میں آتے ہی میں نہ جا  
 ارادہ تھا بھی چون آ میں بھی

منافق سمجھتے ہو تم لاکلام  
 خلیفہ کو مرتد کہا صاف صاف  
 ہم اکبات کہتے ہیں تم سن لو  
 رضا سے تھا یا جبر سے مطلقا  
 ہوئی فکر محجوب کہ اس سے اگر  
 کہے گا نفاق او نہیں پھر کس لئے  
 تو مجھ کو جواب اوسکا یہ دیکھو  
 جو کھنار پر جبر کرتے بنی  
 اوٹھا ابرسا خود بخوش و خروش  
 زیادہ تھے چالیس سے وہ سوال  
 حضور جناب حسن علی کی

مع ابن اسحاق احمد بنام

مگر یہ سنا جب تجس کیا

یہ سنتے ہی میں اوسکے پیچھے چلا

وہ بولا کہ چل تو بھی حضرت کے گھر

مرا کو کب بخت تابان ہوا

تو تقدیر مشتاق تھی رو براہ

اجازت ملی جب بصد احترام

مری آنکھ جب شاہ پر ٹکائی

عجب چشم بد دور دیکھا جمال

وہ روئے منور کا نور و ضیا

نظر آیا اک لمعہ لا جواب

وکیل امام علیہ السلام

کہ وہ سامنے کوروانہ ہوا

کہا راہ میں ماجرا جب ملا

مطالب جو مطلوب ہو غرض کہ

تو ہمراہ اوسکے شتابان ہوا

رسائی ہوئی تا دربار گاہ

ہوا داخل خانقاہ امام

نگم چشم خورشید سے لڑ گئی

زہے قدرت خالق ذوالجلال

وہ چشم مطہر کا طور و صفا

فلک نے بھی پایا نہ جسکا جواب

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| پس ایک دامن پہ تھا جلوہ گر    | جمیل و حسینِ شکِ شمس و قمر    |
| اوسے جبکہ نور مجسم کہا        | تو مردم کو نور بصیر ملکیا     |
| اگر اوس کو کہئے گل ماہنتا     | کہاں گلشنِ ہرین ہر جوا        |
| صنوبر سے اعلیٰ وہ بوٹا سا قد  | گل و نرگس اک چشم و گوش        |
| وہ فرق مبارک وہ کامل کا بیج   | وہ گلدستہ تر یہ سنبیل کا بیج  |
| کتابت میں مصروف تھے شاہ دین   | خط اک لکھ رہے تھے سیکوین      |
| حضورِ رخ سیدنا مدار           | طالاکا تھا رکھا ہوا اک انا    |
| بڑا بیش قیمت بہت پر ضیا       | سراسر مربع سراسر صفا          |
| بزرگانِ بصرہ سے با صد سرو     | کسی نے وہ بھیجا تھا پیشِ حضور |
| کسیدن جو وہ کو دکھ متحر       | رقم کرنے دیتا نہ تھا اک قلم   |
| تو رکھ دیتے تھے شاہ دین ہ انا | قرینِ طفل کے تاکہ دیکھے بہا   |

جو طفل اوسکی جانب کو ہوتا جو  
 بس اک کیسہ پھر ابن اسحاق نے  
 کہ سب ایک سو ساٹھ مین لگے گنیں  
 وہ سب تھیں فرستادہ پے شیعیان  
 کہا شاہ نے طفل سے ای سپر  
 بحسب رضا و بحسب سرو  
 کہا ای پد کب روا ہی بھلا  
 کہے میل اب سو مال حرام  
 کہا شاہ نے ابن اسحاق سے  
 کہین ہم جدا سر سب بالتمام  
 کیا کیسہ سے ایک صرہ عیان

کتابت کو پھر آپ کرتے شروع  
 زمین پر دھرا رو برو شاہ کے  
 زرو سیم کی تھیلیاں او سمین  
 تھی ایک مہر پر مہر نادریان  
 ہدایا او ٹھالے یہ سب دیکھ کر  
 کہ اسمین تصرف تو ابے قصو  
 کی طرح یہ دست طاہر مرا  
 کہ ہی تحفہ جس و باطل تمام  
 کہ تو خود نکال اسکو تا دیکھ کے  
 بحکم شریعت حلال و حرام  
 کہا صاحب الامرنے ناگہان

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| یہ جس شخص نے نذر بھیجا ہو     | ہو قم کے فلانے محلے میں گھر |
| کہ باسٹھ فقط اسمین ہین اشرفی  | چل و پنج قیمت ہی میراث کی   |
| اوسے باپ اوسکے پہونچے تھے     | وہ اوسنے مجھے بچ کے بھیجے   |
| مگر چودہ اوسمین ہین بے خبر    | کہ دین سات جاعے تجھے بچکر   |
| کراے سے ہین اسمین دکا بکے بھی | سن ای بن اسحاق تین اشرفی    |
| کہا شاہ نے سچ ہو جو کچھ کہا   | مگر کے ہین اسمین حرام ابنا  |
| جدا سب یہہ تاکہ اونکو کرے     | کہا حضرت صاحب الامر نے      |
| کہ ایک اشرفی اسمین سن آئی     | ہو مشکوک و مضروب روز فلان   |
| منقش ہین اعداد تانچ بھی       | پہ آدھی مٹی اور آدھی کھلی   |
| ہو ایک اشرفی اور بھی دکھنا    | کہ مقراض سے نقص اوسمین ہوا  |
| کی نقص مقراض جب ہوئی          | رہی وزن میں ڈیر داگ اشرفی   |



|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| یہی دونوں دینارہین نام تمام    | بس اس صریحین ل مال حرام          |
| کہ تھا سال ۱۰۰ جب مہینا وہ تھا | مگر انکی حرمت کا سن ماجرا        |
| کمین اوس جولاہی پہ تھا ناگہان  | تو اس مالک سے یہ کارسیمان        |
| مگر ایک مدت ہوئی جب بسر        | جو ہمسایہ میں اسکے رکھتا تھا گھر |
| جولاہے کو رنج و الم دی گئے     | جو تھا رسیمان چور سب لگتے        |
| کہا مجکو باور نہیں تیری بات    | کئی اوس نے مالک سے یہ واردات     |
| عوض لونگا میں دوسرا رسیمان     | اگر تو نہ وہ دلیکارسیمان         |
| غرض ہر طرح اوس سے تاوان لیا    | نمانا بہت شور و غوغا کیا         |
| لیا سوت اوس سمجھی باریکت       | جو رشتہ کہ چوری گیا اوسکے گھر    |
| کہ اوتنا ہی سب قتل کر لے لیا   | ستم پر ستم اور بچا کیا           |
| یہ دو قرص زرا اوسکی قیمت تھے   | کمین اور بنوا کے بیچا اوسے       |

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| یہ تھی جہ حرمت کہا بان سنا     | سنا اور صرہ کیا او سننے وا     |
| کھلا صرہ نگین جہ دو اشرفی      | اوسی وضع کی اور اوسی قطع کی    |
| جدا کین جہ جب و نون تو مابقی   | ہو تین نذر پور حسن عسکری       |
| کیا دو سر صرہ بھی پھر برو      | کہ اب صاحب الامر کو یہ بھی دیا |
| تو فرمایا لیجا میں کرتا ہوں رد | فلانے بشر کا ہی یہ مال بد      |
| برقم میں کرتا ہی عمر و معاش    | فلانے محلے میں ہی بود و باش    |
| نہ لونگا میں ز نہا مال فعل     | نہیں اسکی حرمت میں ٹسک محفل    |
| ہی دینا رب اسکے اندر چاس       | تو لیجا سیطح سب او پاس         |
| کہا میں نے کیا وجہ تو یہ کہا   | یہ ہی جو فروش اور گندم نما     |
| یہ اون گہونکا ہی پول حرام      | جو تھی مشترک قیمتو نہیں تمام   |
| ہوا اپنے حصے پہ جب اسکو مل     | تو افروڈنا پہین بھر بھر گیل    |

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| غرض مال اون جھڑارو نکا بھی    | شرکیاؤں کے اس مال میں ہی ابھی    |
| کہا شاہ دین نے یہ سب بجز      | اسی طرح ہی اسی پر سچ کہا         |
| ہو احکم پھر ابن اسحاق کو      | کہ لیجاؤ مال کو واپس کرو         |
| کہو اوس کے اون جھڑارو نکا مال | حوالے کرے سب بلا قیل و قال       |
| ہمیں مال ایسا نہیں چاہئے      | تغلب کا پیسا نہیں چاہئے          |
| کہا پھر شہ دین نے وہ جامہ دے  | جو اوس پر زین ہی بھیجا مجھے      |
| کہا ابن اسحاق نے ای حضو       | وہ رکھا تھا خر جی میں میں نے فڑا |
| منکانپر مگر سہو سے رہ گیا     | ابھی جا کے لایا یہ کہکڑا ٹھٹھا   |
| گیا وہ تو کی اس طرف کو نظر    | یہ فرمایا مجھ سے چلے تم کہہ      |
| وہاں سے یہاں تک کیا کیوں مرو  | کہا میں نے بہر وقتائے حضو        |
| کہا جو مسائل تھے ہمہ وہ اب    | کہاں ہیں کہا میں حاضر ہیں        |

اشارہ میں شہر کہا کہ شروع  
 سوالات کرتا میرا نورعین  
 یہ سن کر کہا صاحب الامر  
 روایت پہونچی ہی تاگوںش جان  
 علی ولی کو دیا اختیار  
 روانہ کیا قاصد خوش مقام  
 کہ اسلام کو اہل اسلام کو  
 تو ہے مادر مومنان و خلف  
 اگر اب بھی باز آسکام سے  
 بحکم پیر بوجہ نفق  
 کہا صاحب الامر نے جبنا

مگر صاحب الامر سے کہ رجوع  
 جوابات وہ دے کہ ہوں لکھو چین  
 سن ای ابن مولا و مولا مر  
 محمد نے بہر طلاق زنا  
 توحید نے روز جہل ایکبا  
 کرے جا کے تا عات سے ل  
 ہلاکت میں اب تو ڈالا ہی جو  
 انکر جان و ایمان مومن تلف  
 تو بہتر والا ابھی میں تجھے  
 خبردار رہنا کہ دو نگا طلاق  
 کہ مان سعدی یونہی یاجرا

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| تکریم عالی کب مرتباً        | خدا نے پیمبر کے ازواج کا      |
| علیٰ حرمت مادر مومنین       | مقرب ہوئیں جب معزز ہوئیں      |
| علیٰ ولی سے کہی تھی یہ بات  | نبی نے مگر اپنی حین حیات      |
| وہ سب مرتبے اور سب غنیمتیں  | کہ حق نے بزرگی جو دی ہو انھیں |
| رہیں یہ خدا کی اطاعت میں    | جبھی تک ہین باقی کہ ہر روز    |
| کرے بعد میرے گناہ خدا       | پر ان با وفاؤں میں جو بے وفا  |
| طلاق او سکودیدینا تو بر محل | ہو تجھ سے محیاے جنگ بدل       |
| تو مالک ہو میری طرف سے علی  | گر انا اسے اس شرف سے علی      |
| کہیا صاحب الامر سے التماس   | یہ کہتا ہی پھر سعد فخر اناس   |
| کہا تھا جو موسیٰ سے اللہ نے | کہ تفسیر اس آئے کی فرمایہ     |

فَاَخْلَعَ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

یہ صحرا ہے واد المقدس طو

جو نعلین موسے تھے پہنے ہوئے

کیا اس لئے منع اللہ نے

کہ کہتے ہیں ایسا جو ہین ہر گویا

نبوت کو جاہل سمجھتے ہیں کیا

روا تھی نماز اوسمین باماروا

تو وادی اقدس میں بھی تھا جوا

تو موسے پہ پہتان ہی یہ وہاں

مگر کفر ہی حبابوں کا کلام

کریں آپ تفسیر اسکی یہاں

جو موسے قدم رنج نہ رہا ہوا

کہ یعنی کمرہ دور نعلین پا

مورخ کتابوں میں ہیں لکھے

بنی تھی وہ مردار کی پوست

کہا صاحب الامر نے چپ رہو

وہ موسے پہ کرتے ہیں ایک اقرار

یہ دو حال سے سعد خالی نہ تھا

اگر اوسمین جائز تھی اونکی نماز

اگر تھا نہ اوسمین جواز صلا

نہ تھا اونپہ ثابت حلال و حرام

کہا میں نے پھر ایامام زمان

کہا ہے خبر سے شت طو

کہا یا اتمی محبت تری  
 سوا تیرا اب غیر کی یاد سے  
 ابھی تک مگر تجھ یاہ باقی خیال  
 تو خالق نے یہ بات اوس سے کہی  
 ہوا حکم غفلین اپنی اوتا  
 علائق جوہن بس نکھا اوزکام  
 روایت میں یون ہی کہ کہتا ہی  
 کہ قرآن میں ارشاد رب العبا  
 مجھے اسکی تاویل بتلائے  
 کہ اسنے کی یہ پانچ حرف ایک جا  
 کہ حق نے پئے بید المرسلین

مرے دلمین اسوقت خالص ہوئی  
 مبرا کیا دل کو تیرے لئے  
 کہ لیجائے آگ بہر عیال  
 عبارت تھی غلین سے تیری  
 خیال انکا دل میں کھڑی نہا  
 ہو میری محبت میں ثابت قدم  
 کہا میں نے پھر شاہ سے اسکے بعد  
 جو یہ کاف ہا یا ہی پھر عین صا  
 یہ کیا رازہن آپ فرمائیے  
 ہی عیسیٰ بنی کے پدر کی دعا  
 لکھے درمیان کتاب مبین

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| یہی اوسنے خالق سے کی تھی دعا     | بہ تفصیل و تصریح سن ماجرا      |
| کرے او کو تعلیم رب انام          | کہ اسمائے آل عبائے کرام        |
| بلا و عنین کر دین یہ کار شگرف    | شدائد میں تاکام آئین یہ خرف    |
| سکھائے او آ کے اسم پاک           | تو جبرئیل نے حسب ایما پاک      |
| محمد علی فاطمہ یا حسن            | وہ جب تک کہ منجمد پختن         |
| بھٹکتا نہ تھا رنج و غم دکھ گرد   | زبان سے کیا کرتا تھا اپناؤ     |
| جو آتا تھا لب پر تو جاتا تھا چین | مگر نام پاک امام حسین          |
| سماتا نہ تھا او کے سینہ میں دم   | یہ ہوتا تھا جو شریک و الم      |
| دل او کا سنبھا سنبھلتا نہ تھا    | غم دل گرفتہ نکلتا نہ تھا       |
| کہ آگاہ کر مجھ کو ای ذوالجلال    | کیا آخر کار حق سے سوال         |
| مگر اسکو جس وقت کرتا ہوں یاد     | کہ میں چار ناموٹے ہوتا ہوں شاد |



غم و رنج کا مجھ پہ ہوتا ہی جوش  
 وہ ہوتا ہی اک جوشِ رقت مجھے  
 خدا نے شہادت کا سب اقم  
 کہی وحی میں اوس کے سب ندا  
 کہ ہی کاف سر سر کر بلا  
 ہی یا سے یزید ستمگر مر  
 وہ جبریل سے سن چکا جب خبر  
 رہا کعبہ دل میں اس درجہ سوز  
 کیونکہ آنے دیا اپنے پاس  
 مثال ابر کے اشکباری رہی  
 کبھی مرثیہ پڑھکے رویا کیا

ہوائے مصیبت اڑاتی ہی ہو  
 نہیں بلتی رو سے فرصت مجھے  
 وہ غربت وہ کربت وہ جور و جفا  
 سر کاف با اور یا عین صا  
 تو ہی بعد اوسکے ہلاکت کی با  
 عطش صبر ہی عین ہی حرف صا  
 چلا غم کا اک آ رہ بالا سے سر  
 نہ مسجد سے باہر گیا تین روز  
 اکیلا ہی رویا کیا بجو اس  
 فزون برق سے بیقراری ہی  
 یہ کہہ کر کبھی جان کھو یا کیا

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| خدا یا دل سید انس و جان        | کہان اور یہ دشت غربت کہاں     |
| غضب ہی یہ آفت یہ نہج و بلا     | پئے خاطر اشرف انبیا           |
| بہتر وہ صدمے وہ اک جان نثار    | وہ سوکھا گلا اور خنجر کی دھار |
| وہ شدت کی دھوپ اور بچونکی پیاس | عزیز و کمی لاشین پیرین آس پاس |
| وہ شیخون کا دھڑکا وہ پاس خیم   | وہ لاکھوں کے حربے وہ اک تشنہ  |
| وہ گردن وہ سینہ وہ جہنہ مسمر   | وہ تیغ و سنان و خنجر و تبر    |
| یہ بیدار اللہ اکبر یہ طور      | یہ اک بھوکے پیاس یہ ظلم و جور |
| کٹیگی جو خنجر سے وہ بوسہ گاہ   | محمد کا احوال کیا ہو گاہ      |
| غم قتل منہ زندین سازار         | وہ رویگا مانند ابر بہار       |
| خدا یا یہ آفت علی کے لئے       | مصیبت یہ اپنے ولی کیلئے       |
| دل خستہ فاطمہ امی خدا          | مصیبت میں یوں جب ہوئی مبتلا   |

ترپ کر زمین پر گر گئی کبھی  
 جو لخت جگر کاتن چاک چاک  
 کبھی لیکے نون شہید حسن  
 یہ کیا غم ہی یارب یہ کیسا الم  
 کوئی دم مین ہوتا ہی سو مجھے  
 خلش کیونش دلو ہو مد نگاہ  
 دم تبع ہی یا دم سرد ہی  
 پٹری اس مصیبت پہ جسد نگاہ  
 کوئی چیز عالم کی بھاتی نہیں  
 سمجھا کر جلاتا ہی سوز درون  
 تسلی دل زار پاتا نہیں

وہ نالون پہ نالے کر گئی کبھی  
 وہ دیکھی گئی کیونکر نہ ہوگی ہلاک  
 لگائیگی بالائے روئے حسین  
 سنا بھی نہ تھا اب تک ایسا الم  
 نہیں تاب اب غم کی اصلا مجھے  
 مجھے ایک نشتر ہی ہر آمد آہ  
 ہوئے دکلے ٹکڑے غضب درد  
 ہوا میری آنکھوں میں عالم سیاہ  
 یہ آب و ہوا اب خوش آتی نہیں  
 بتایا الہی مین اب کیا کروں  
 الہی مجھے صبر آتا نہیں

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| یہ کہہ کر ہوا صرف آہ و بکا    | کبھی شکل سبمل تڑپنے لگا       |
| کبھی خوب دل کھو لکر زار زار   | وہ رونے لگا شکل ابر بہار      |
| جو آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے   | تو مرد مہر وں کو پٹکنے لگے    |
| وہ جانکاہ نالے کے متصل        | کہ ہل ہل گئے سننے والوں کے دل |
| کہا پھر کہ اے خالق ذوالجلال   | ڈھلی دو پہر اور آیا زوال      |
| بہار جوانی خزان سب ہوئی       | تصور بند تھا سر گرانی ہوئی    |
| بڑھاپے میں کہ میرے دل کو جوان | پس رد کہ ہوا نبساط جہان       |
| تر و تازگی باغ امید پائے      | کہ نخل کہن سے ٹھہرا تھمے آئے  |
| سراپا ہو رشک گل سر            | پھٹک جائے مثل عناد پدے        |
| عط کردہ الفت بہم گریہ         | کہ یک جان و قالب کمین شبیر    |
| جدائی نہ باہم ہو شام و سحر    | رہن شکل آئینہ پیش نظر         |

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| ہر کو وقت دیکھوں رخِ رشک     | کہ پیری میں بڑھ جائے نورِ نگاہ |
| غرض اوس کے بچد و بے انتہا    | محبت ہو اس بندہ کو ای خدا      |
| عطا ہو جب ایسا پس گلفِ خدا   | تو او سپرِ صیبت پڑے بیمار      |
| کہ ہو یہ دل نوحہ گریا پش پاش | مرا بے چھری ہو جگر قاش قاش     |
| کہ جب طح اکیدن محمد رسول     | پے قتل مندر زند ہو دل ملو      |
| اوسیطح مجھ کو بھی داغِ پسر   | کرے مبتلا غم میں شامِ سحر      |
| ہوئی ختم جب یہ دعا ایکبّا    | ہو انخل امید کا باردار         |
| جو خالق نے یحییٰ کو پیدا کیا | تو مان باپ کو اوس پید کیا      |
| یہا تک کہ یحییٰ علیہ السلام  | پے ابن زہرا علیہ السلام        |
| شہیدِ جفا وستم ہو گیا        | پدرِ موردِ درد و غم ہو گیا     |
| مطابق تھے یحییٰ کے حالات بھی | بحالات ابنِ علی ولی            |

حسین اور یحییٰ نہیں سمجھیں

کہ امت امام اپنا کسوا<sup>سطے</sup>

دلیل اس تعرض پہ ہر یا نہیں

بنائگی امت جسے خود امام

وہ ہونیک یا بد برسے زمین

کہا شہ نے ممکن نہیں یہ حال

نہیں اوسکا معلوم عیب و صواب

نہیں علم غیب آشکارا کبھی

کر سکا وہ دنیا میں کیا عمر بھر

بھلا کس طرح یہ کھلا مدعا

ہی مد نظر خوب یا بد اوسے

رہے بطن میں چہ مہینہ نیک

کیا عرض پھر صاحب الامر سے

مقرر نہیں کرتے ای شاہ دین

کہا شہ نے مجھ سے کہ ای نیکنا

وہ مصلح ہو یا مفید عالمین

کہا میں نے ہو جسے اصلاح<sup>حال</sup>

کہ امت کر لگی جسے اختیاست

نہیں اوسکے انجام سے آگہی

نہیں جانتے مطلقا بے خبر

یہ امت پہ کس طرح ثابت ہوا

کہ ہر کون سی بات میں کد او

کما حقہ کب ہیں پہچانتے  
 یہاں کام ایسے بھی ظاہر ہو  
 کیا برگزیدہ بنایا امام  
 وہی آخر کار مفسد ہوا  
 ہر قسمین امت میں علتی ہی  
 کہ عقل تیری جسے خود قبول  
 اونھیں سارے عالم سے افضل کیا  
 کیا وحی سے پھر اونھیں سزا  
 اونھیں اپنی امت کا ہر اختیار  
 از انجملہ موسیٰ و عیسیٰ اگر  
 تمام اپنی امت سے بہر صواب

جو ہر او کے دلمین نہیں جانتے  
 کہ مصلح ہر ایک نے جسے جان کے  
 مگر دیکھا ہی سعد فعل عوام  
 بنا تھا جو اجماع سے پیشوا  
 سن اک اور بھی تو دلیل قوی  
 جہان میں جو خالق نے بھیجے رسول  
 کتا بونکو اون سب کی افضل کیا  
 کھلے سب ہدایت کے راہ بنائے  
 یہ امت سے بہتر ہیں دانائے کمال  
 کیونکہ سمجھ کر جو مومن شہر  
 بر غبت کرین اختیار انتخاب

کسیکو بھلا پھر یہ ہوگا یقین

کہا میں نے ہوگا نہ ہرگز گن

کہا شے جب سعدیہ سنا

یہ چاہا چنے اپنی النستین

کہ تا ساتھ لیجائے وہ طو

غرض ہر طرح جملہ افراد سے

چنے ابن عمران نے شیر خوں

مگر عاقبت ہی یہ مشہور عام

خدا نے یہ سب قصہ المختصر

غرض اونکے دل کا ضلال نقا

جنہیں نیک کردار سمجھے کلیم

کہ نکلے منافق وہ مگر گزین

منافق ہو محنت اراون کا یہاں

کہ موسیٰ نے از رو وحی خدا

بخوبی سمجھتا ہو مومن جنہیں

بحکم خداوند شام و سحر

تمامی قبائل کے زبا د سے

نہ تھا سقم کا جنہ ہرگز گن

کہ وہ سب منافق تھے مومن نام

ہی فرمایا قرآن میں بہر خبر

نہ موسیٰ پہ ثابت تھا بالافتاق

سراپا وہ بدکار نکلے یسیم



پیغمبر کے جب منتخب ہوں خراب  
 کہ احوال دلسے کسی کے کبھی  
 حقیقت بہر حال آئینہ تھی  
 کرے وہ معین امام زمان  
 گما سجدے شہ نے امتی  
 کہ ہمراہ اپنے رسول خدا  
 یہ مد نظر تھا کہ مارا بجائے  
 مگر تو نے اس فقرے کا جواب  
 تمہیں کہتے ہو کہ گئے تھے نبی  
 مے بعد دنیا میں ہی نہیں  
 عدالت تمنے اونہیں تیس کی

پھر اجماع امت کا کیا انتخاب  
 نہیں کوئی آگاہ فی الواقعی  
 بند صاحب تصور تو قلعی کھلی  
 جو ہر واقف آشکار و نہا  
 مباحات سے تھا جو کہتا ہی  
 جو بوبکر کو غار میں لے گیا  
 خلافت مے بعد تا ہاتھ آئے  
 دیا کیون نہ ای سدا و سکوشتا  
 کہ مدت خلافت کی فی الواقعی  
 کر گیا کم و بیش کم ذوالجلال  
 ہی چارون خلیفہ یہ تقسیم کی

تمہارے ہی دلمین ہی طرح سب

تو پھر کیوں شب غار میں <sup>مصطفیٰ</sup>

نظر اپنے کہنے پہ کر تو سہی

کہ تینوں خلیفہ جو باقی ہے

سب جانگراؤں کے حق سب گئے

کہا پھر کہ ای سعد نیکو صفت

عمر کے ابو بکر کے واسطے

نہ کیوں سعد تو یہ اوس سے کہا

جو باطن میں تجھے پیروان یہود

یہودوں نے حال شہر مرسلان

یہودوں کا صدق اونہ حالی ہوا

کہ چاروں خلیفہ تو برحق ہیں سب

نہ ہر ایک کو ساتھ لیکر چھپا

مذمت پیمبر کی ثابت ہوئی

قصور اونکے حق میں بنی گئے

عداوت سے ضائع کئے بنے سب

مخالف جو تیرا یہ کہتا تھا بات

برغبت تھا اسلام یا جبر سے

برغبت تھا پر طمع کے ساتھ تھا

طمع اونکو عارض ہوئی بہر سود

سب اونسے کیا تھا جو مخفی پیا

دم بخت سید الانبیاء

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| بظاہر مسلمان ہو اسلئے        | کہ ہم کو کہین کی حکومت ملے  |
| مگر فی الحقیقت جو تھے برخلا  | ہو اذل کا آئینہ ہرگز نہ صاف |
| حکومت کہین کی نہ جسم ملی     | وہ جو ہر کالے کہ قلعی کھلی  |
| ملے جا کے اشترار سے بیخطر    | کیا قصد آزار خیر البشر      |
| سرگروہ ہمراہ اہل نفاق        | جہان پکے ڈھلکائے بالاتفاق   |
| کہ تاشتر شہسوار براق         | گرے رم گرین احمد بے نفاق    |
| وہین خالق عالم الغیب کا      | ہوا حکم جبریل کو جلد جا     |
| بچا شد اعدا اگر حفظ تو       | نہ پہونچائیں ایدا کہین شتخو |
| یہ سنتے ہی جبریل مانند طیر   | ہوئے حکم خلاق سے گرم سیر    |
| کہا صاحب الامر نے کرنگاہ     | عجب انکا اسلام ہو واہ و     |
| یہ دونوں ہیں مانند طلحہ زبیر | طمع ہو طمع نام ایمان بخیر   |

طراز ہیں جو ملے دوادیا ہزار سے دو کو ڈھلکا دیا

او نھون نے پے نفعِ دارِ فنا  
 میسر نہ جسدِ حکومت ہوئی  
 خروج و جدل کے ہو کر تکب  
 یہاں تک رہا باب ارشاد باز  
 ہوئے صاحب الامر و نفع  
 ملا ابن اسحاق مایین راہ  
 کہا میں نے کیا حال ہی اچوان  
 کہا میں وہ جامہ جو لینے گیا  
 وہ دریہ جو تھا پاس گم ہو گیا  
 کہا میں نے ہر گز نہ توں کو  
 گیا ابن اسحاق گریان کمال

تھی بسطِ رح کی بیعتِ مرتضیٰ  
 وہیں پھر گئے نقضِ بیعت ہوئی  
 گئے دین و دنیا سے وہ مضطر  
 کہ ہمراہ والد پڑھائی نماز  
 میں اپنے مکان و ماں سے چلا  
 پریشان و گریان بجاں تباہ  
 سبب آہ و زاری کا کر تو بیاں  
 بہت چھان مارا نہ پایا پتا  
 میں کھویا گیا جب وہ کھویا گیا  
 یہ آقا سے جا کر ابھی ذکر کر  
 مگر آیا ہنستا ہوا خوش خصال

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| پئے آل اطہار خیر الانام      | زبان وقف ذکر درود و سلام       |
| کہا دیکھ آیا ہوں جاما وہی    | تہ پائے اقدس ہی بچھا وہی       |
| اوسے پرہین مشغول و محو منشا  | قدم سے ضعیفہ ہوئی سنسلا        |
| یہ سکر کہا میں نے شکر انجدا  | مگر جب تلک سامرے میں رہا       |
| ہوا حاضر بارگاہ امامیہ       | بلاناغہ ہر وقت ہر صبح و شام    |
| رہا صاحب الامر سے فضا        | زیارت میں پائی شرف بیضا        |
| مگر وقت رخصت جو پیش حضور     | کیا میں مع احمد ذی شعور        |
| تھے اور ساتھ میرے مرد کہن    | خردمند دیندار قہمی وطن         |
| کہا پہلے احمد نے بعد از سلام | کہ میں کیا کہوں این خیر الانام |
| یہاں سے مرا کوچ نزدیک ہی     | جہان میری آنکھوں میں تارک      |
| ہو آقا بہت شاق دور تری       | کہان میں کہان بھر حضور تری     |

|                                |                            |
|--------------------------------|----------------------------|
| خدا سے یہ ہی دعا و مرام        | کہ بھیجے ہمیشہ درود و سلام |
| ترے جد امجد پہ شام و سحر       | ترے والد ماجد پاک پر       |
| محمد سرور و مرسلین             | علی ولی شاہ دنیا و دین     |
| تری والدہ پر ترے باپ پر        | حسن پر جوہن عسم والا گھر   |
| جوہن بہترین جوانانِ جلد        | بہارِ غدا رنیا بانِ خلد    |
| ترے جملہ آبا کے اظہار پر       | امامانِ اولادِ خیر البشر   |
| اسی طرح پھر تجھ پہ ای شاہِ دین | پسر پر ترے پھر ہمیشہ یونہی |
| خدا سے طلبگار ہوں مین ہی       | رسمِ اوج پر شانِ فعتی      |
| ہمیشہ ترے دشمنوں کو خدا        | کے ذلت و خزن میں مبتلا     |
| مراد کی گھنسا پہ نہو آخری      | نہو فوت مجھ سے زیارت تری   |
| جو او سکی زبانی سنایہ کلام     | جھڑی لگ گئی اب سداً امام   |

|                            |                             |
|----------------------------|-----------------------------|
| ہوئے اشک جاری علی الاطلاق  | کیا ابن اسحاق سے یہ مقابل   |
| نکد بس دعائیں زیادہ طلب    | کہ تو اس سفر میں بغیر آن    |
| کریگا یقیناً جہان سے سفر   | ترادار رحمت میں ہو گا گذر   |
| مقرر تو مر جائیگا اے سعید  | شب قبر ہوگی تجھے روز عید    |
| سنا جب یہ احمد نے انجام کا | ہو اپنے پہلے بیہوش وہ بقرار |
| ذرا غشی سے جب افادہ ہوا    | کہا شاہ سے اویمرے مقتدا     |
| برائے خدا بہر خیر الورا    | یہی آپ سے ہی مری التجا      |
| سرافراز و ممت از فرمائیے   | کفن مجھ کو یا شاہ دلوایے    |
| وہیں ہاتھ لیجا کے مستند    | دئے او کو تیرہ درم شاہ نے   |
| کہا خرچ مت کر کچھ اسکے سوا | سفر میں یہی زیادہ ہی ترا    |
| مگر تو کفن کا جو طالع ہوا  | تجھے وقت پر وہ پہنچ جائیگا  |

کبھی اجر نیکون کا رب انا  
 چلے شاہ سے ہو کے خشتِ ب  
 ہوا تب سے احمد کا تغیر حال  
 بلایا او سے جلد اپنے قرین  
 کہا بعد ساعت کہ جاؤ اٹھو  
 وہاں سے بس اکیبا رہم سب اٹھ  
 رہا رات بھر انتظارِ ح  
 جنابِ حسنِ عسکری کا غلام  
 کہی آتے آتے یہ ہم سے بات  
 کیا ہی جو غم ابنِ اسحاق کا  
 جو میں او کو غسل و کفن دیکھا

نہیں کرتا ہی ضائع ای نیک  
 رہے تین فرسخ پہ حلو ان ہین  
 پوئی یاس و امید سہل و محال  
 جو تھا مرد قہی وہاں کا مکین  
 مجھے اب اکیلا سین رہنے  
 جہاں تھی جگہ اپنی اپنی گئے  
 دم صبح کا فور آیا نظر  
 سروافسِ رنگ کا فور نام  
 تمھیں صبر دے خالق کا نسا  
 تمھیں عاقبتِ اجر دیکھا خدا  
 چلو گلے سب دفن کرد و ذرا



|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| یہ کہہ کر ہوا جلد کا فور وہ   | کہ تھا چشم موتی میں منظور وہ |
| کیا دفن احمد کو جاتے ہوئے     | اوٹھے ہم غم و رنج کھاتے ہوئے |
| ازل سے ہر شادی و غم تو امان   | سنو طفل اشک غم و خرمی        |
| ہوا سندا آرا امام زمان        | حسن عسکری نے کیا انتقال      |
| کہان مور پائے سلیمان کہاں     | الہی حجاب جہائی اوٹھے        |
| زبانی بوالادیان کے لکھتے ہیں  | محمد بن بابویہ اس مشال       |
| میں رہتا تھا حاضر پئے چاکری   | کہ پیش جناب حسن عسکری        |
| وہ لے لیکے جاتا تھا میں بجایا | لکھا کرتا تھا خط جو آقا مرا  |
| کیا حسب عادت مرا ہی سلام      | یہاں تک کہ اگر وزیر پیش امام |
| کیا جسمین محنت مرا سردار      | تو دیکھا کہ ہیں اوس مرض میں  |
| کئی خط مدائن کو لکھ کر دئے    | اطاعت سرگرم پا کر مجھے       |

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| کریگا سوے سامرہ اپناڑ            | کہا پندرہ روز کے بعد تو      |
| سنے گامرے گھر سے شور و لگا       | وہاں سے پلٹ کر جو تو آئیگا   |
| مجھے غسل دیتے ہیں اندوہین        | سمجھنا یہ سنکر وہ شور خیزین  |
| بھلا ہو گا واقع جو یہہ واقعا     | کہا میرے سید میں تجھ پر خدا  |
| زمانے میں پائیگا کسپر قرار       | تو پھر اس امامت کا سب کا ریا |
| طلب جو کرے ان خطونکے جواب        | کہا شبہ نے ہو گا وہی کامیتا  |
| وہی ہی وہی پیشوا سے جس           | وہی ہی وہی ہی امام زمان      |
| کوئی دوسری بھی علامت بتا         | کہا میں نے اسی شاہ فرمان روا |
| پڑھے گا میری نقش پر جو نماز      | بتایا وہ سے شاہ دین نے یہ را |
| تشفی بہر طور فرمائیے             | کہا میں نے کچھ اور فرمائیے   |
| کہہ ہی تیری ہی میان میں یہ نقد و | کہا شبہ نے جو کوئی دے یہ خبر |

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| وہ عبرت سی چھائی کہ دردِ طلیا | یہ سن سنے کے مین غم سے مر گیا |
| کہ کچھ پوچھنے پایا بار دگر    | جو پھر رعب غالب ہوا ہقدر      |
| ہام نامان دیگا جسکا پتا       | کہ ہیمان وہ کونسی ہیوتا       |
| دے نامے اہل مدائن کو          | چلا دم بخود مین برنج و تعب    |
| ہو اسامہ مین گذر جب مرا       | لے سب جواب اوٹے پاؤں بھرا     |
| نخیر مین مین رنگیا صم و کم    | تو تھاروز ماتم وہی حسب حکم    |
| سنا گھر سے اکنالہ و شور آہ    | جو وارد ہوا تا دربار گاہ      |
| عزاد ار مشغول آہ و فغان       | در پاک تھا مجمع شیعان         |
| بظاہر غمین باطنًا باطرب       | وہ جعفر ہی کذاب جسکا لقب      |
| ہجوم موالی مین تھا جلوہ گر    | بس فارغ البال بالائے د        |
| پے انتقال امام انام           | کہ ہر شیمہ کر کے اوسکو سلام   |

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| او سے جب برادر کا پر سادیا  | امامت کی بھی تمہنیت کی ادا    |
| یہ سنکر کیا مین نے آخر خیال | امامت کا یا رب ہو کیا مال     |
| امامت کے لائق فیہ شوق تھا   | کہ دیکھا ہو مین نے اسے باٹ    |
| بشغل قمار و شرب خمر         | کٹی نایچ گانے مین شام و صبح   |
| غرض مین بھی نزدیک آگیا      | کیا تغزیت تمہنیت کو ادا       |
| ولیکن نہ اوس نے کیا کچھ خطا | نہ پوچھا نہ مانگے خطونکے جوا  |
| کہ اتنے مین خادم ہوا ایک پٹ | شہیر و مسد با عقیب            |
| ہوا آ کے جعفر سے گرم سخن    | کہ چل شہ کو پہنا چکے اب کفن   |
| یہ سنکر مع زمرہ حاضرین      | ہوا داخل خانہ جعفر و مہین     |
| جو پہونچا تو تابوت آیا لظن  | کہ تھا اک طرف صحن مین جلوہ گر |
| او سے دیکھتے ہی بہت خوش ہوا | بتا آتے ہی آتے خود مقتدا      |

کیا قصد تکبیر اول کہی  
 برآمد ہوا پردی سے ایک طفل  
 وہ نام خدا گندمی رنگ و  
 کہا دوش سے بس دایہ چکر  
 مین اس امر کا ہونہ وارا  
 یہ ہنکراؤڑا رہے جعفر رنگ  
 کہ کچھ کہہ سکا وہ نہ کچھ کر سکا  
 پھر اوس طفل نے باپ کی نعت پڑ  
 کیا دفن پھر تربت اک بنگئی  
 ہوئی دفن سے جبے اغتاس  
 جوہن پاس تیر خطونکے جواب

کہا بخت نے دلکی دلمیں رہی  
 امامت کے لائق عجب نیک طفل  
 وہ دندان کشادہ وہ پیچیدہ مو  
 خبردار ای عمو بے خبر  
 تو پیچھے کھڑا ہو بجا ادب  
 کہ داب امامت ہو ہو ننگ  
 ہوا سترنگون پیچھے ہٹ کر کھڑا  
 نماز جنازہ پڑھی بے خطر  
 یہ پہلو سے قبر علی نقی  
 کیا مجھ سے ارشاد اب مجھ کو  
 دے مین سب تامل شتا

کیا دل نے میرے یہ اوسدیا  
یہ اوسمین دوا مرطا ہر ہو  
تفکر میں تھا میں بفکر آل  
یکایک ہوئی کثرت شیعیا  
مگر سب ہی جو یاسے حال امام  
جو پوچھا امامت ہو اب کسکے تھا  
وہ سب تغریب پہلے لا بجا  
کہا پھر کہ اے جعفر با خبر  
بتا پہلے کس کس نے خط لکھے  
سنی جبکہ جعفر نے ایسی کھری  
مذاہمت بولا کہ یہ کیا کہا

بتائے تھے حضرت جو خوشا  
پراک بات باقی ہوا بکھینے  
جونین باہر آیا تو دیکھا یہ حال  
ہوئے اہل قم وارد آستان  
ہوئے سنتے ہی انتقال امام  
اشارہ کیا سب نے جعفر کے تھا  
امامت کی پھر تمنیت کی ادا  
ہو کچھ مال کچھ خط ہو لیے مگر  
وہ سب مال کتنا ہو بتلا تو  
ہوا زرد بس چہرہ جعفری  
مجھے مفت لوگوں نے سوا کیا

کہ بہن پوچھتے غیب کی واردات  
 گذراتے مین اتفقا ہوا  
 کیا اوسنے آکر نہان کو عیاں  
 وہ ہمیان جسمین زر و سہما  
 طمع کی بے شبہا و ہمین بہن دس  
 تو سب نے بلا وقفہ وہ خط و مال  
 کہ تو جس کسی کا فرستادہ ہی  
 بوالا دیان یہ کہتا ہی مین نے کہا  
 غرض دیکھ سنکر یہ سب جا برا  
 خروشان گیا معتمد کے قرین  
 سنایا سب احوال فریاد کی

بناتا ہوں نبتی نہیں کوئی بات  
 وہاں خادم صاحب العصر کا  
 وہ خط ہی فلان کا وہ خط فلان  
 ہزار اشرفی لائے ہو سکدا  
 سراسر حوالہ کر و مجھ کو بس  
 دیا اوسکو سب بچھر کیا یہ مقال  
 امام زمان اب ہ شہزادہ ہی  
 کہ اب تیسرا امر بھی کھل گیا  
 وہاں سے وہ کذاب جعفر چلا  
 جو اسوقت تھا بادشاہ زمین  
 ہوا خوب برہم وہ سلطان بھی

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| کئی خادموں کو معین کیا        | امام زمان کا تجسس رہا        |
| مگر اتفاقات سے پھینکی         | کنیز جناب حسن عسکری          |
| کہ جس صاف طینت کا صیقل تھا    | دل آئینہ روئے حب امام        |
| کہا معتمد نے یہ کر کے طلب     | بتا ہی کہاں صاحب الامر اب    |
| کیا اوسنے انکار اظہار         | مگر حفظ جان خرین کیلئے       |
| پے رفع ظن و زبان ضرر          | کہا کچھ تو قہر الہی سے ڈر    |
| مرے قتل کا تو فکر حوصلہ       | کہ ہوں اپنے آقا سے میں جا مل |
| کہا معتمد نے یہ سب کہ مان     | ہی ابن شوارب جو قاضی ہاں     |
| وہاں لیکے جاؤ کہو بے خطر      | اسے بعد وضع جنین قتل کر      |
| بجالاتے یہ حکم سب تابعین      | ہوئی قید قاضی کے گھر وہ      |
| وہ یکھے کافر زند عبد اللہ ایک | جو تھا معتمد شہ کا دشمنیک    |



کہ تھا معتد کا بڑا معتد  
 پھرتے مین بصرہ میں سلطان زنگ  
 سنا او سکو جدم وہاں مستعد  
 زبردست وہ تھا تو یہ زیر دست  
 نہ بن آئی تدریس آداب  
 ہوا ہو گئے ہوش سب کے تمام  
 روایت یہ پھر شیخ طوسی سے  
 بیان مجھ سے کرتا تھا انجام کا  
 بلا کر خلیفہ نے منان دیا  
 چڑھو ایک پر ایک کو تل رہا  
 بتجیل جو سامرہ کو روان

سفر کر گیا سوے دار ابد  
 ہوا فوج آرا پے غزم جنگ  
 ہوا دست پا چہ یہاں معتد  
 کہ تھا نشہ بادہ زر سے مست  
 پھری او سکی تقدیر چھایا زوال  
 گئی اپنے گھر وہ کسینا نام  
 رشید خردمند فرخندہ پے  
 مجھے اور دو شخصوں کو اکیبا  
 تم ہٹیل سے دو دو نو باد پا  
 ہوا باد پائی میں پیل ہے  
 فلانے محلے میں ہوا اک مکان

وہ درگاہ حضرت حسن عسکری

درپاک پر اک غلام سیہ

جلوریز جو وقت پہونچو وہاں

جسے گھر میں جاتے ہوئے پاؤ تم

تو ہم تینو فوراً بجالا کام

غلام سیہ ایک درپر ملا

کیا ہم نے جاتے ہی اوس سے سوال

کہا صاحب خانہ ہو گا یہاں

یہ کہہ سن کے ہم گھر میں داخل ہوئے

جو آگے بڑھے ہمو آئی نظر

زمین نور کی ایسی دیکھی تھی

بتاؤن نشانی سنو دوسری

ہو دربان درگاہ گردون بنا

تو اندر چلے جاؤ بخوف جان

موسو اسطے او سکا مہلاؤ تم

ہوئے جانب سامرہ تیز گام

کمر بند بنا تھا بیٹھا ہوا

کہ ہو کون گھر میں بتا جلد حال

ہوا ملتفت پھر نہ کچھ وہ جواں

مکین کی تجس پہ مائل ہوئے

عجب بارگاہ پسندیدہ تر

کہے جسکو عرش علا عرش بھی

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| عجب اک سراپردہ نور تھا      | وہ اک پردہ دیدہ حور تھا        |
| کہ گاہے کسی نے بچشم خیال    | بہا نیندیکھا ہواو سکی مثال     |
| سراپا مریع جواہر نگار       | کو اکب سے جیسے فلک نور بار     |
| جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا   | نہ تھا گھر میں کچھ غیر نام خدا |
| در خاص تک لیگی سرکشی        | جو پردہ اوٹھا تو حقیقت کھلی    |
| گرا بحر حیرت میں غواص شوں   | کہ ایک بحر ذخار کرتا تھا جوش   |
| جو کی حجرے کی منتہا پر نگاہ | ہوئی عقل حیران کا الہ          |
| سراپا بچھا ہوا بوریا        | کھڑا اوسپہ اک عابد بے ریا      |
| شہ دین و دنیا و دانا سے راز | حصوری سے مشغول صرف نماز        |
| بڑھا ہم میں سے ایک نا آشنا  | ہوا داخل حجرہ پُر ضیا          |
| بہت ڈوبا اوچھلا جو جانے لگا | قدم رکھتے ہی غوطے کھانے لگا    |

عجب تھلکے مین پڑا بجنبر مرے ہاتھ ہاتھ اوسکا آیا مگر

رفیق دوم بھی بہ ناگاہ پھر ہوا داخل حبرہ شاہ پھر

اوس طرح بے درستی پا ہو گیا گرفتار موج بلا ہو گیا

اوس طرح پھر ہاتھ ہاتھ لگا گیا بچا ڈوبتے ڈوبتے مبتلا

ادھر ہم پریشان بحال تباہ اودھر مطمئن شاہ گیتی پناہ

تھلکے جب کہ ہم فکر و تدبیر سے ہوئے معترف اپنی تقصیر سے

ہوئے غم خواہی مین طالب ن کاما ای خدیو زمین و زمان

نہ تھا ہم کو معلوم انجام کا حقیقت سے آگہ نہ تھے زنیہا

نہ حضرت کو ہر گز تھے پہچانتے خدا جانتا ہے نہ تھے جانتے

کہ جاتے ہیں بیاختہ کسکے پاس سراپا خطابے ادب پیرا

پشیمان و نادم ہیں درہن ہمن شہنشاہ دین تو بہ کرتے ہیں ہم

بہت پہننے باتیں بنائیں مگر  
 سر مونہ ہم سے مخاطب ہوا  
 کیا پہلے ہم سب نے ملکر خروش  
 نہ ہیبت باقی رہا دم میں دم  
 خلیفہ کے پاس آئے کر کے  
 جو دیکھا سنا تھا بیان کیا  
 کسی آدمی سے یہاں تک کہیں  
 جو دیکھا ہو تم نے کہیں کچھ کہا  
 خلیفہ یہ بولا کہ ہر گز کبھی  
 خبردار کرنا تم اخفا راز  
 نہ تم سب بچو گے کہیں نہ ہمارے

کی طرح وہ سید بھروبہ  
 رہا دسے مشغول ذکر خدا  
 ہوئے رعب میں آکر آخر خوش  
 بمشکل کیا ہوش کی طرح رم  
 کہ تھا چشم براہ وہ روسیاہ  
 ما اوسنے اب یہ بتاؤ ذرا  
 ہوئی تھی ملاقات بھی یا نہیں  
 وہ بولے کہ اب تک نہیں کچھ کہا  
 زبان تک نہ آگئی حرف بھی  
 اگر ہو گیا کچھ بھی افشای راز  
 اگر روزگار تمہیں قتل انجام کا

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| غرض جب ملک شاہ زندہ رہا     | نکر سکتے تھے ہم بیانِ بجا      |
| طلبنی مین راوی بہین لکھ گئے | کہ عباسیوں کے سپہدار سے        |
| سنامین نے اک شخص سیما تھا   | خلیفہ کے بندو نہیں تھا جو غلام |
| حسن سکری سروان و جان        | جہان سے گئے جبکہ سو جہان       |
| وہ آیا درخانہ شاہ پریا      | گرا یادِ پاک کو توڑ کر         |
| امام زمان حجتِ کردگا        | خدیو جہان صاحب اختیار          |
| بیکایک نظر آئے اس شان سے    | کہ تھے ہاتھ مین اک تبر زین     |
| یہ فرمایا سیما کیون آشوب    | ہوا کئے میں کے درپے پر         |
| لڑنے لگا رنگ رخ اوٹ گیا     | کہا مین تو دالتد واقف نہ تھا   |
| یہ کذاب جعفر کے تھے افتر    | کہ اب آپ کے والد پاک سے        |
| مہنین کوئی منہ زبانی رہا    | مین جاتا ہوں یہ گھر جو گھر کا  |

|  |  |
|--|--|
| <p>یہ کہہ کر ہوا اپنے گھر کو روان<br/>         علی ابن قیس اب ہی کرتا بیان<br/>         سر راہ اک روز مجھ کو کہیں<br/>         ملا خادم شاہ دنیا و دین<br/>         کیا اوس سے تحقیق یہ باجرا<br/>         کہا سنتے ہی تجھ سے کہنے کہا<br/>         کہا اک خلیفہ کا تھا شکری<br/>         اوس نے مجھ سے کہی سرگذشت<br/>         حقیقت سے آگہ ہیں دیوار و<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے</p> | <p>یہ کہہ کر ہوا اپنے گھر کو روان<br/>         علی ابن قیس اب ہی کرتا بیان<br/>         سر راہ اک روز مجھ کو کہیں<br/>         ملا خادم شاہ دنیا و دین<br/>         کیا اوس سے تحقیق یہ باجرا<br/>         کہا سنتے ہی تجھ سے کہنے کہا<br/>         کہا اک خلیفہ کا تھا شکری<br/>         اوس نے مجھ سے کہی سرگذشت<br/>         حقیقت سے آگہ ہیں دیوار و<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے</p> |
| <p>سنا میں علاماتِ جنت لکھوں<br/>         سر پا جہاد و نئے لڑ جائی جا<br/>         زمانے میں جب تک ہو نہ نظر<br/>         تماشا سے عہدِ امامِ زمان<br/>         حدیثِ مفضل سے ہو باغِ باغ<br/>         دماغِ سبکِ روحی داستان</p>  | <p>سنا میں علاماتِ جنت لکھوں<br/>         سر پا جہاد و نئے لڑ جائی جا<br/>         زمانے میں جب تک ہو نہ نظر<br/>         تماشا سے عہدِ امامِ زمان<br/>         حدیثِ مفضل سے ہو باغِ باغ<br/>         دماغِ سبکِ روحی داستان</p>  |
| <p>بصائر میں ابنِ سلیمان حسن<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے</p>  | <p>بصائر میں ابنِ سلیمان حسن<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے<br/>         کہہ کر وہاں سے اٹھ کر گئے</p>  |

|                                 |                              |
|---------------------------------|------------------------------|
| گیا ایک دن میں حضورِ امام       | ملے مجھ کو صادق علیہ السلام  |
| کہا میں نے حضرت کے فرمائے       | مجھے راز مخفی یہ بتلائے      |
| کہ وہ قائم آلِ خیر الانام       | جو ہی دورہٴ احسن کا امام     |
| کہ سب لوگ ہیں جسکے امیدار       | بہت جسکے آنیکا ہی انتظام     |
| وہ مہدی دینِ بادی انس و جان     | جو ہی صاحب العصر آخر زمان    |
| کرے گا وہ کب بعد غیبت ظہور      | کوئی وقت ہوگا معین ضرور      |
| تو مجھ سے یہ گویا ہوئے شاہِ دین | کہ زہارِ تعین ممکن نہیں      |
| خدا نے کبھی از پے امتحان        | نہ فرمایا وقت معین بیان      |
| وقوع قیامت میں جو آیتیں         | بیان کی ہیں خالق نے قرآن میں |
| ظہور اوسکا ہے سب کا ہر تما      | ولیکن زمانے میں جو مرد خام   |
| معین کرے وقت اوسکا ذرا          | شریکِ خدا ہی تو مکرش ہوا     |



|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| مفضل نے سنکر کہا اے حضور    | سنون کچھ تو حال شروع ظہور    |
| کہ کس طرح پر ہو گا ظاہر کہن | زمانے میں پہلے امام زمان     |
| کہا شاہ نے دفعۃً بے خبر     | نمودار ہو گا وہ رشکِ قمر     |
| فلک سے منادی بحدا ب         | بتاویگا سب نام کنیت نسب      |
| خلائق پہ اتمامِ محبت کرے    | وہ حجت کہ ہم نے خدا کے لئے   |
| ہر اک طرح کی لازم و اختیار  | مفضل مشیخ چلے آشکار          |
| جو حالات تھے سب بیان کر دئے | علامات رجعت عیان کر دئے      |
| کیا نام و کنیت کا اکثہ بیان | بسانِ بنابِ شہِ مرسلان       |
| کوئی شخص تا یہ نہ گا ہے کچھ | کہ نام و نسب ہم نہ تھے جانتے |
| خدا سب پہ حضرت کو غالب کرے  | مثال اسکی ثابت ہر قرآن سے    |

يُظْهِرُهُ عَلَى الدِّينِ صَلَّيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْكَرَهُ الْمَشْرِكَونَ

|                              |                           |
|------------------------------|---------------------------|
| کہ آئے محمد بآمین حق         | مسلط ہو تو سب پہ بادیں حق |
| وہ سب گو کہ مشرک ہوں سچے ہیں | کراہت لئے بیٹھے رور ہیں   |
| خداوند عالم کی دیکھو کتاب    | کیا دوسری آئے میں پھر خطا |

قَاتِلُوا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ  
كُلَّهُ لِلَّهِ

|                            |                                |
|----------------------------|--------------------------------|
| کہ یعنی کرو جہد و کوشش ادا | پے قتل اعدا کرو اہتمام         |
| نہ تا فتنہ و کفر باقی ہے   | کہ ہو دین بالکل خدا کیلئے      |
| کہا شاہ نے پھر خدا کی قسم  | جو غیبت سے رکھیگا با قدم       |
| کر گیا وہ ہر دین و مذہب دو | ہر اک طرح سے اختلاف فتور       |
| ہے دین حق سار عالم میں ایک | نہو نیک — بین بد نہ بد میں نیک |
| زمین مذہب حق معمور ہو      | نفاق جہان کیفیت دور ہو         |

بجز دین حق پھر سہی رسول      نہ دین اور کوئی کریگا قبول

وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ  
مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| کہ یعنی اگر کوئی غفلت سے       | کرے غیر اسلام دین اختیار      |
| ذلیل اور مردود ہو وہ فضول      | نہ ہو دین او سکا وہ ہرگز قبول |
| خطا وار وہ ہی جو قاصد ہے       | بروز قیامت وہ خاسر ہے         |
| یہ پوچھا معضل نے پھر یا امام   | کہ غیبت میں وہ شاہ معجز کلام  |
| شب و روز کس سے کریگا خطا       | وہاں کون اوس شب کو دیگا جواب  |
| وہ بولے فرشتے کریں گے کلام     | و یا مومن جن و انسان تمام     |
| جو ہیں نائب و معتمد آپ کے      | سین گے وہ سب امر و نہی آپ سے  |
| کہ پہونچائیں تاشیعون کو جا بجا | یہ ہی امر یہ نہی ہی مطلقا     |

کہا پھر مفضل خدا کی قسم  
 اوسی خاتم الاولیاء کو ہمیں  
 کہہ بدجناب رسول امین  
 جو سر پر عمامہ ہی زرد آپ کے  
 وہی دست اطہر میں ہی جلوہ  
 لئے ہیں جلو میں کئی بکریاں  
 غرض ان نشانوں نے شاہ بین  
 وہاں اگر اتنا کرے وہ قیام  
 تو جبریل و میکال پھر اوسط  
 کرین اوس پہ حکم خدا عز و جل  
 کہ آقا مرے ہی تری بات بات

ہم اس وقت گویا بلا بیش و کم  
 مگر دیکھتے ہیں چشم یقین  
 ہی زمیندہ دوشش ہمسین  
 تو نعلین احمد میں پہنے ہوئے  
 عصا گف پاک خیر البشر  
 نہ تو کسی اجنبی پر عین  
 جو کعبہ میں ہو جا جلوہ فگن  
 کہ تارات ہو سوئیں ہر خان  
 صفوف ملائک لئے نصف  
 کہے بڑھ کے جبریل مجرا قبول  
 پسندیدہ خالق کائنات

ترا حکم جاری ہو شام و صبح

امام زمان اس حکایت کے تحت

کہے گا کہ لازم ہو شکر خدا

زمین بہشت بین کو ہمیں

جہان دلمین آئے کرین تاقیم

بے مردم و دوستدار خدا

یہ ارشاد فرما کے پھر وہ امام

کہ جس جا پہ ہو سنگ اسود عیان

آواز ارشاد فرمائے گا

سنو او ٹھو تم سب کو اللہ نے

مذخیرہ کیا پیش روز ظہور

زمانے میں ہر کل پہ ہر جزو پر

پھر ایسا گاروے مبارک پہ ہاتھ

کیا اوسنے وعدہ ہمارا وفا

سراسر دیا ملک و میراث

زمین زمان میں ہم اپنا قیام

ز بس نیک ہی مرد کار خدا

کھڑا ہو کے مابین کن و مقام

مقام خلیل خدا ہی جہاں

کہ ای زمرہ شیعیان مرجبا

کیا خلق دنیا میں میرے لئے

اگر و تم اعانت مری اب ضرور

وہ اکبار کہنا برابر سنیں

بیک طرفۃ العین مانند برق

امام زمانہ سے با احترام

زمین سے غموداک سوا سما

ضیاء شمس و قمر سے دو چار

قیام اپنا رکھتے ہوں سب مہین

تنگہ بھر کے دیکھیں سب روشنی

فرحناک ہوں پر نہو کچھ خبر

نہ ہرگز کریں وہ لگان طہو

توفور ابطی زمین و زمان

جو سب صید و آئینہ ہوں شما

جو اشخاص جس جا ہوں جس کام میں

سراپا ہوں بحر تجس عین

منشر ہوں بامین رکن و مقام

بامر خدا پھر یکا یک و ہا

عجب شان سے تافلک ہو بلند

جہان میں جہاں تک بروین

سب اپنے گھر زمین بس اکبار

پر انوار دیکھیں جو دیوار و در

کہ سمجھیں نہ نہار اسباب نو

یہاں تک کہ ہو صبح صادق عیا

وہ مردان مقبول پروردگار

حنوری میں حاضر ہوئے شائق

امام زمان شاہ گیتی پنہ

یکایک کرے دست اطمیند

کہ پہلے فزون دست مہ بھی

کرے پھر یہ ارشاد ہر ایک سے

تو کی او سنہ بیعت خوشامر حبا

یہ شکر جو شائق سبقت کرے

بنے پیر و سید حق طلب

کرین سب ملک پھر بچشم قبول

نجیبان جن پھر سب اکرو ہاں

کرین بیعتین پھر بقیان شر

بصد شوق مشتاق حکم جہاد

کرے کعبہ پاک کو تکیہ گاہ

عجب نور عالم میں ہو سر بلند

بہر چار سو دفعہ روشنی

جو اس خیر آ کے بیعت کرے

خدا سے بصدق و صفاء حبا

بڑھے چوم لے ہاتھ بیعت کرے

وہ جبریل ہو گا سراپا ادب

شرف بیعتوں کی سر اسر حاصل

کرین بیعت داوڑ انس و جان

وہ ہیں سب بشر سے صد و ستر

آئی ہر کون اجنبی یہ بشر

رفاقت میں ہر شخص حاضر ہوا

وہ تدبیر ہو جس سے پہچان

کہ ہوتی ہی صاحب گو سفند

شنا سا بھی ہر اوسکے اصحاب کا

کہ ہم آٹھ شخصوں کو ہین جانتے

ہر نام و نسب اونکا آتش کار

ہو خورشید جسوقت طالع وہاں

سنین مومنین جہان یک بیک

منادی کرے اک بڑا کبیر

یہ ہر مہدی آل خیر الانام

کہ میں اہل مکہ یہ باہم سم گمراہ

کہ اطراف کعبہ میں جا ہر ہوا

رفیق اوسکے ہین کون کیا جائے

کرین سنکے بعضے صدایونان

کہ میں پھر ہم کوئی ہم میں جلا

پکارا وٹھین بعضے یہ سنتے ہر

دینے کے چار اور کئے کے چار

یہ بیعت ہو اوسوقت واقع وہاں

بلندی پہ جب آئے مہر فلک

کپیش رخ قرص مہر منیر

سنواہل گردون وغیر اتمام

نام و نسب ان کا ہم سب جانتے



حسن عسکری جو جو ابن علی

اسی طرح پھر سبائے کئے نام

کہے پھر اسی سے کرو بیعتیں

خلاف اطاعت نہ کرنا کبھی

غرض اس نداد پر ملک ایکبا

پھر اگر پہچان کے مومنین

وہ سب جدید سیزدہ پھر خواص

کھینچاں گبوش یقین سبنا

پہنچ جائے گھر بیٹھے ہر ایکجا

تو اکبار فی الفور بخاص عام

ہر اک شہر و دیار و صحرا سب

علی جو جو ابن محمد تقی

وہ لے تا علی علیہ السلام

جو حاصل ہو خط ہدایت تمھیں

کہ مردود کردیگی برگشتگی

کھینچے پہلے لبیک بے اختیار

یہ دعوت کرین سباجاہت

امام زمان کے نقیبان خاص

اطاعت بدل ہم نے کی با خدا

جو ہر صاحب ہوش کو یہ صدا

کرین قصد سوے امام انا

روان ہو خلافت بپا طلب

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| مگر راہ میں ہوں وہ جو یا حق | کہ ظاہر ہو مغربے رنگِ شفق    |
| جو پہنچے قریب غروبِ آفتاب   | تو چلا سے ابلیس خانہ خراب    |
| تمھارے خدائے کیا اب درود    | ہر دلدلی الیاس جیسے فرود     |
| کر دوس سے تم چلکے بیعت دین  | کہ تا ہاتھ آئے ہدایت کہین    |
| نہ زہار پھر کوئی گمراہ ہو   | نہ غافل کوئی کارِ آگاہ ہو    |
| ملا یک اجنہ نقیبانِ شاہ     | یہ سنتے ہی گویا مہن کیوں دیا |
| سنی ہنسنے تیری صدا بس خموش  | یہ گندم غانی نہ کر جو فروش   |
| نکر ہمے عیار عیارِ یان      | نکر ہمے مکار مکارِ یان       |
| تجھے ہم بخوبی یں پہچانتے    | جو کہتا تو وہ بھی یں جانتے   |
| خدا جسکو کہتا ہر تو اے لعین | وہ فرزند عثمان کا ہی لعین    |
| وہ ملعون ہو سفیائی بیحیا    | بزدلی نسب ہو سگِ خود نما     |

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| دوبارہ ٹینن جب یہ اہل ستم      | یکایک اوسی سمت کرجائیں ہم        |
| ادھر وہ خلیل خدا ہے خلیل       | باعزاز دن بھر بان خلیل           |
| کئے تمکیہ کعبے کی دیوار پر     | کہے ہاں جو چاہے کرسی اب نظر      |
| سوئے آدم شیب یا نوخ و سائم     | خلیل و ذبیح علیہ السلام          |
| سوئے موئے دیوشع نامدار         | سیحا و شمعون ذی افتخار           |
| مجھے دیکھ لے خوبہ حق طلب       | کہ ہرین مجھ میں علم و کمال اونکے |
| اگر کوئی چاہے کہ دیکھے ابھی    | بسوئے محمد بسوئے علی             |
| حسن کی حسین حنین کی طرف        | تمامی امامان دین کی طرف          |
| نظر میری جانب کرے ہر بشر       | سوالات مجھ سے کرے ہر بشر         |
| کہ ہو علم سب کا مجھ سے بالیقین | خدا کی قسم ہوں میں جلالتین       |
| نزدیکی تھی جو مصلحت وقت کی     | خبر اون بزرگوں نے سکونندی        |

سب اخبار میں تمہیہ ظاہر کروں

اگر ہو تمہیں آج نہ نظر

یہ فرما کے پھر مدہ امام ہوا

کہی امت آدم و شیت سب

یہی ہر ہماری یہی ہر کتاب

سنیں بلکہ گاہے نہ تمہیں اس قدر

صحیفہ پڑہیں نوح کا پھر جناب

پھر انجیل و توریت پڑھ کر حضور

ہر امت کے عالم سنیں جب تمام

کتابیں یہ جس طرح نازل ہوئیں

ہوئی تمہیں جو تمکو فراموش بھی

ہر اک راز سے تمکو ماہر کروں

سماوی کتابیں پڑھوں ہر سر

صحیفہ پڑھے آدم و شیت کا

کہ واللہ باللہ لے حق طلب

نصین دخل تغیر اسمیں جناب

سناؤں ہمیں آپ نے جس قدر

خلیل خدا کی پڑہیں پھر کتاب

پڑہیں لحن داؤد میں سب زبور

کہیں اب نصین ہمکو جائے کلام

اوسے طرح اب آپ سے سب سنیں

نہ پھنچیں تمہیں یا اتنی ہمکو کبھی

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| پڑھیں سب وہ حضرت نے ہنسنے      | نہیں ہنسنے حضرت نے ارشاد کیں     |
| پڑھیں پھر جنابِ امامِ ہدی      | یہ قرآنِ جسطرح نازل ہوا          |
| نہ تبدیل و تغیر ہو بہر نام     | ہوے بعد ختمِ الرسل جیسے کام      |
| ہو خدمت میں حاضری پھر اک مرتبہ | عجب شکل و صورت مسہمی بشیر        |
| ہو منہ جانبِ پشت اوسکا پھرا    | کہے شاہ سے یا امامِ ہدا          |
| مجھے اک فرشتے نے بھیجا یہاں    | کہ روئے سرگزشت اپنی کچھ بیان     |
| یہ سنکر کریں اوس حضرت سوا      | کہ تو اپنا اور اپنے بھائی کا حال |
| بفصل لوگوں سے کعبہ ملا         | کہے وہ کہ میں اور بھائی مرا      |
| تھے سفیان کے لشکر میں دونوں ہم | شبِ روزِ مصروفِ جور و ستم        |
| جہانِ ہم گئے کر دیا سب خراب    | جہان میں نہوگا ہمارا جواب        |
| دشمن اور بغاوت سر تا سر        | مع کوفہ غارت کیا بنے خطر         |

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| مدینے میں جا کر کیا قتل عام   | گئے توڑ کر چور منبر تمام     |
| ہماری سواری کے جب جانور       | بندھے مسجد و عین میان سفر    |
| یہ تعظیم و تکریم باقی رہی     | خروا شتر و اسپ نے لید کی     |
| مدینے میں جب کرچکے لوت مار    | تو کبے کی جانب بڑھے راہور    |
| پلے قتل عام و پلے گیر و مار   | تمام اہل لشکر تھے سید مرتد   |
| حوالی شرب میں ہر اک مقام      | مگر اوسکا صحرا سے بید ہی نام |
| وہاں اور ترے پچھے کو جب گزرتے | سدا آسمان سے ہوئی یہ بلند    |
| کہ اے دشت بیدا انھیں تو ابھی  | نیکجا کہ مقبور ہیں یہ شقی    |
| زمین شق ہوئی دشت سرسبز        | سب اسباب سب فوج سب جانور     |
| ہوئے داخل قعر قعر حسد         | نہ روتے زمین پر نشان تہمت    |
| مگر ایک میں ایک بھائی مرا     | کہوں کیا کہ بس مرتے مرتے چا  |

ملک ایک آیا ہمارے قریب

پھر آیا سوچتے دین پناہ

میں جس شکل و صورت میں بنایا

ہو امیر بھائی سے گویا ملک

سیان دمشق او سکودمی یہ خبر

کیا اب زمانے میں اونٹنے ٹھہور

خبر یہ ابو سے جلد دی جا ابھی

لگا مجھے کہنے مدرس خبر

ملاقات کر محبت حق سے جا

نویہ ہلاکِ ستم پیشگان

پے عفو جرم و خطا توبہ کر

پھری اپنی تقدیر پلٹے نصیب

یکبار ہم دونوں کے منہ کو آہ

کہوں کیا کہ خود کہتے ہیں جناب

کہ جا اسے نذیر اب تو سفیان تلک

کہ ہمدی آلِ محمد سے ڈر

ہو نور ایمان کا پھر اب نور

کہ بیدارے لشکر کو نکلا ابھی

یہاں سے روانہ ہو تو اے بشر

کہ کتے میں ہر اب وہ رونق خفا

شہ دین سے کر موبو تو بیان

کہ ہر رحم حضرت کو مد نظر

یہ شکر شہنشاہ ملک نجات  
 پھر ائین رخ مسخ تو آب پر  
 بصد شوق بیعت جو کرنا بشیر  
 مفضل نے جب یہ مفضل بنا  
 کہ انسان و جن و ملک سے امام  
 کہا اے مفضل خدا کی قسم  
 کوئی جس طرح زندہ احباب سے  
 کرین ان سے وہ بھی بڑا اختلاط  
 کہا پھر کہ اے سید انس و جان  
 کہا مان یہ واللہ سب لا کلام  
 یہ سب ملے کبھی سے ہجرت کرنا

جو دست مبارک بصد التفات  
 تو ہو صورت اولین جلوہ گر  
 تو رہنا شریک سپاہ امیر  
 کہا یہ تو ارشاد ہوا فبرا  
 بظاہر ملین گے کرینگے کلام  
 ملاقات اکثر کرینگے بہم  
 مجالس میں مصروف صحبت ہے  
 بڑی ہی رفتہ رفتہ بہم ارتباط  
 یہ سب ہونگے ہمراہ شاہ زمان  
 مع قائم آل خیر الانام  
 نجف اور کوئی کے میدان میں



|                            |                              |
|----------------------------|------------------------------|
| سب اس وقت ہونگے چل شش ہزار | ملایک بھی حضرت کے انصار ہوں  |
| لکھائیں ہزار ایک بیس ہزار  | بنی جان ہونگے چل شش ہزار     |
| خدا فتح دے انکو جائیں جہان | یہ سب کے عازم ہوں سو جہان    |
| کرے وہ سلوک اہل مکہ سے کیا | مفضل نے پھر عرض شہ سے کیا    |
| تو دعوت کی ہر اک اطاعت کر  | کرے پند پھر دین کی دعوت کر   |
| کرے حاکم وقت اونکے لئے     | تو چونکر پھر اک شخص کو آل سے |
| کر یگا وہ کیا خانہ کعبہ سے | کہا پھر مفضل نے فرمائے       |
| بنائے گا کعبے کو بالکل نیا | کہا منہدم کر کے یہ سب بنا    |
| رفیع و متین و عظیم و جلیل  | بسان بنائے ذبیح و خلیل       |
| ہر اقلیم سے سب بنائے ستم   | عراق عرب تا عراق عجم         |
| بنائے نئے سر سے سب لا جواب | کرے سر بسر وہ تباہ و خراب    |

اساسِ قدیمی پہ پھر اسکو لاک

کہ جس نے بنایا وہ ملعون تھا

کہا شاہ نے رکھ کے وہ جاوین

یہاں بعد اسکے بچو روحا

تو پھر راہ سے وہ پھرتے دین

تمام اہل مکہ بحال تباہ

حضورِ عین حاضر ہوں باصدِ کس

خدا را بکل ہو ہماری خطا

خطا عفو ہوا اور زاری قبول

کئے پہلے پند و نصیحت تمام

غدا بکے ڈراے انھیں

یہ مسجد بھی کونیکے ڈھا کر بنا

کرے منہدم قصر بھی کونے کا

جو پوچھا کہ مکے میں جگہ کین

جو بیرون مکہ ہو رونق فرا

کرین قتل اور جانشین کو لین

دوبارہ جو مکے میں دار و موشاہ

ندامت زدہ سرنگون ہو جا

کین تو بہ ہر اے شہ و سرا

کرین آپ تو بہ ہماری قبول

یہ سن سکے آخر امام ہائم

عقوباب عقبے دکھاے اوہ

پھر اک شخص کو اہل مکہ ہی سے  
 روانہ ہو جب کر کے یہ بندہ  
 یہاں اپنے ہمراہیوں سے امام  
 اوسیدم روانہ کرے کئے کو  
 کرے تو بہ ایمان لائے ابھی  
 نہ لائیگا ایمان جو بدشیم  
 عجیب ہے کہ ایمان نہ لائے مگر  
 نہ نکلے وہاں بلکہ دس سو میں ایک  
 کہا پھر مفضل نے فرمائے  
 مکین ہو گا آقا کہاں وہ مدام  
 کہا پائے تختِ امام زمان

پئے ختم حجت مسلط کرے  
 کرین قتل حاکم کو پھر خود پرست  
 نقیبوں کو انصار جن کو تمام  
 کہ جا کر مکین جس کو منظور ہو  
 امان قتل ہونے سے پائے ابھی  
 کریں گے او سے آج چورنگ ہم  
 یہ شکر بھی سو سو میں اک اک بشر  
 کبھی نام کو مومن و مردنیک  
 مکان حجت حق کا بتلائے  
 کہاں مومنین جمع ہونگے تمام  
 اسی شہر کو فہمین ہو گا عیان

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| یہی مسجد کو ذہو کی یہی        | پئے مجلس محکمہ دہی            |
| نغائم کی تقسیم کیو اسطے       | تو پھر واسطے جمع اموال کے     |
| یہی مسجد سہدہ بیشک یہی        | مقرر کر یگا ہمارا وصی         |
| مقرر کر یگا مقام نجف          | پئے خلوت خاص بیت الشرف        |
| اسی کو ذہ میں ہونگے دائم مکین | کہا پھر مفضل نے سب مومنین     |
| ہوگا کوئی مومنین محترم        | کہا شاہ نے مان خدا کی قسم     |
| ویا گرد کو ذہ کے ساکن کہیں    | مگر ہوگا کو ذہ میں جا کر مکین |
| کہ رہے وہیں چلکے اب متصل      | سو کو ذہ یا اونکا مائل ہو دل  |
| کہ جتنے میں اک بڑ کی ہو خواجہ | بکی کو ذہ میں جا بلا اشتباہ   |
| بس آباد ہو چاروپنجاہ میل      | یہ دوالف و زہم بلا قال و قیل  |
| بڑ شہر بس جائے طویل و طویل    | کہ ہوتی ہیں اٹھارہ فرسخ پیل   |

مکانات کو فنی کی حد و زمین  
 خداوند عالم بہ عز و بجاہ  
 ملک اور سب مجمع مومنان  
 کرے کر بلا کو عطا ذوالجلال  
 یہاں تک ہو دریا رحمت کو جوش  
 دعائیں ہو سائل تو پروردگار  
 ید فرما کر ایک آہ بہر کر کہہا  
 تو کبھی نے بھی اس بنا پر کہین  
 کہا حق نے اے کعبہ خاموشی  
 یہ بقیہ ہر وہ بقیہ نامدار  
 علامیہ اتی انا اللہ کا

حد کر بلا سے بہت ہو قرین  
 کرے کر بلا کو مقسم پناہ  
 کہیں آمد و شد ہمیشہ وہاں  
 عجب رفعت قدر و شان کمال  
 اگر دفعۃً مومن سرفروش  
 کرے مرحمت ایسی دنیا ہزار  
 زمینوں نے باہم تفاخر کیا  
 تفاخر کیا کر بلا پر کہیں  
 مکر فخر کی کر بلا پر ہو س  
 جہان نخلہ پاک سے ایک بار  
 کلیم ابن عمران نے فقرہ سنا

|                             |                                  |
|-----------------------------|----------------------------------|
| یہ ہے وہ زمین مغخر آسمان    | کہ مریم کو ہنسنے جگہ دی جان      |
| سر سبط خیر الو را کو یہ سان | شہادت کی ہوتی یہ ہو یا جان       |
| خدا نے جو عیسیٰ کو پیدا کیا | یہ عین غسل مریم نے ان کو دیا     |
| کیا غسل مریم نے خود بھی ہوا | یہ یقینہ ہر بقعہ ہنسنے بہتر کہیں |
| یہیں سے عروج حبیب خدا       | شب وصل معراج واقع ہوا            |
| بہت خیر و رحمت مفصل وہاں    | ریگی مہیا پئے شیعیاں             |
| یہاں تک رہی خیر برکت و دعا  | کہ ظاہر ہو قائم علیہ اسلام       |
| مفضل نے پھر عرض کی میں فدا  | امام ہدایت خاتم الابد صبا        |
| وہاں سے ہو رونق فرا پھر کہہ | کیا جانب شہر خیر البشر *         |
| جو اپنے مدینے میں شاہ غیور  | عجائب غرائب ہوں ظاہر امور        |
| بڑی فرحت و شادابی مشا       | آکر قمار زلت ہوں کا فروماں       |

|  |  |
|--|--|
| <p>         کیا قرب قبر رسول خدا<br/>         یہی ہی مزار رسالت مآب<br/>         خدا کے پیغمبر کی یہ قبر ہی<br/>         یہی ہی قبر خیر الانام<br/>         یہاں اور یہ کون دو میں کہڑے<br/>         بڑے اوسکے دوسو زنائب میں<br/>         وہ دونوں میں بخواب خیر البشر<br/>         یہ قبر میں اونکی شہ دوسرا<br/>         پے مصلحت پھر امام مہن<br/>         عمر اور ابو بکر یہ کون تھے<br/>         کیا خاص کیون دفن انکو یہاں       </p> | <p>         کہا وہ عجایب غرائب میں کیا<br/>         جو پہنچے کرے خلق سے وہ خطاب<br/>         مرے جد اطہر کی یہ قبر ہی<br/>         کہیں شکے حضار ہاں اے امام<br/>         کہے قائم ال پھر خلق سے<br/>         کہیں سبب اوسکے مصاحبین<br/>         یہ دونوں میں دوسو تو ننگے پیر<br/>         ابو بکر ہی اک عمر دوسرا<br/>         عرض شکے مخلوق سے یہ سخن<br/>         کہے پھر یہ سب بتاؤ مجھے<br/>         کہ منجملہ مردمان جہان       </p> |
|--|--|

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| یہاں اور بھی کوئی مدفون ہوا   | بھلا یہ تو بتلاؤ ہم کو ذرا     |
| نہیں کوئی مدفون ہوا آج تک     | کہیں وہ کہ لے شاہ جن ملک       |
| کہ دونوں خسر یہ عیبر کے تھے   | کیا دفن انکو یہاں اس لئے       |
| کوئی انکو دیکھے تو پہچانے گا  | کھین شاہ دین تم میں اب بھلا    |
| ابنیں اب بھی ہم انکے اوصاف    | کہیں سب بلا یہ پہچانیں گے      |
| کہ رکھتا ہو شک دفن میں واقعی  | کہا پھر کہ ایشاہ یاں ہر کوئی   |
| ہمیں شک نہیں دفن میں وہ نہیں  | کہیں سب نہیں حجت حق نہیں       |
| سراسر بلا قیدین حکم عام       | غرض بعد پھر تین دن کے امام     |
| نکالیں انھیں قبر سے یہ خطر    | کہ قبر میں ہر اک سمت سے توڑ کر |
| یہاں انکے سالم ہیں سالم کفن   | نکالیں تو دیکھیں کہ تازہ ہر تن |
| یہ پر سیدہ تن پریشاں شیں گلین | وہی صورتیں ہیں مطلق گلین       |



|   |   |
|---|---|
| <p> شجر ایک خشکدہ ہو گا و مان<br/> اوسى نخل پر پھر ہر اک خاص و عام<br/> پے امتحان سبز ہو وہ شجر<br/> ادھر تہنیاں او کی شاواہ ہوں<br/> کہیں سب شرفا ہونے آشکار<br/> ہوئے انکی الفت سے ممتاز ہم<br/> غرض یہ خبر جبکہ مشہور ہو<br/> جو رکھتے ہوں دلمین محبت کا جوش<br/> وہیں آ کے سب جمع ہوں اکجا<br/> جو ہو دوست نہ تو نکاو و ہلاک<br/> اگر و ایک دیکھے ہوا تو ہر نکلا </p> | <p> بحکم خباب امام زمان<br/> او تھیں کنہیچ کے چلنے قہ تمام<br/> نخل آئیں پتے نئے سرسبز<br/> ادھر معتقد او کے احباب ہوں<br/> قسم ہر جو آج ہم شکار<br/> سزاوار ہو کرین ناز ہم<br/> مخلوین شہر دین مذکور ہو<br/> چلیں اپنے گھر سے بوش و غروش<br/> توشہ کا منادی کرے یوں نیا<br/> تدائش کے یہ غول ہوں و لاگ<br/> تو اد کے مخاف کا ہو دوسرا </p> |
|---|---|

|  |  |
|--|--|
| <p> جو پھلا کر وہ اونکا مریخیر خواہ<br/> کہ تم انسے بیزار ہو اب شتاب<br/> کھین کہ معلوم چ تک تھا<br/> ہوے انسے جب بھی بیزار ہم<br/> کھلا ہمپہ انکی کرامات سے<br/> نہ ہم انسے بیزار ہو نگے کبھی<br/> جوانکے عدد دوست ہیں جو سیکر<br/> شجر پر انھیں جسے لٹکا دیا<br/> سین جب یہ باتیں امام زمان<br/> وہیں آئی اکل ایسی آند ہی ساہ<br/> اوتر وا کے دونو نکو پھر دار سے </p> | <p> اوسی سے یہ ارشاد فرمائیں شاہ<br/> ہنیں تو سہو اب خدا کا عذاب<br/> یہ سب مرتبہ اونکا پیش خدا<br/> کرین آج کیون انسے انکار ہم<br/> خدا خوش تھا انکی ہر اک بات<br/> ہیں بیزار پر تجھ سے ہم واقعی<br/> نکالا ہر جسے انھیں قبر سے<br/> تہ دل سے ہم سب ہیں انسے خدا<br/> کرین حکم باد سیہ کو کہ مان<br/> کہ بر باد ہوں سب وہ گم کردہ ماہ<br/> کھین زندہ فرما کے حضار سے </p> |
|--|--|

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| کے پاداش کی واسطے پانچ مائیں  | ازل سے ابد تک کا غصہ مٹا     |
| جو عالم میں گزے ہیں چرخِ تعب  | وہ سب اونچے ثابت کریں آج     |
| وہ سلمان کا مارنا بے خطر      | جلانا در پاک کا احذر         |
| کہ تا اہلیتِ رسولِ زمین       | علی و قبولِ حسین و حسن       |
| جلین کے سب آگ سے گھڑت         | بہ باقی رہیں نام کو اہلیت    |
| جناحِ حسن کو پلانا وہ زہر     | وہ بشیر پر روکنا آپ ہنر      |
| وہ جسمِ مبارک وہ تیر و شان    | وہ فرقِ مبارک وہ گرزِ گران   |
| جوانِ مرگ اکبر وہ پیشِ نگاہ   | تڑپنا وہ صغیر کا ہاتھ نہ آہ  |
| وہ جلتی زمین اور قائم کی لاش  | وہ گھوڑ و نکلے سم وہ تین پاش |
| ابا الفضل عباسِ صافِ تنگن     | دلا در جبری ثانی بوالحسن     |
| وہ نیرے وہ سینہ وہ تھین وہ سر | وہ خنجر وہ گردن وہ تیر و جگر |

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| وہ عبداللہ ابن حسن الامان    | وہ عون و محمد کی خون ریزیاں    |
| وہ ننھا حسین اور انبوه عام   | وہ قتل عزیز و اجبا تمام        |
| وہ شدت کی پیاس آہ ہو ہونہ چا | وہ جلتی ہوئی ریگ جسم تپان      |
| وہ خنجر و خنجر خدا کی پناہ   | وہ تیغ اور احمد کی وہ بوسہ گاہ |
| وہ غارتگری اور اہل حرم       | وہ خمیہ جلانا و قید ستم        |
| وہ بیڑی و بیزار دشت بلا      | وہ رستی وہ ذریت مصطفیٰ         |
| جو آل محمد کا خون بر ملا     | نباح زمانے میں ہوتا رہا        |
| اوٹھاتے رہے ظلم شام و چاک    | رہے اہل عصمت ہمیشہ تباہ        |
| خلایق رہی مبتلا سے تعب       | جہان تک ہوا قتل و خون بنے      |
| یہاں تک کہ گزرے میں فعل حرام | اخلاف شریعت ہو جو جو کام       |
| وہ دزدی وہ بہتان و کذب و زنا | غذا سے حرام اور اخذ رہا        |

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| تفاق و نساد و نریب فتور      | کیا حجت حق نے جب تک ظور       |
| بہ تصریح و تفصیل اک اک کہے   | کہ یہ فعل عالم میں تمنے کئے   |
| کہیں شے ارشاد یہ شاہ کا      | کہ مان سب ہمیں سے یہ واقع ہوا |
| خلافت اگر بعد خیر الانام     | یہ ہم غصب کرتے نہوتے یہ کام   |
| کہے خلق سے پھر امام زمان     | قصاص اپنے ان دو نوئے لویہاں   |
| یہ سنتے ہی آمادہ ہوں مومنین  | کرے جسکے دلیں جو آئے وہین     |
| نہم کے جو جلسے ہمیں یاد آئیں | تو پھر نقل کی صل سے لطف آئیں  |
| جسے رنگ تو شاعر بے نظیر      | چلین لکھتو سے وہ حضرت مشیر    |
| جو مشتاق کی ہو چکی راہ طے    | کہی اگلی پھلی بھی کچھ یاد ہی  |
| شب عقبہ کہئے کئی کس طرح      | سقیفی میں میزان مٹی کس طرح    |
| یہ ہجڑائے مٹے گا کبھی        | وہ درکارا گرانادہ محسن کشی    |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| یہی دور تھا ہم کو مد نگاہ    | اسی دلی مدت سے تکتے تھے راہ  |
| ہمیں اپنے ساتی کا تھا انتظار | اوشو ہمیشہ اوتارین خار       |
| بلا قید بس دیکھ کر دبدم      | غز ازل گوید نصیب برم         |
| سرمونہ کوئی کرے درگزر        | شیخت ملی خاک میں سو سر       |
| کہان ذوق عصیان کہان یہ مزا   | کہان وہ جفائیں کہان یہ سزا   |
| بتولی حنین کا دل داغدار      | بھلا کس طرح کہئے پائے قرار   |
| کہان تازیانہ کجا فاطمہ       | مگر تھی گنہگار کیا فاطمہ     |
| خدا یا تری ذات اقدس کے ہم    | تجھے دیتے ہیں اب قسم پر قسم  |
| ہماری ہوس سے طلب زیاد        | زیاد اپنے قہر و غضب زیاد     |
| وہ نازل عذاب الیم اپنے کر    | نہ بھیجا جو تو نے کسی اور پر |
| غرض حسبِ مان فریاد رس        | خدیو جہان خسرو داد رس        |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| سردار دو نو کو پھر کینچ دین  | تو حضرت زمین کو اشارہ کرین   |
| زمین وین آگ ہو سر بلند       | جلین اور تڑپین مثال سیند     |
| جے ساتھ اونکے شجر بھی تمام   | ہوا کو ہو پھر حکم شاہِ انام  |
| کہ خاکستر اونکی وہانے اور آس | کسی بحر ذخار میں جا بہا      |
| مفضل نے حضرت سے سکر کہا      | یہی ہر عذابِ اخیر انہ کیا    |
| کہا اپنے یہ سزائیں ہیں کم    | مفضل یقین کر خدا کی قسم      |
| کہ وہ سید الانبیاء مصطفیٰ    | وہ صدیق اکبر علی مرتضیٰ      |
| وہ نبی محمد بن رسولِ رشید    | حسنِ محبتے حسینِ شہید        |
| مفضل اسی طرح باقی امام       | زمانے میں زندہ ہوں سب لاکلام |
| جو کہتے ہوں ایمانِ خالص یہاں | جو ہوں محض کافر میانِ جہاں   |
| وہ اکابر سب زندہ ہو کر انھیں | وہ سب اب غفلت سے سو کر انھیں |

امانِ دین کی طرف سے دین

بدر و بلاؤں پہ قہر و عتاب

کہ وہ صبح سے صبح تک الف با

جہاں چاہے رکھے انھیں پھر خدا

یہ سب ہو چکے جب بانِ نظام

بحکمِ خداوند کون مکان

سراہ اگر وز منزل کریں

ملا یک برابر چل و شش نہرا

نقیب آپکے سیصد و سینزدہ

مفضل نے کی عرض ارشاد ہو

کہا شاہ نے اے مفضل و شہر

صفِ مومنین کی طرف سے دین

سراسیمہ ہونے لگے وہ عذاب

مرین اور زندہ ہون لیل و نہا

با انواعِ قہر و عصب مبتلا

تو ہمدی مادی علیہ السلام

یکایک ہون کو فیک کی جانب واپس

نخا اور کو فیکے بائین میں

بنی جان کی سر چل و شش نہرا

یہ وہ اس وقت سب تھے ہون گئے

کہ اس وقت کیا حال بغداد ہو

ہے اندون مور و لعن و قہر



|                              |                                 |
|------------------------------|---------------------------------|
| محل عتاب خدائی جهان +        | نامتک او سپر ہے جو دمان         |
| خدا کی قسم ہر کہ اوس شہر پر  | عذاب ایسے نازل ہوں شام و سحر    |
| جو ہر امت ماسلف کے لئے       | ازلے زمانے میں واقع ہوئے        |
| سے اور تازہ عذاب کا جوش      | کہ حیران ہو جس ہر چشم و گوش     |
| جو طوفان ہو بغداد یوں کے لئے | وہ بے شبہ ہو آب شمشیر سے        |
| خدا کی قسم شہر بغداد پھر     | ہو ایسا کہ اکبار آباد پھر       |
| سراپا دمان پر مکان بہشت      | زمین ہو بہشت آسمان بہشت         |
| جوان لڑکیاں سب ہو چراغِ خلد  | ہر اک گھر ہو گویا کہ ایوانِ خلد |
| کرین اون دنوں میں ہی سب کچان | کہ اللہ نے روزے بند گان         |
| نہ ہرگز کہیں اور تقسیم کی    | اسی شہر پر منحصر ہو گئی         |
| خدا پر مبرہہ اوس شہر میں     | کرین افتری اور بہتان کرین       |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| وہاں حکمِ ناحق یہ جاری رہے   | نباحِ شہادت سے خوار ہی رہے   |
| ہین جتنے بڑے کامِ تعین ہاں   | شراب و نکاح مینا زنا کا ریان |
| وہ کہانا بلا شبہ مالِ حرام   | بہم خونِ ناحق بہا نامدام     |
| شبِ روزہ ہر قتل و خونِ اسفند | نہو حبلہ عالم مین بھی جسد ر  |
| غضبناک ہو جائے رچ جلیل       | رہی امن کی پھرنہ کوئی ذلیل   |
| بے فتن فساد جب بیشمار        | اوجڑ جائے ایسا وہ شہر ایکبار |
| چو پہونچے مسافر کہے واہ جی   | زمین ہر وہی شہر بغداد کی     |
| کہا نہ نے پھر ایک خوش و جوان | حسینی نسب سرورِ سرداران      |
| برآمد ہو دلیلم قزوین کی سمت  | کرے اک ندام دم دین کی سمت    |
| جو آلِ محمد مددگار ہو        | مین بیچارہ ہوں داد خواہی کہو |
| کرے طالقان ایسی دعوت قبول    | کہ نکلیں مطیعِ خدا و رسول    |

|   |  |
|---|--|
| <p> شجاعت میں پہنچ جرات میں نذر<br/> لڑائی بہڑائی کا اک اک دھمی<br/> سواری میں ہوا سب سُرنگ<br/> یہ لشکر جو سب اس کے ہمراہ ہو<br/> کہ ہو پاک اکثر زمین کفر سے<br/> کیا یک یہ پہنچے برابر جنب<br/> سج فوج خود کوفے کے متصل<br/> حسینی جو یہ بات پیہم سنے<br/> کہ ہر قائم آلِ خمی ماب<br/> بظاہر مگر اپنے اصحاب سے<br/> بدل تا سب اس کے ہوا خواہ ہوں </p> | <p> دلیری میں کینا می روز نبرد<br/> بنا اوچی شیر صید افگنی<br/> حسین نیک تر صف شکن شوخ و<br/> یہاں تک کرے قتل کھار کو<br/> تو کو ضمین جا کر اقامت کرے<br/> کہ مہدی مادی شہ بحر و بر<br/> وہ وارد ہوا ایسے پہلو میں دل<br/> تو سنتے ہی حضرت کو پہچان لے<br/> امام زمانہ وہ عالیجناب<br/> کون ہر دیکھنے آئے کہے<br/> سب اصحاب حضرت آگاہ ہوں </p> |
|---|--|

غرض جبکہ سب ملے آئے وہاں  
 ادب کھڑا ہو کہی واقعی  
 دیکھا دیجئے حکمو دیکھیں بھلا  
 کہان ہر وہ برد اور انگشتی  
 بنی کا عامہ کہان اے جناب  
 کہان شہ کا کہوڑا ہی پروع نام  
 جو تھا نام دلدل وہ استر کہان  
 لیا کرتے تھے شاہ گرد و خرم  
 کہان ہر وہ قرآن بلا پیش دم  
 یہ شکر جناب امام زمان  
 یہاں تک کہ فوراً امام ہوا

حسینی جوان پیش شاہ زمان  
 جو میں آپ مہدی آل بنی  
 عصائے جناب رسول حرف را  
 زرد وہ جو فاضل سے موسوم تھی  
 کہ کہتے تھے سب لوگ جسکو سچا  
 کہان ناقہ عصیان نام اے امام  
 شمار مبارک کہان ہی بہان  
 اوسیکا براق اور بعفور نام  
 یہ اللہ نے جو کیا تھا ر قسم  
 منگائیں وہ مذکور چیزیں ہاں  
 منگائے عصا آدم و نوح کا

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| جو پھر ترکہ ہود و صالح منکا   | خیل خدا کا بھی مجموعہ آئے   |
| تو وہ صالح یوسف بلا شک و شبہ  | وہ کیل و ترازد حضرت شعیب    |
| وہ تابوت موسیٰ وہ داؤد کا عصا | وہ داؤد کی پھر زرہ پر ضیا   |
| سیمان کی انگشتری اور تاج      | وہ اسباب عیسے پے احتجاج     |
| جو میراث پیغمبر و نکی تمام    | منکا کر دکھائے امام انام    |
| تو لیکر عصاے حبیب خدا         | کرے سخت پتھر میں نصب ایکجا  |
| عصا ہود میں اک درخت کلان      | ہے جسکے سارے میں فوج گران   |
| یکایک وہ مرد حسینی کہے        | کہ اللہ اکبر یہ مقصود تھے   |
| برہما تھے ابن رسول خدا        | کروں عیت اب تجھ پر مومن خدا |
| امام زمان سید بے نیاز         | کرے دست اظہر یہ سنکر دراز   |
| آؤمرد حسینی مع یاوران         | کرے عیت خسر و کامران        |

مکر ہونکے زیدیہ نابکار  
 حائل ہوں گردنیں قرآن پاک  
 کہ اب ہمہ جو کچھ ہو نیا ہوا  
 امام زمان شاہ جن و بشر  
 بہت معجزے پھر دکھائیں جناب  
 رہی گفتگو تین دن تین رات  
 کہ ان سکواب بے تامل ہیں  
 مفصل نے شکر یہ سب ماجرا  
 وہاں کیا کر گیا کہا شاہ نے  
 روانہ کرے فوج کو ایک بار  
 بحسب مقدر میان و مشق

جو ہمراہ لشکر وہاں چل ہزار  
 کہے یہ کلام آگے بخوف و پاک  
 تیرا سحر کا کارخانہ یہ تھا  
 نصیحت کریں اذکو آتھو  
 پر ایمان نہ لائیں وہ خانہ خراب  
 کہے حکم پھر شاہ قدسی صفا  
 کرو قتل تاخیر لازم نہیں  
 کہا کہنے لے نائب مصطفیٰ  
 کہ سفیان کی تسخیر کیواسطے  
 تو سفیان بیسیما نابکار  
 ہو اگدن مسخر میان و مشق

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| کہ بیت مقدس کی سخری پہ پھر  | کہے تن سے اوسکے خدا و سکا     |
| مفضل سے شہ نے کہی پھر بابت  | کہ اوسوقت ظاہر ہو شاہ فرات    |
| امام سوم پور مشکل کشا       | جگر گوشہ سید الانبیاء         |
| بتول ستم دیدہ کے دلکاچین    | خدائی کا مالک امام حسینؑ      |
| جلو دار صدیق بارہ ہزار      | سواری میں مانند ابر بہار      |
| بہتر ستم دیدہ کر بلا        | رکاب سعادت میں ہوں بر بلا     |
| کہ رحمت کو ہر اس بہتر نہیں  | بحکم خدا و پیمبر نہیں         |
| محمدؐ کا بے فاصلہ پھر وزیر  | وہ تصدیق اکبر جناب امیر       |
| امام ہدی سید الاوصیا        | علیؑ ولی روح خیر النساء       |
| وہاں رونق افزا ہوں باحشام   | ہر اک سمت ہونے لگے اہتمام     |
| نخف میں ہر اک قبہ ذیشان بنا | ہوں اوس قبے میں چار ارکان بنا |

یمن میں ہو ایک اک میں ہیں  
 وہ قذیفہ طین و سبب اغان یہاں  
 ہر اک نے زمین آسمان سرسبز  
 جناب محمد علیہ الصلوۃ  
 جو لائے تھے ایمان بدل آپ  
 ہو خدمت میں حاضر وہ ہر اک  
 جو حضرت پہ ایمان نہ لائے کبھی  
 جو کرتے تھے بہتان دیوانگی  
 جو ملعون کہتے تھے کافر یہی  
 جو کرتے تھے حضرت جگ جگ  
 یہیں تا ابد قہر میں مبتلا

نخت اور بحرین میں ملے دو  
 کہا شہ نے میں دیکھتا ہوں عیاں  
 کہ روشن کیا مثل شمس و قمر  
 پھر آئیں وہاں سید کائنات  
 مہاجرین انصار میں وہ بشر  
 وہ مومن ہو رہے جو شہید  
 کئے جائیں پھر زندہ وہ سب شقی  
 جو کرتے تھے تکذیب قول نبی  
 جو کہتے تھے کاہن ہر ساحر  
 جو لائے تھے ایمان بے طمع مال  
 سراپا جلین آگ من نہ میا



|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| پھر کیا رسب تا امام زمان      | ائمہ ہوں رونق فرمائیے جہان     |
| مع یاوران ولایت شعا           | مع کافران عداوت شعار           |
| سب اجانب خصال سرور ہوں        | جو کافر ہیں مخدول مقہور ہوں    |
| کیسب موقیامت کا منگتا تیر     | تو ہو اوس سے پہلے ہی یہ ستیخیز |
| اوس آیت کی تاویل ہو سب بیان   | ہو ترجمہ جس کا سابق بیان       |
| مفضل نے پوچھا اوس آیت میں کیا | ہو فرعون دہا مانے رفر خدا      |
| کہا سمجھو اوس سے تم           | ہو فرعون اول تو ہا مان دوم     |
| کہا یہ مفضل نے پھر یا امام    | نبی و علی علیہ السلام          |
| بجلا ہو گئے عمراہ شاہ غیور    | کہا سب زمین پر کر گئے عبور     |
| یہا تک کہ جائیں سر کوہ قاف    | کرین سیر ظلمات بے اختلاف       |
| وہ سچے کرین دشت و دریا تار    | کہ ہو عرصہ شش بہت ایک گام      |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| جہان پر نجائیں پے ابتدا      | جہان میں نہ باقی رہی کوئی    |
| یہاں سے وہاں تک نظم و نسق    | مروج کرین ہر جگہ دین حق      |
| نگاہو عین پھر تا ہوا ایک ایک | کہا شاہ دین نے وہ سامان نیک  |
| کھڑے ہیں قریب رسولِ انام     | کہ گویا کہ ہم سب ائمہ تمام   |
| کہ بعد آپ کے یا شفیع الورا   | گلا کرتے ہیں امت زشت کا      |
| مصیبت میں ڈالارو لایا ہمیں   | انہوں نے اوہوں نے ستایا ہمیں |
| نئی اک جفا روزِ احباد کی     | ہر اک دن نئی ہم پہ بیداد کی  |
| کبھی بے خطر بند پانی کیا     | کبھی ہمو فاقے پہ فاقہ دیا    |
| صریحا کبھی ہم پہ کین لعنتیں  | کبھی بے سبب گالیان دین ہمیں  |
| پھر آیا بذلت ہمیں شہر شہر    | حرم سے نکالا بصد جور و قہر   |
| یہ کہتے تھے اعجاز کو ساحری   | ہمیں کہتے تھے کاذب مفتی      |

|  |  |
|--|--|
| <p> کبھی ہم پہ غیبت میں تھے طعنہ زن<br/> کیا فوج گا ہے جو رشید<br/> نیا رنج ہر دم دیا یا بنی<br/> یہ شکر بہت روئیں خیر الانام<br/> ہو مجھ پہ بھی اسے ظلم و ستم<br/> یکایک وہیں پھر جناب بتول<br/> خدا ک جو دیا تھا مجھے آپ نے<br/> وہ ہنستے رہے شکے نالے میرے<br/> مجھے جو بہ نامہ جاے سند<br/> وہ غاصب نے چھینا مرا تھ<br/> کہ واقف ہیں اس وقت کے خاص عالم </p> | <p> کبھی منہ پہ کرتے تھے روجن<br/> کیا زہر دیدیکے گا ہے شہید<br/> کبھی قید ہو کو کیا یا بنی<br/> کہیں میرے فرزند دیو نہیں مام<br/> سے ہنسنے پہلے ہزاروں غم<br/> کہیں باپ سے کیا کہوں یا رسول<br/> کیا غضب و لون نے کس جبر سے<br/> کیا پر نہ ہرگز حوالے میرے<br/> دیا آپ نے تھا برای سند<br/> ہاجر کے انصار کے سامنے<br/> یہ نامہ پر اوس نے تھو کا تام </p> |
|--|--|

کیا پارہ پارہ کیا چاک چاک  
 وہاں سے نہ امت زدہ اسے پر  
 کہی سب یہ جور و جفا آپسے  
 کہ مرقد میں کی آپ نے بھی بگا  
 مگر وہ نہ پہنچے میری داد کو  
 انھیں دونوں نے ملے کیا ہے پر  
 منافق کئی ساتھ لیکر گئے  
 اذیت بہت میرے شوہر کو دی  
 طلب بعد بہر بخت کیا  
 مر گھر کے درواز پر شاہدین  
 گناہ آگ میں آپ کے اہلیت

نونا چار میں دل جلی در دناک  
 گئی آپ کی مرقہ پاک پر  
 سر قبر گر کر وہ نالے کئے  
 زمین ہلگئی آسمان ہل گیا  
 سنا بھی نہ یکس کی فریاد کو  
 سقیفے میں جا کر کیا شور و شر  
 کہ غضب خلافت کے تھے مشورے  
 خلافت بڑے ظلم سے چھین لی  
 توحید رنے انکار حضرت کیا  
 لعینوں نے پھر لکڑیاں جمع کیں  
 جلیں سب کے سب دفن گھر میت

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| عجب مجبوا و سد مہواضطرا        | کہا ایک سبب ہوئی بے قرا         |
| خدا پر رسول خدا پر بھلا        | یہ کیا ظلم ہے کچھ سمجھ تو ذرا   |
| کہ آلِ تمیمبر کو اے بے خبر     | جلاتا ہے تو آگ میں بیخاطر       |
| یہ گھر ہے خدا کا تمیمبر کا گھر | کہ ہر فخر کعبہ پہ سب گھر کا گھر |
| یہاں بے اجازت نہ آئے ملک       | اسی آستان پر جھکا ہر ملک        |
| میں نام ایسی سیاست کرے         | تو جس طرح چار سیاست کرے         |
| یہ کہنے لگا سکے و پنجبر        | کہ خاموش ہو فاطمہ مجھ سے        |
| محمد کہاں ہیں جو لائیں ملک     | کوئی امر یا نبی اب خلق تک       |
| امان ہو اگر آکے باہر علی       | کرے ہم سے بیعت و گرنہ ابھی      |
| ترابہم جلا میں گئے گھر فاطمہ   | خلیفہ ہیں ہم سے ڈر فاطمہ        |
| کہا میں نے اس ظلم پر اے الہ    | گلا کرتی ہوں تجھے رہنا گواہ     |

|                              |                                 |
|------------------------------|---------------------------------|
| سنانے لگے اور بھگو سوا       | بیمیر جو تیرا جہان سے گیا       |
| ہمارے کئے غضب حق بے سبب      | یہ کافر ہوئے اور سکی امت میں سب |
| نہ کرا حقا نہ سخن فاطمہ      | یسر کر غضبناک ہو کر کہا         |
| مجھے اوس نے مارا خدا کی پناہ | وہین تازیانے سے پھر آہ آہ       |
| مرا ہاتھ بس رگیا تو ٹکڑا     | جو کوزرا ستم کا پڑا ہاتھ پر     |
| دیا اور اک صدمہ جاگزا        | نہ اسپر بھی ہڑ ہر کیا اکٹفا     |
| گر آیا مرے جسم کا ہیدہ پر    | جلا کر درخانہ پھر لے پدہ        |
| کہ سا قحط شکم سے میحس ہوا    | بچا نا نہ زہنہار ممکن ہوا       |
| بہت آپکو یاد کرتی تھی        | میں رورہ کے فریاد کرتی تھی      |
| کہ لو دیکھو بیٹی کا حال تباہ | پکارا کی بین اے رسالت پناہ      |
| الم پر الم غم یہ غم الغیث    | یہ صدمہ یہ جور و ستم الغیث      |

یہ غم اور یہ جان شیون میری  
 مصیبت کا مجھ پر ہوا خاتمہ  
 مجھے تازیانی سے مارا کبھی  
 غرض جیب ہوئی مین بہت تھرا  
 کہ بس اپنے گیسو وہاں کھول دوں  
 کیا ایک یہ حالت مری دیکھ کر  
 مجھے منع فرمایا اور یہ کہا +  
 ترا یا پ ہو رحمۃ العالمین  
 کہ تو مقنعہ کو نہ زہار کھول  
 سرچاک کو دیکھ ہرگز یہاں  
 خدا کی قسم اے بتولِ خرم

خدا یا بہت تلخ ہو زندگی  
 وہ کتا تھا کاذب ہو تو فاطمہ  
 کہوں اپنی روداد کیا ہے نبی  
 ارادہ کیا پھر تو بے اختیار  
 پیش خدا استغاثہ کر دن  
 علی ولی نے وہیں جلد تر  
 کہ اب فاطمہ بس برا خدا  
 خدا کی قسم ہر تجھے اے خرم  
 جہانک کہیں جبر ہرگز نہ بول  
 مگر نابند اب سو آسمان  
 جو گیسو پریشان کرے تو کہیں

تو خاک و ہوا پر نہ کوئی ہے  
 یہ شکر و ہمان سے پھری لے پر  
 اذیت تھی یو تا قیو تا مزید  
 کرین پھر شکایت جناب امیر  
 میں شبیر شبر کو لیکر گیا  
 خلافت کی جن جن میرے لئے  
 پئے نصرت دین حق یا نبی  
 کے سب نے خود وعدہ کا سحر  
 اب آگے کہنا تک کرو نہیں گلے  
 مطابق میرے حال سے ہو کمال  
 بہ تحقیق موسیٰ اوسنے کہا

پرندہ پرندہ نہ باقی ہے  
 مگر ہی بستر مرگ پر بے خبر  
 یہاں تک کہ اختر ہوے میں شہید  
 علی علیٰ کُل شے قدر  
 مہاجر کے انصار کے گھر گیا  
 مکر رتھین لین بیعتیں آپ نے  
 کمک میں نے چاہی حقی و جلی  
 دم صبح کوئی نہ آیا مگر  
 نئے رنج پر رنج جو جو ملے  
 خبر میں جو آیا ہمارو کی حال  
 کہ اے ابن مادر ترے قوم کا



|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| کہا تک کر دشمن کو وہ میں جان بلب | کہ مل ملے سب نے مجھے بے سبب   |
| دے صد خون پر صد بے بس کیا        | کیا مجھ کو ہر طرح بے دست پا   |
| یہ نزدیک تھا مجھ کو اعدا دین     | کرین قتل یا سید المرسلین      |
| غرض میں اب تک براہ خدا           | کیا صبر ہر طور اے مصطفیٰ      |
| وہ آزار ان سب نے مجھ کو دئے      | کئی ظلم پر ظلم ایسے کئے       |
| کہ امت کے ہاتھوں نے کوئی صبی     | نہ ایسا کبھی وق ہوا یا نبی    |
| یہاں تک کہ اکدن بجز رشید         | کیا ابن ملجم نے محکو شہید     |
| کہیں پھر پکا یک جناب حسن         | ذرا سنئے اب میرے رنج و محن    |
| ہوے قتل جسد م جناب پر            | سنی ابن سفیان تلے بھی یہ خبر  |
| وہاں اوسکا سردار تھا جو زیاد     | چلا ڈیڑھ لاکھ آدمی سے زیاد    |
| کہ تا کر کے کوفے میں ظلم کثیر    | مجھے میرے بھائی کو کر کے اسیر |

کہ ہم ابنِ سفیان کی بیعت کریں  
 یہ شکرین مسجد میں فوراً گیا  
 انصیحت بہت مینے لوگوں کو کی  
 کہا میں نے ہر ایک سے بار بار  
 کسی نے نہ مجھ کو دیا کچھ جواب  
 یہ رور کے داورے میں نے کہا  
 ڈرایا ترے قبر سے ذوالجلال  
 تمامی ادا مر تو ابھی تمام  
 نہ مانی مری بات انہوں نے مگر  
 کہانتیک کروں صبر میں دل حلا  
 یہ کھسن کے منبر سے اوتر ادا ہاں

وگر نہ وہیں تیغ کے منہ پرین  
 پئے مصلحت ایک خطبہ پڑھا  
 مدد کیلئے سبکو ترغیب دی  
 نہ مانا کسی نے مگر زینہا  
 تو ناچار مجبور ہو کر جناب  
 کہ تو شاہدِ حال رہنا خدا  
 المعینوں کو میں نے بحد کمال  
 یہ تفصیل انکو سنایا مدام  
 نہ میری اعانت پہ باندھی کمر  
 کران سب کو تو موردِ صد بلا  
 مدینے کی جانب ہوا میں روان

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| تری آنکھ روشن ہواے نورین    | مری آنکھ روشن ہو تجھ سے حسین |
| ہوں شبیر کے حمزہ دلاہنی طرف | تو باین کو جعفر بجز و شرف    |
| خدیجہ وہ بنت اسد فاطمہ م    | جو لے آئیں محسن کو ہو خاتمہ  |
| وہ آیت پڑھی پھر جناب بتول   | کہ جب کا یہ مقصود ہو یہ حصول |
| وہ دن تکو دیتے تھے جسکی خبر | وہی آج سر پر یہ ہر الحذر     |
| زمانے میں جس جس کے نیکان    | وہ ہیں آج حاضر یہاں شان      |
| جنہوں نے کئے کار بد بدین وہ | پریشان اسوقت بید ہیں وہ      |
| یہی چاہتے ہیں وہ مقہور آج   | کہ ہم سے ہو وہ کار بد دور آج |
| یہ فرما کے صادق علیہ الثنا  | بہت روئے نالے پہ نالہ کیا    |
| کہ وہ آنکھ ہنستا نہو زینہار | جو اس واقعے پر نہو اشکبار    |
| مفضل نے رو کر کیا یہ کلام   | مفضل اب ارشاد ہوا امام       |

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| کہا نہ نے شیعوں کو ہر حساب    | کہ ہوا ونہ رونے میں کتنا توڑا |
| یہ فرمائے ہوگا پھر اور کیا    | مفضل نے پوچھا کہ شاد ہی       |
| خدا سے کہیں گے الہی ابھی      | کہا شاد نے اوٹہ کے بت نبی     |
| کہ دے میرا اعدا کو یارب منزل  | وفا کو جو تھا مجھے وعدہ کیا   |
| جنہوں نے لیا حق میرا جھینسا   | جو کرتے تھے جو روجہ روز و شب  |
| دیار پنج مارا رو لایا مجھے    | بھاؤں سے ناحق ستایا مجھے      |
| ہے عمر بھر مہستاں الم         | کئے میرے فرزند و نیر و ستہ    |
| ماکسا و سپہ ہفت آسمان کے کمال | یہ سن شکے گریان ہوں با صفا    |
| ٹرپ جانا لوں ہوں جان باب      | پھر اکبار بس حامل عرش ب       |
| ہوں اکبار مصر و ن آہ و بکا    | سیطح سکان تحت الشریعے         |
| ہماروہ ظالم وہ قاتل تمام      | یہ گویا ہو سے پھر امام انام   |

|                                 |                              |
|---------------------------------|------------------------------|
| وہ جو جو کہ راضی تھے اس بات پر  | کہ ہم پر کرین ظلم سنگین جگر  |
| نہ اونہیں سچ اوس دن بچے ایک بھی | مگر قتل ہوا الف نوبت وہی     |
| مفضل نے کی عرض مولامیر          | عقیدہ یہ بعضوں کا ہر شیعوں   |
| کہ احباب اعدا و جملہ امام       | نہ یوں زندہ ہو کر کیٹے قیام  |
| امام ہر سنے دیا یہ جواب         | نہ دیکھا اونہوں نے میان کتاب |
| مرا جید محب رسول خدا            | اوسید طرح ہم الہیت جدا       |
| حکایات رحمت بیان کر چکے         | یہ سب از مخفی عیان کر چکے    |
| اونہوں نے نہ کیا ہو گا اتیک سنا | یہ آیت میان کتاب خدا         |

وَلَنَذِيقَنَّهُمُ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ

|                            |                             |
|----------------------------|-----------------------------|
| ہر آئینہ اونکو عذابِ صغیر  | چکھاٹینگے غیر از عذابِ کبیر |
| مفضل وہ رجعت ہر چھوٹا عذاب | پڑا ہر قیامت کا سارا عذاب   |

|  |   |
|--|---|
| <p> شہ دین و دنیا نے دی پھر خبر<br/> کہ شیعوں میں ایسے بھی ہیں بے خبر </p> | <p> گوئی بصد خامکاری قصد<br/> وہ کہتے ہیں رجعت کے معنی ہی </p>            |
| <p> کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشاہی<br/> کہ ابن حسن سلطنت پھر کریں </p>       | <p> ملیکی سراسر دوبارہ ہیں<br/> یہ ارشاد فرما کے شہ نے کہا </p>           |
| <p> تعب ہونا فہم سمجھو یہ کیا<br/> پھلا ہے کس شخص نے چہین لی </p>          | <p> کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشاہی<br/> کہ وہ سلطنت تم کو پھیر گئی پھر </p> |
| <p> بظاہر تو مخفی نہیں ہو یہ سر<br/> ہا رہی ہی خاطر ہو سب صبح و شام </p>   | <p> نبوت امامت خلافت مدام<br/> بہ تحقیق شیعہ ہمارے اگر </p>               |
| <p> کرین فکر قرآن میں بیشتر<br/> نہ پھر شک کریں وہ کبھی بکف </p>           | <p> مفضل ہمارے فضائل میں<br/> یزید سے تا نجد روں الکیا </p>               |
| <p> مع ترجمہ جو رقم ہو چکا </p>  |   |

پیئے آل یعقوب اسکا نزول  
 مگر اس سے تاویل رجعت ہر سب  
 کچھ ہامان و فرعون سے مدعا  
 امام ہدائے کیا پھر بیان  
 خباب علی سید الساجدین  
 ستمگاروں نے ظلم جو کچھ کئے  
 کرینگے بیان غم کا سب باجوا  
 پھر اوٹھے گا موسیٰ کا ظم وہاں  
 علی ابن موسیٰ الرضا پھر اوٹھے  
 کرے اوٹھے کے بس پھر محمد تقی  
 علی نقی بعد ان کے اوٹھے

ہو اسی بعد خباب رسول  
 یہی شان مقصود آیت ہر سب  
 زمین ثانی و اول جو اول کہا  
 اوٹھے گا مراد امجد وہاں  
 مع حضرت باقر علم دین  
 کرینگے رسول خدا کے گلے  
 کہینگے جو منصور ہے کیا  
 کرینگا وہ ظلم ہارون بیان  
 کہے ظلم مامون نے جو جو کئے  
 شکایت جو مامون مردود کی  
 بن مقصم کے کرے سب گلے

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| ایک ایک حسن عسکری پھروہاں      | اوٹھے معتمد کا شکایت کنایہ  |
| بس اوٹھے گا پھر خاتم الاولیاء  | مع جامہ سید الانبیاء        |
| احدین ہوا سرخ جو مثل گل        | جراحات دندان و جہتی گل      |
| ملا ملک کا ہو گرد و پیش از دام | رہیں وہ سراپا فدا سے امام   |
| رسول خدا سے کہے وہ وہی         | کئے گویاں آپ نے یانہی       |
| خلایق سے اکثرے وصف             | علامت نسب نام کنیت لقب      |
| مگر امت بدنہ یا مصطفیٰ         | کیا رد و انکار با صد جفا    |
| شب روز میری اطاعت کی           | مے حق میں کہتے تھے سب شفی   |
| نہیں وہ تولد ہوا اب تلک        | نہوگا کبھی تا بقائے فلک     |
| کہا بعضوں نے گو وہ پیدا ہوا    | مگر ایک مدت ہوئی مر گیا     |
| یقیناً وہ دنیا میں ہوتا اگر    | تو غائب نہ رہتا کبھی اس قدر |



|                               |                          |
|-------------------------------|--------------------------|
| سنین او کی رب باتین یا مصطفیٰ | براہِ خدا صبر میں نے کیا |
|-------------------------------|--------------------------|

|                           |                            |
|---------------------------|----------------------------|
| یہ فرمائیں سنکر رسول غیور | دیا اب مجھے حق نے حکم طہور |
|---------------------------|----------------------------|

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَأَوْرَثَنَا  
الْأَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ

### أَجْرُ الْعَامِلِينَ

|                          |                            |
|--------------------------|----------------------------|
| کہ اب نصرت فتح ظاہر ہوئی | کسین پھر خدا نے مدد کی تری |
|--------------------------|----------------------------|

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| ہوا خلق میں سب پہ ظاہر تمام | خدا ہے جہان کا یہ فرمانِ عالم |
|-----------------------------|-------------------------------|

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ  
الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَىٰ كُلِّ لُغَةٍ لِّلْمُشْرِكِينَ

|                           |                          |
|---------------------------|--------------------------|
| اس آیت کو یوں جرم و شامان | پڑھیں بعدہ پھر رسولِ مان |
|---------------------------|--------------------------|

إِنَّا نَحْنُ لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّغْفِرَ لَكَ اللَّهُ

مَا تَقْدِمُ مِنْ ذُنُوبِكَ وَمَا تَأْخُذُ وَيَتِمُّ نِعْمَتُهُ  
 عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيَنْصُرُكَ  
 اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| مفضل نے کی عرض مولا         | رسول خدا سے گنہ کیا ہوئے     |
| جوارشاد کرتا ہوں رب العلا   | مقدم ہو کر بھل سب کیا        |
| جناب امام ہوں نے کہا        | یہ کی تھی رسول خدا نے دعا    |
| جو حیدر کے شیعہ تھے نیکو    | جو ہیں میرے فرزندوں کے دوست  |
| گناہان مستقبل و ماضی        | قیامت تلک جو اونھوں نے کیا   |
| وہ سب میری گردن پہ کھایا    | نذینا اونھیں کچھ سزا سے گناہ |
| جو کپڑے گئے حشر میں وہ      | میں ہو جاؤں گا انبیاء حقیقت  |
| یہ سن کے شیعہوں کی ساری خطا | دھری برسر اشرف الانبیاء      |

کہ یعنی پے خاطر شاہ دین  
 مفضل یہ سن سکے روا ہو  
 عموماً یہ ہم سب پہ لطیف  
 کہ ہم سب گنہگار بخشے گئے  
 سناؤن مفضل مفضل تجھے  
 ہوں خالص تر مثل شیعہ جاؤ  
 گریہ حدیث امی مفضل کبھی  
 جو نام تھا اور بے باک ہیں  
 جو ہوتے تھے مصرف ہو و طرا  
 اگر یہ فضائل سنیں ہ فضل  
 مگر امی مفضل یہ سن لے ذرا

کئے عفو گویا ہو ہی نہیں  
 شہ دین سے سہل گویا ہو  
 خصوصاً یہ فضل و کرم آپ کا  
 تو حضرت یہ ارشاد فرما ہو  
 یہ ہر بات مخصوص تیر لئے  
 وہ سب اسمین اخل ہیں فکر و غور  
 نہ اون سے تو کہنا مفضل کبھی  
 گناہوں کے کرنے میں جا پا کہ ہیں  
 گنہ کیلئے ڈھونڈتے ہیں سبب  
 تو ترک عبادت کریں وہ جہول  
 نہ پہنچے گا ہم سے اونہیں فائدہ

|                            |                             |
|----------------------------|-----------------------------|
| کہ فرما چکا صاف رب غنی     | شفاعت نہیں کرتے ہر ایک کی   |
| مگر جو پسندیدہ ہو بے کلام  | باخلاص و اصلاح و تقویٰ تمام |
| یہاں خود شفیق و کادامن ہو  | خسیت خالق کے ہیں خونگ       |
| یہ بولے مفضل سے پھر شاہدین | پڑھینگے یہ آیہ شہرِ ملیں    |

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| مفضل نے کی عرض پھر ایا ما   | لکھ سارے دینوں پہ خیر الانا |
| زمانہ میں غالب ہو گیا نہیں  | ہوئے شاہ ارشاد فرمایا نہیں  |
| کہ غالب اگر سب پہ ہوتے نبی  | تو ادیان باطل نہ رہتے کبھی  |
| نہ رہتا یہود و نصارا کا دین | مجوس اور یہ فرقہ ضالین      |
| وہ شاہ جہاں خاتم الاوصیا    | مع حضرت سید الانبیا         |
| ہوں و نوق فزا سے جہاں دکام  | عمل ہو گا اس آیت پر لاکلام  |

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ

كُلَّهُ لِلَّهِ

|                              |                                  |
|------------------------------|----------------------------------|
| جو کوفے کی جانب ہو رونق      | کہا شیعہ پھر وہ امام ہوا         |
| بشکل بلخ آسمان سے طلا        | تو برکے خلاق ارض و سما           |
| ہر برس چکا بہر ایوب بھی      | کہ جس طرح عالم میں رب غنی        |
| زمین سے نخل و اکے بائیں تمام | جو اہر زرو سیم شاہ انام          |
| کہ شیعہ کا شیعہ ہو مقروض اگر | کہا پھر مفضل نے دے ابخ           |
| رہا ذمہ داری میں انجام کار   | اویس طرح مر جائے وہ ذمہ دار      |
| بھلا رہتے تھے ہم کہیں بخیر   | کہا شاہ دین نے نہیں بخیر         |
| کرے اولاً بعد رجعت ندائ      | یقیناً مرا حسناتم الاولیاء       |
| کسی میرے شیعہ کا بے اشتباہ   | کہ آئے جو عالم میں ہو مقروض خواہ |

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| جوائے وہاں پاسب ام دام      | ہوا ایک دانہ یا ایک خرمن تمام |
| سنو آج گنجینہ داران راز     | کلید دہان کھولے قفل دہان      |
| بفیض جگر بند مشک گلشن       | بہار جوانان باغ جہان          |
| سیر اسم تا خاتم اہلبیت      | پے دوستان چھپر دون دستان      |
| باسناد معتد بن بابویر       | کہ یعنی محمد بن بابویر        |
| روایت میں لایا یہ وہ نیکذات | جناب محمد نقی سے یہ بات       |
| بیان اپنے آبائے اطہار کا    | بیان اسطرح پر یہاں ہو کیا     |
| کہ فرما چکے ہیں جناب حسین   | میں اکدن حضور شرفین           |
| گیا اور دیکھا زبش دمان      | ابنی بن کاب آچکا ہو دمان      |
| مجھے دیکھ کر سید الانبیاء   | لگے کہنے خوش آمدی مرحبا       |
| تعالے انداوج زمان زمین      | تعالے انداوج مکان زمین        |

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| یہ سنکبر بن کعب گویا ہوا     | جہان میں ہوا آپ کے میں فنا     |
| کوئی زینت آسمان و زمین       | کہان اور ہی سید المرسلین       |
| رسول اللہ ارشاد فرما ہوئے    | قسم اوس خدا کی کہ جس نے مجھ سے |
| خلأ تق یہ دنیا میں بھیجا بحق | دیا اپنے سب مرسلوں پر سبق      |
| زمین سے زیادہ یہ افلاک پر    | بڑے رتبہ رکھتا ہی تخت جگر      |
| لکھا عرش اعلیٰ کے دہنی نظر   | چراغ ہدایے ابر شاہ نجف         |
| ہو خاتم کامیرے نگینہ یہی     | ہو امن و امان کا سفینہ یہی     |
| یہی خضر ہی پیشوا سے انام     | نہیں سستی و ضعف کا ہمین نام    |
| یقین کر بن کعب بالراس عین    | ہی ہمیشہ و مانند میرا حسین     |
| یہ کوہ گران ہی بہ عز و جلم   | یہ بحر روان ہی بہ فخر و جلم    |
| کہ صلب مبارک سے اسکے یہاں    | کیا نطفہ پاک حق نے عیان        |

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| دعائیں کی اوسکو وہ تلقین کیا | کہ عالم میں آگاہ کوئی نہیں  |
| کرے گا خلأق میں کوئی دعا     | نہ ساتھ اون دعاؤں کے مسجود  |
| مگر یہ کہ اللہ اوس بندہ کا   | یقیناً کرے حشر روزخرا       |
| اسی نور عین پیمبر کے ساتھ    | اسی پور زہرا وحید کے ساتھ   |
| شفیع اوسکا ہر طرح ہوگا       | کہ ہو وہ غلام اور آقا حسین  |
| کڑے دور اندوہ و غم سب خدا    | کرے مشکل آسان کرے قرض ادا   |
| ہر اک راہ دنیا و دین کھو لے  | کرے اوسکے دشمن غائب و       |
| نہ عیبوں کے پردے کرے چاک چا  | فضیحت سے تیار رہے صاف پاک   |
| یہ سنگربن کعب نے عرض کی      | ہو ارشاد ہی وہ دعا کوشی     |
| پیمبر نے فرمایا بعد نماز     | تو جس طرح بیٹھا ہی پڑھ بایا |

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِکَلِمَاتِكَ مَعْقِدَ عَرْشِكَ



وَسُكَّانِ سَمَوَاتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرَسُلِكَ إِنَّ  
 سَتَجِيبُ لِي فَقَدْ رَهَقَنِي مِنْ أَمْرِ عُسْرًا  
 فَاسْأَلْنَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 وَإِنْ تَجْعَلْ لِي مِنْ عُسْرِي رَيْسًا

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| ہر اک کام آسان کر دے خدا      | با خدا میں توجہ پڑھتے یہ دعا  |
| کہ تجھ پر در علم و عرفان کھلے | شہادت وہ تقین کریگا تجھے      |
| بتا نطفہ پاک کا ماجرہ         | بن کعب نے پھر کہا میں خدا     |
| عدانیہ ظاہر ہوں اوس نطفہ سے   | مرے مثل ہی وہ کہا شاہ نے      |
| اگر اوس کا تابع ہو عیب نہ     | علوم و معارف خدا کے ہوں       |
| رہیں تا ابد شادمان صبح و شام  | کہ بنجائیں سب دین دنیا کے کام |
| اگرے چاہ و لذت میں نہ نگیں    | اگر اوس کا منکر جو ہو مزدون   |

|                            |                               |
|----------------------------|-------------------------------|
| بن کعب نے عرض کی میں فدا   | بھلا اس کا کیا نام ہو کیا دعا |
| کہا شہ نے ہی نام اس کا علی | نہ اس کی یہ ہی خفی و جلی      |

يَا دَايْمُ يَا دَمُومُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا كَاشِفَ  
وَيَا فَارِجَ الْهَمِّ وَيَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَيَا صَادِقَ  
الْوَعْدِ

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| پڑھے یہ دعا جو کوئی خوش نہاد  | وہ ساتھ اس کے محسوس ہو دشا    |
| بن کعب نے پھر کہا یا نبی      | خلف کون ہو کون اس کا وصی      |
| کہا ہی وصی و خلف بیگمان       | ہو مختار ارث زمین و زمان      |
| اگرے حکم حق پر جو ہر روز و شب | بت ویل و تفسیر احکام رب       |
| محمد ہی نام اس کا بالیقین     | ہمیشہ ملک آسمان کے سب         |
| شب و روز جب مانگتے ہیں دعا    | یہ کرتے ہیں خالق سے وہ التماس |

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ لِيْ عِنْدَكَ رِضْوَانٌ وَّوُدٌّ فَاعِزٌّ  
وَلِيٌّ تَبِعْنِيْ مِنْ اِخْوَانِيْ وَشِيعَتِيْ وَطَيْبٌ  
مَا فِيْ دُصْبِيْ

کرے دوسرا جب کہ اس پر عمل پڑھے اس طرح شیعہ کے بدل

شِيعَةُ اِلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| یہ کہتے ہیں احمد کہ اکدن مجھے | خبر حق سے دی آگے جبریل نے   |
| کہ اوس صلب اطہر میں یا مصطفیٰ | جو نطفہ خدا نے مرتب کیا     |
| ہو اوس نطفہ طیب و نیک کا      | بڑا مرتبہ پیش رب ہوا        |
| اوس کا خدا نے بغر و قرا       | دیا پیش خود نام جعفر قرا    |
| کہ مہدی و ہادی بنایا اوسے     | رضاؤن پہ راضی بنایا اوسے    |
| کہ پیش خداوند جبل و علا       | یہی ہو کتابون میں اوسکی دعا |

يَا دَانِ غَيْرِ ضَوَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ  
لِشَيْعَتِي مِنَ النَّارِ وَقَاءً وَلَهُمْ عِنْدَكَ رِزْقٌ  
وَاعْفِرْ ذُنُوبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُورَهُمْ وَاَقْضِ  
دُيُوبَهُمْ وَاَسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمُ  
الْكِبَارِ اَلَّتِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخْذُ  
الْظِيْمَ وَلَا تَاْخُذُ سَنَةً قَلَا نَوْمٍ اِجْعَلْ لِي  
مِنْ كُلِّ عَمَلٍ فَرَجًا

|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| پڑھے اس دعا کو جو کوئی مدام | تو ہو حشر اوسکا بروز قیام |
| مع جعفر ابن محمد وہ مر      | سوئے جنت عدن ہو رہ نور    |
| ہوا نطفہ پاک اوس سے عیان    | مستے بموسی کاظم یہاں      |
| ابنی نے کہا یا رسول خدا     | خبر ایک کی دیگا کیا دوسرا |

|                           |                            |
|---------------------------|----------------------------|
| کہا شہ نے مجھ کو برو زمین | خبر دے گئے اونکی روح آلا   |
| کہا پھر یہ ارشاد فرمائے   | وہا او سکی بھی ہوگی بتلائے |
| سوائے دعا یاے جد و پدر    | کہا شہ مان یہ ہوئے باخبر   |

يَا نَافِلَةَ الْخَلْقِ وَيَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَفَالِقَ الْحَبِّ  
وَالنَّوَى وَبَارِي السَّمِ وَنَحْيِي السَّوْنِ وَمُمِيتِ  
الْأَحْيَاءِ وَدَائِمِ الثَّبَاتِ افْعَلْ لِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| جو کوئی طرح سے اس دعا کو مدا    | تو حاجات اس کے روا ہوں تمام   |
| قیامت میں تجھ سے خدا اس کے ہاتھ | کرے خیر موسیٰ بن جعفر کے ساتھ |
| پھر اک صلب میں نطفہ پیدا کیا    | علی نام رکھ کر ہویدا کیا      |
| یہ ہی خاص معروسی علی کی دعا     | کہ یعنی یہی ہی اوس کی دعا     |

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي الْمُهْدٰى وَثَبِّتْنِيْ عَلَيْهِ وَ

أَحْشَرُنِي عَلَيْهٖ أَمِنَّا أَمِنْ مَنْ لَا خَوْفَ عَلَيْهِ  
وَلَا حُزْنَ وَلَا جَذَعَ إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَ  
أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

|                            |                              |
|----------------------------|------------------------------|
| خوشاملب میں اوسکے پیدا کیا | کہ نطفہ مبارک خدا نے دیا     |
| محمد کیا نامزد پھر اوسے    | کہ تا مومنوں کی شفاعت کرے    |
| وہ ہی وارث علوم و صلہ خدا  | دلیل خدا شمع راہ ہدایے       |
| خدا کیلئے مصطفیٰ کے لئے    | بوقت ولادت گواہی وہ دے       |
| خدا سے دعائیں شاہانہ       | یہی عرض کرتا ہی ہر صبح و شام |

يَا مَنْ لَا شَيْبَةَ لَهُ وَلَا مِثَالَ أَنْتَ ۚ اللَّهُ أَكْبَرُ  
وَلَا خَالِقَ إِلَّا أَنْتَ تَعْلَمُ الْمَخْلُوقِينَ وَتُبْقِي  
أَنْتَ حَلَمْتَ عَمَّ بَعْصَاكَ وَفِي الْمَغْفِرَةِ رِضَاكَ

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| وہ مولا شفاعت کو اوسکی پڑھے | باخلاص جو اس دعا کو پڑھے     |
| کلو کا رنطفہ مبارک نہ کی    | خدا نے دیا صلب میں اوسکے بھی |
| بلطف و بغر و بہر و عطا      | علی نام رکھا پھر اوس شاہ کا  |
| نرکھا کوئی راز اوس سے نہاں  | کئے اپنے سب علم اوس پر عیاں  |
| یہی ہر دعا اوسکی لیل نہاں   | خفی و جلی پیش پروردگار       |

يَا كُوْرُ يَا بُرْهَانَ يَا مَنِيْرُ يَا مَبِيْنُ يَا رَافِ الْكَفِيْ  
 شَرَّ الشُّرُوْرِ وَآفَاتِ الدُّهُوْرِ وَاسْأَلْتَ النِّجَاةَ  
 يَوْمَ يَنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| علی نقی سبے تامل ضرور         | پڑھے اس دعا کو جو با صد حضو |
| ہر ایک پنج و آفت سے اوسکو بچا | شفاعت کرے خلد میں لیکے جا   |
| وہ ایک نطفہ پاک عالی وقا      | دیا صلب میں اوسکے حق قرار   |

|                                 |                              |
|---------------------------------|------------------------------|
| کہ رکھا پھر اوسکا حسن حق نے بنا | بصد خوبی و عزت و احترام      |
| یہاں اوسکو اپنا کیا جاشین       | کیا مومنوں کا شفیع و معین    |
| خداوند عالم سے باصد نیا         | و دعائیں یہ کہتا ہی وہ مفران |

يَا عَزِيزُ الْعِزِّ فِي عِزَّةٍ مَا أَعَزَّ عَزِيزُ الْعِزِّ  
يَا عَزِيزُ أَعَزَّنِي بِعِزِّكَ فِي عِزَّةٍ يَا عَزِيزُ  
أَعَزَّنِي بِعِزِّكَ وَأَيَّدَنِي بِبَصْرِكَ وَابْعُدْ عَنِّي  
هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَادْفَعْ عَنِّي بِدَفْعِكَ  
وَأَمْنَعْ عَنِّي بِمَيْعَتِكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ خِيَارِ خَلْقِكَ  
يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ

|                           |                              |
|---------------------------|------------------------------|
| اگر کوئی مومن پڑھے یہ دعا | کرے حشر ساتھ اوسکے اوسکا خدا |
| کرے ستر ہر ایک انگار کو   | بچائے جہنم سے پیارے کو       |



و یا صلب میں حق نے اوسکے اوسے

علانیہ ہر طرح روزِ است

لیا عہدِ میثاق سب سے وہاں

لیا مان جس نے یہ عہدِ خدا

جو منکر ہوا اوس سے کافر ہوا

وہ ہی باعثِ خلقِ لیل و نہاں

وہ ہی زاہد و مستقی کا امام

زمانہ میں اپنی عدالت کے ساتھ

کر لگا وہ تصدیق اللہ کی

کہیں گے جو وہ وہ کر لگا خدا

محلِ خروجِ امامِ زمان

وہ پاکیزہ نطفہ کہ جسکے لئے

کیا جبکہ بند و کاسب بند و

اطاعت کرین تاکہ سب انس و جان

ہو امو من و زاہد و پارا

جو کا فر ہوا اوس سے منکر ہوا

بندیدہ و خاص پروردگار

جو غلبین ہو مو من کرے شاد کا

کرے حکم برحق امامت کے ساتھ

کر لگا خدا اوسکی تصدیق بھی

کر لگا خروج اور جنگ و وفا

ہی کہ حرمِ خدا سے جہاں

صلوات ظاہر ہوں پہلے تمام

خزانے میں اوس شاہ کے بیشما

شجاعان جنگ اور ان لیر

بڑھے صاحب شوکت و شاقیر

کہ تھے سید و سیر و شفق

سواری کے گھوڑے نہایت نفیس

وہ جمنادہ اور ناکہ جیسے غزال

رہے ہمرو سید نیک نام

کہ اسماء و اعداد اصحاب سب

وہ دفتر کا دست رہو بروقی

کرین سب کے سب ہر طرح اہتمام

تو پھر ہوں ظہورِ امام انام

وہ کیا ہیں کہ انہوہ مردان کا

غلامان شیر خدار شک شیر

مساوی براعدا و مردان بد

جبری صفت کن سر فلک حق طلب

جولا کھونین چیدہ ہزار و تین

وہ شیر و نکی آنکھیں پر یونکہ بال

فرین بہر اک صحیفہ تمام

صفات و وطن اور کنیت نسب

صحیح اوہو سر بسر و قعی

اطاعت میں آقا کے ہر صبح شام

رہیں جان و دل سے وہ مقرر کیا  
 بن کعب نے عرض کی اے حضور  
 کہما مصطفیٰ سے سن اوس کا بیان  
 کہ وقت خروجِ امام زمان  
 علم کو عطا کر دے خالقِ زبان  
 یہی ہی یہی وقت وقتِ ظہور  
 کہ ظاہر ہو تا سب پہ شانِ خدا  
 علامت ہو ایک اور بھی دوسری  
 یہ جو ہر ہی اوس میں دمِ انتقام  
 لدا یوں کرے میں فدِ حضور  
 دشمن دیر جا نہ برائے مراد

رہیں سچی و کوشش میں لیلِ نہا  
 بیان کیجئے اب نشانِ ظہور  
 نشان ایک ہو وہ ہو اوس کا نشان  
 اوٹھے کھلکے خود صورتِ کمشان  
 کہے اے امام زمین و زمان  
 خروجِ آپ اب کیجئے اے حضور  
 تہ تیغ ہوں دشمنانِ خدا  
 کہ قبضہ میں وہ تیغ ہی قہر کی  
 ٹر پکر کھنچے خود خدا ہونیام  
 ذرا جلد فرمائے اب ظہور  
 کہ سر پر ہی ہو گامِ جنگ و جہاد

یہ سنکر جو نگین امام زمان

جہاننگ جہان میں ہوں اعدائی

حدود آئی وہ جاری کریں

غرض جبکہ ظاہر ہو سلطان

ہو میkal بامین طرف پر کھڑا

یہ سب ایک دن ہو گا ظاہر تمام

ہر اک طرح میرے سب کا رو با

زہے نجات عبد خداے جہاں

دلی دوست ہی اوس کا جو خوش نہا

زمانہ میں دین ہی اوس کے لئے

ہلاکت سے اور آفتوں سے خدا

کریں قتل اعدا کو پائین جہاں

کریں قتل چن چن کے سب کو وہاں

کہ جاری سب احکام باری کریں

ہو جبریل استادہ دستار

یہ فرمایا احمد نے تمہیں سنا

یہ سب تم پہ کھل جائیگا لاکلام

ہیں تقویٰ خلاق لیل و نہاں

ملے اوسے جو خود باخلاص جہاں

امارت کا قائل ہو با اعتقاد

بہشت برین ہی اوس کے لئے

بچائیگا شیون کو بس دیکھنا

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| کہ ہیں وہ مقرر خدا و رسول     | امامت کو دل سے کیا ہی قبول  |
| خدا روز محشر ہر شے تو نکلے دے | کرے او نہ وانا کرین سب گز   |
| زمین پر فلک پر تجھے دون خبر   | ائمہ نہیں مانند مشک قمر     |
| نہ خوشبو ہو جس شک کی کم بھی   | نہ زائل ہو جس چاند کی روشنی |
| بن کعب گویا ہوا اسطرح         | کہ حق انکا مداح ہو کسطرح    |
| کہا شہ نے اک اک صحیفہ تمام    | کیا حق نے نازل پے ہر امام   |
| فرین بہر و بہر و عطا          | کہ ہی نام ہر مہر میں ایک کا |
| کہ ہر ایک صحیفہ میں ہر ایک کے | سب صاف احکام ہیں لکھے       |

|                             |                          |
|-----------------------------|--------------------------|
| سنو نرم آراے سر خفی         | قریب ظہور امام زمان      |
| جو واقع ہونی واقعی وہ لکھوں | شنیدہ کرون مثل دیدہ بیان |
| ہوں بعضے علامات بھی بالفرض  | لکھوں میں پے خاطر و تائن |

مع شیخ طوسی عالی مقام

یہ فرماتے ہیں شہ کہ شیعہ مر

بہت دین حق سے نکلیا۔

حسن عکرمی علیہ السلام

ہو غائب ادھر حجت فو الجلال

پریشان ہوں سب از سماء ک

سر اسیمہ ہوں ہاتھ غصے ملین

رجب کے مہینے میں با صد مژ

یہ پہلی صدا ہی سنیں ہوشیار

بن بابویہ محمد بن نام

علی بن موسیٰ سے راوی ہو

بہت خاص وہ ہیں کہ غم کھائے

یہ احوال واقع ہوا و سد م تمام

کرے دار فانی سے جب انتقال

امام زمان جب چھپے یک بیک

تپ ہجر سے شیعہ نکلے دل جلین

قریب آئے جسم زمانِ جلو

فلک سے صدا آئے یہ تین بار

اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ

ستمگار و نپر لعنتِ ایزدی

کہ یعنی ہوا البتہ ثابت ہوئی

سنین پھر صد ا دو مہینے ۱۱ | اوسے طرح اس بات کو سب عین

اَنزَفَتِ الْاَلْبَزْفَةُ

|                            |                             |
|----------------------------|-----------------------------|
| کہ یعنی وہ نزدیک تر اب ہوا | جسے یاد کرتے تھے سب بار بار |
| صد ا سو م پھر کرے فتح باب  | یہ دیکھیں یہ پیش رخ آفتاب   |
| کہ شکل مجسم ہی اک آشکار    | بشر ہوں ہر اسان حیران کار   |

هَذَا مِيزُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كَرَّرْنِي هِلَالِ الظَّالِمِينَ

|                            |                              |
|----------------------------|------------------------------|
| کہ بس ہی یہی سید مومنان    | پھر آیا ہی اس واسطے اب یہاں  |
| کرے تا ابھی ظالمون کو تمام | یہ سن سنکے ہوں مہینہ شاد کام |
| کرے آرزو مردہ ہائے زمین    | کہ اسی کاش ہم زندہ ہوتے کہیں |
| غرض مومنوں نے خدا جہان     | کرے دور بغض و غم دشمنان      |
| روایات ہی معتبر پیشتر      | کہ روزِ خسرو ج شہِ بحرِ دہ   |

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| کرے اول روزیوں اک نذا         | ملک آسمان سے بحکم خدا         |
| کہ حق ہے عیان صاف کے تھم      | تو پھر شیعانِ مُطہ کے تھم     |
| مگر آخر روز با اضطراب         | پکار یگا شیطانِ جانہ خراب     |
| کہ عثمان و احباب عثمان پر     | خدا کی طرف سے ہی حق منحصر     |
| ضعیفان و بد بخت و بد اعتقاد   | پڑیں شک و شبہ ہیں کہ نہ       |
| یہ سنتے ہی اوسکے ہوا خواہ ہوں | بہک جائیں بھر جائیں گمراہ ہوں |
| مگر فی الحقیقت جو ہیں باخبر   | حدیثین جنھیں یاد ہیں بیشتر    |
| جنھیں میل اربابِ عجمت ہے      | ولا خاندانِ رسالت ہے          |
| اومخین ہو گا معلوم فی الواقعی | کہ شیطان ہے یہ صداد و سراسر   |
| رہیں سبہ ایمان پہ کامل وفا    | بدلِ اہلبیت نبی پر فدا        |
| یہ وارد ہوئی ہے خبر معتبر     | امام زمان ہادی بحر و بر       |



|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| دہم روز شنبہ بامہ عسرا       | بروئے زمین ہو جو رونق فرا    |
| کرے سنگ اسود کو وہ تکیہ گنا  | بہشت مبارک وہ عالم پناہ      |
| جو اول پئے بیعت شاہ دین      | کرے قصد ہی جبرئیل امین       |
| کہ نازل ہو بس شکل مرغ سفید   | وہ بیعت کرے کھولے قدرت کبھی  |
| پھر اک پاؤں کعبہ پہ تو دوسرا | ہو بیت المقدس پر رکھ کر کھڑا |
| مضاحت پھر وہ ندایہ کرے       | تمامی خلایق دم او نکا بھرے   |

### اَتَىٰ اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ

|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| کہ یعنی ہوا اٹنا ہر امر خدا    | طلب میں نہ جلدی کرو مطلقاً   |
| پتا ہی روایت میں اس حال کا     | کہ نام و نسب قائم آل کا      |
| برائے تنبیہ بامر خدا           | بیان کر کے جبرئیل دے وہ      |
| کہ گھر گھر جو سو بہن ہیں ارہون | جو بیٹھے ہوں استاد اکبار ہون |

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| کہ کھڑے ہوں جان اسقدر خون کھائیں | کہ بیساختہ سہم کر بیٹھ جائیں    |
| علامات میں یہ بھی ہر اک نشان     | کہ مولا ہوں دنیا میں جی ہر جوان |
| جو دیکھے گا سوے شہنشاہ دین       | کہ بیس چل سالہ ہیں یا نہیں      |
| رہی اک طرح پر شہ شش جہاں         | ہمیشہ جوان تا بروز وفات         |
| حدیثوں میں وارد ہو اوشیعو        | کہ پانچ چیزیں نشانِ ظہور        |
| نشان اولین آسمان کی صلا          | نکلتا ہی سفیان کا دوسرا         |
| علامت یہ ہو تیسری بالیقین        | کہ افواج سفیان کو ننگے ہیں      |
| ہو قتل حسینی نسب چار میں         | پس کوفہ یا پیش کعبہ کہیں        |
| میں سے خروج بمانی جوان           | علامات سے پانچوان ہی نشان       |
| ہو جسدِ مظلوم امامِ مبین         | چلین سیصد و سترہ منہن           |
| کہ ہوں بعض بسترِ گرم و قشرب      | سحر کو نمایاں ہوں مکہ میں ب     |

تو بعضے سوار ابرش ابر پر

وہ تلواریں پھر سب دھنیزہ

جو نازل ہوئے ہوں فلک تمام

ہر اک پر مع اصل نام پدر

حدیثوں سے ظاہر ہوا یہ کلام

نمایان ہو سوچ گہن چرخ پر

قواعد سے تجسیم کے ہو خلاف

تہ خاک پھر ہو گی فوج شقی

پھر اک روز سوچ میں آں فلک

ہو مغرب سے اک دن طلوع آفتاب

نظاکر وہ مشرق میں ایسا ہو خم

طلانیہ حاضر ہوں وقتِ سحر

کرین ہر سر اس تم تقسیم شہر

کہ ہر اک کا حلیہ نسب اور نام

لکھا ہو بخط قضا و قدر

کہ چند رھو مین تاریخ ماہ صیام

بھینے کے آخر خسوف قمر

ہی برعکس حادث کے یہ صاف

وہ روداد ساری بیان ہو چکی

ٹکھڑ جائیگا اوسط عصر تک

پھر اک دو ذنب ہو نمایاں تاب

کہ دونوں سر ہوں قریب بہم

|                               |                            |
|-------------------------------|----------------------------|
| ظہور آسمان پر ہو سرخی کا پھر  | ہو آفاق گردون پہ دھنشتہ    |
| پھر اک آگ مشرق سے ہو کر بلند  | رہے تین یاسات دن سر بلند   |
| ہمالک پہ غالب ہوں اکثر عرب    | کرین مردم مصر ظلم و تعجب   |
| کرین قتل اپنے شہنشاہ کو       | خراب اور برباد پھر شام ہو  |
| خلافت میں بڑ جائیں سو خلافت   | علم ہوں علم تین بہر مصاف   |
| بنی قیس کا پھر عرب کا علم     | رہے داخل مصر با صد تم      |
| بنی کندہ کے ہوں علم پھر رون   | عرب خراسان کو ناگہان       |
| تو پھر ساتھ کاذب بان ہو عیان  | بنوت کا دعوائے کرے ناگہان  |
| علمہا سے آل ابوطالب آئیں      | وہ بارہ امامت سب طالب آئیں |
| تو پھر شہر بغداد میں چاشت گاہ | نمایان عجب ایک ہو بادسیاہ  |
| ترقی ہو پھر زلزلہ کی وہین     | کہ ہوں شہر کے شہر زیر زمین |

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| نوائد نہ ہاتھ آئیں اموال کے  | پڑیں قحط و طاعون سے تہلکے    |
| ہر اک دلیہ کھلے دشت کا باب   | زراعت تہ بانع ہوں سب خراب    |
| بلا کا ہو مورد تمامی عراق    | سہے اس قدر تلخ کامی عراق     |
| کرین جنگ با ہم بہت خون ہے    | عجم میں بھی برہم ہوں و طائفہ |
| وہاں مسخ ہوں شکل مہیوں و نگو | تو پھر اہل بدعت میں کچھ بدلو |
| علامات ہیں اور بہر سرور      | عجائب غرائب برآں ظہور        |
| کیا مجلسی نے بیان بشمار      | کہ اکثر میان کتاب بحار       |
| سروتن فدا امام زمان          | سنو شیر میدان جنگ آوری       |
| نظارہ ہوں رونق فزا جہان      | امام زمان خاتم الاوصیا       |
| مبارک ہو احباب جان بازیا     | علامات رجعت ہیں پیش نظر      |
| مع شیخ جعفر بن قولویہ        | جناب محمد بن بابویہ          |

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| ہو ابن ابرہیم قہمانی ایک       | محمد ہی نام اور راوی ہو۔       |
| ہو ارشاد صادق کہ گویا یہاں     | ہم اب دیکھتے ہیں بحشم عیان     |
| کہ قائم ہمارا علیہ السلام      | پہنکر نبی کی زرہ وہ امام       |
| پھر اک اسٹپ کی پہ ہو کر سوا    | ہو پیشانی اوس اسٹپ کی تھوڑا    |
| بخف بین اس انداز و عجاز        | خوامان وہ ہو گا کہ ہر شہر کے   |
| سب اشخاص اس طرح دیکھیں         | کہ خود اپنے شہر میں ہیں دیکھتے |
| امام زمانہ کرے پھر علم         | جناب رسول خدا کا علم           |
| کہ چٹا اوسکی ہو عرش کا اک عمود | سہ پایا بیاری رب و دود         |
| کرے جس جماعت پہ اوسکو          | ہلاکت میں پڑ جائیں خود         |
| جو اندک تکان سبک دین جانا      | توجرات کا شیعوں پہ ہونے کا     |
| زبردست پامرد ہوں منین          | صلابت میں دل قطع آہنیں         |

کر یگا چہل کس کی قوت عطا

کرے اس خبر سے اونٹین دا

ظہور مبارک کا چرچا کین

ہوں نازل ملک سید سیدہ

جو کشتی میں نوح کے سفر

کہ جو نازمزدین تھے کفیل

کہ جس وقت دریا ہوا تھا جدا

گئے تھے جو ہمراہ سو فلک

کہ جنکا لقب ہو علامات دا

تو پھر سید و سیردہ وہ ملک

پے نصرت سید انس و جن

ہر اک مرد مومن کو رب ہدے

تہ خاک جو مومنین ہیں نہا

مفت ابر میں وہ جایا آ کرین

یکایک پے نصرت و فتح شہ

ملک میں بعضے وہ ہونگے مگر

ہوں ہمراہ بعضے رفیق خلیل

وہ ہمراہ بیان کلیم خدا

رفیق سبجا بھی ہوں کچھ ملک

ملک بھر وہ نازل ہوں ارج

ہزار اور آئیں جو زیر فلک

جو حاضر ہوئے بدرین اکین

پھر آئین ملک اور اربع ہزار  
 پئے نصرت سید تشنہ کام  
 کہا آکے یوں اے شہر کربلا  
 نہ راضی ہوا پر وہ سلطان دین  
 غرض سب پر اگندہ مونوہ گر  
 مصائب پہ حضرت کے لیل نہ ہوا  
 ترقی ہوا اک نالہ و آہ کو  
 ملک ایک اونین ہو عالم مقام  
 زیارت کو زور وار جاتے ہیں  
 جو رخصت ہو زور و آہ شاہ  
 جو بیمار ہو جائے وہ مرد دین

محرم کی دسویں کو جو بقرار  
 دل جان زہرا علیہ السلام  
 کریں قتل اعدا کو ہم مطلقاً  
 کہا فضل حق سے میں عاجز نہیں  
 مجاور ہیں وہ مرقد پاک پر  
 حنین کے سب سے ہیں اشکبار  
 قیامت تک وہیں گے شاہ کو  
 وہ سردار ہر سب کا منصونام  
 ملائک وہ لینے کو آتے ہیں  
 ملک سب ہیں پہنچانے جاتے اور  
 بنیادت کو او سکی یہ جاہیں ہیں



وہ دنیا سے کرتا ہر جہدم قضا  
تہ دل سے دیکر دعائیں اوسے  
غرض ہیں زمین پر یہ سب گوار  
کہ ظاہر ہو جہدم امام نام  
کریں گے غضبناک ہو کر جہاد  
وہ لائیں گے اک اک پہ قہر خدا  
روایت یہ آئی ہر ذی اعتبار  
جو ہیں ابر صعب اور ابر ذلول  
دوم ابر کو جو کہ ہے بے صدا  
امانت رہا صعب بارعدو بر  
موجب وقت ظاہر شر نامدار

نماز اوس پہ کرتے ہیں یہ سب ادا  
یہ سب توبہ کرتے ہیں اوس کے لئے  
امام زمانہ کا ہے انتظار  
تو آجائیں سب کے اوس کے کام  
نکالیں گے سب کے بلا کے عناد  
اعادی کو دینگے سزا جہا  
سکندر کو جن نے دیا اختیار  
کرے ایک کو انہیں سے وہ قبول  
قبول اوس نے اپنے لئے کر لیا  
پئے خدمت سید غریب شرف  
اوسے ابر پر ہو گیا ایک سوا

کرے سیر چھ شاہ دنیا و دین  
 ہو ائیں ہر اک قسم کی بیشتر  
 بنی و علی کا وصی اخیر  
 وہ طاقت وہ قوت ہونا بخدا  
 درخت کھان کو تکان ایک دے  
 جبل میں جن حضرت کریں کھدا  
 خد یو جہان مالک بندوبست  
 کرے کوہ و صحرا و دریا کی سیر  
 نہ باقی ہے کوئی ایسا مقام  
 وہ برپا کرے دین حق ہر کھین  
 جد ہر رخ کرے شاہ گیتی پناہ

یہ ساتون فلک اور ساتون زمین  
 ہوں تسخیر شاہنشاہ بحر و بر  
 جوان شکل میں تو سن میں جو سیر  
 کہ گاہے اگر وہ امام ہدا  
 او کھڑ کر دین بیخ وہ کر پڑے  
 تو ہو پھٹکے پتھر سے پتھر جدا  
 تمامی کرے سیر بالا دست  
 ہو محکوم ہر وقت دنیا کی سیر  
 نہ جاے جہان و امام نام  
 او گلے ہر اک گنج و معدن  
 دونوں پر او دہر تا یک ماہہ اہ

عجب طرح کا رعب چھانے لگے

وہ پہچان لے دیکھ کر اک نظر

نکو کار یہ ہر یہ بدکار ہی +

ہر اک شخص پر شاہ عالم پناہ

سیمان و داؤد کی طرح سے +

جہاں جے سلطان جن و بشر

ہوں اوسن سے یہ صدائیں بلند

کہ مہدی و آل محمد ہی یہ

کرین دور کا قصہ جیسا دین

کہ حضرت مع لشکر اک آن میں

خرامان ہوں جیہ امام ہوں

یعنی نکلواند وہ کہانے لگے

کہ مومن یہ ہر یہ منافق بشر

یہ پڑھیٹا یہہ گنہگار ہی

ہر اک حکم جاری کسے بے گواہ

کرے صل احوال پر فیصلہ

ہے سایہ ابر بالا سے سر

نین ساری مخلوق دے غلط و

خدا کی عدالت کا مقصد ہی

سمٹ جائے اکبار و وزیر

مسافات عالم و بین کرین

تو احمد کے مانند نام خدا

سر اسر ہو پر نور رو زمین  
 برآمد ہو کتے سے جب وہ جناب  
 کہ ہمراہ اپنے بڑے سفر  
 جو مشہور ہر سنگ موسیٰ بنام  
 کہ ہر بار اک اونٹ کا وہ حجر  
 جہاں ہو مقام امام زمان  
 تو بارہ روان چشتی ہونگے  
 جو اون چشتیوں کا پانی پیتا ہے  
 نجف میں جو پانچمین امام زمان  
 روان ہو اسی سنگ سے شیر آب  
 روایات میں راوی ہیں لکھ گئے

نہ چشم فلک دیکھے سایہ کہین  
 کرے یہ ندا اک منادی شام  
 نہ لے تو شہ و آب کوئی بشر  
 جسے چاہتے ہونگے سب خاص دعا  
 ہے ساتھ شہ کے میان سفر  
 بار شاد ہو غضب پتھر و مان  
 زمین پر بہین وہ عجب ڈھنگ سے  
 تو زہار بھوکا نہ پیا سا ہے  
 زمین و نوق افزار میں بیگان  
 مہون سیراب آسودہ نجف باب  
 کہ آب و طعام و علف سنگ سے

با فراط پیدا ہو شامِ حشر  
 عصا ہو گا موسیٰ کا حضرت کے پاس  
 تو ثعبانِ نیکر کرے سب جو دا  
 نگلجائے ہر چیز کو بے تعب  
 وہ پیرِ امنِ خاصِ باغِ جان  
 کہ جبریلِ اعانت کو جب آئے تھے  
 پہنکر جینچ گئے اُگل سے  
 وہی جامہِ یوسف کے تھا زینت  
 جو کوریکا باعثِ ہوا حجرِ پور  
 سلیمان کی خاتمِ مہون پہنے ام  
 اگر کوئی کا فر چھپے بھاگ کر

کرین نوشِ سبِ مردمِ جانور  
 کہ جسوقت چاہیں شہِ حقِ شناس  
 لبونِ مین ہو چالیس کر فاصلہ  
 بایا و سلطانِ ملکِ عرب  
 ہو زیبِ تنِ سیدِ انس و جان  
 براہیم کے واسطے لائے تھے  
 جلے تھے جو غزوہ کی آگ سے  
 ہوا جس سے خوشبو دماغِ پور  
 اسی جامہ آیا آنکھوں میں نور  
 معن ساتھ انبیاء کے تبرکِ تمام  
 بہ پشتِ حجر یا بہ پشتِ شجر

باواز گویا ہون سنگ و خست

خدا تجھ پہ ہم لے امام زمان

یہاں تک تو دنیا میں جو نظام

جو شیعوں کے سر پر پھر دستِ شام

قوی کر دے شیعوں میں ہر فرد کو

ارادہ کریں جب سو کو ہمارا

درندے پرندے چرندے تلخ

جو صحاب و نصرا شاہ زمان

کرے ناز سب دانا کی زمین

سہراک دہشت و بیمِ ریانام

کرے دشمنوں کے دلوں میں مین

چھپا ہر مرے پیچھے وہ خستہ بخت

اسے قتل کر آ یہاں ہر نہان

نہ باقی ہے کچھ بھی کفر و ظلام

خدا اذکلو دے عزت و عقل و جاہ

ہو چالیس کی قوت اک مرد کو

اوٹھاڑیں بن بیخ سے ایک بار

اطاعت کریں شاہ کی صبح و شام

زمین پر قدم اپنا رکھیں جہاں

فلک عرش کا آسمان کی زمین

کرے دور اونکے دلوں سے تمام

میں خوف سے اشتیاق و احین

کرین دشمنوں کو جو شیعہ ہلاک  
 خدا و نکودے ایسے کچھ شرم و کوشش  
 خود آنکھوں سے نہ کی یارت کرین  
 غم و ضعف سستی در دو بلا  
 زمین آسمان کی عطیات سب  
 نہ برسا خلافت کے جو غصب سے  
 دل آپس میں چون شکل آئینہ صاف  
 در بند بھی ہوں رہم ابالیکہ گر  
 عراق عجم اگر تباہ شام  
 مع زیور و زینت مال و زر  
 درمند و نکلی ایذا نہ چور و کاؤر

ملین نیر پاس بکو مانند خاک  
 کہ جس جس جگہ ہوں وہ عقل و ہوش  
 طلاق سماعت اشارت کرین  
 ہوشہ کی بدولت سب نے جدا  
 ترقی کرین خوب ہر روز و شب  
 وہ باران رحمت برستا رہے  
 کہ ورت سے ہر ایک ہو سینہ صاف  
 نہ پہونچائیں ہرگز کسی کو ضرر  
 کرے کوئی عورت سفر صبح و شام  
 چلی جائے محفوظ وہ راہ بھر  
 نہ رہن کا کہ کاناہہ کا خطر

بنی مشیبہ مشہور ہر جگہ نام  
 بحکم شہنشاہ گیتی پناہ  
 وہ لگا دے جائیں پھر کبے سے  
 یہ کبے کی کرتے ہیں چوریان  
 ہر اک زادہ قاتلان حسین  
 کہ آباد اجداد سے بد گھر  
 کسی کار بر پر جو راضی ہوا  
 امام زمان شاہ دنیا و دین  
 پئے ماریہ اور بہر قبول  
 امام زمان اوسکے لین انتقام  
 ندے پھر جو دنیا میں کوئی نہ کو

اینان مفتاح بیت الحرام  
 کشین ہاتھ اونکے بلا اشتباہ  
 منادی ہر اک سونڈائیں کرے  
 ہو آگاہ مخلوق رب جہان  
 ہو کشتہ بحکم شر مشرقین  
 رضامند تھے سب اس قتل پر  
 تو وہ کام کو یا خود اوس نے کیا  
 کہین زندہ پھر عایشہ کو ڈین  
 وام براہیم و بنت رسول  
 وہ جو رد جغایا د آئین تمام  
 کہین قتل اوسکو شہ کائنات



|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| یہ روشن ہو عالم میں نورِ جناب | کسی کو نہیں حاجتِ آفتاب       |
| ہر اک شیعہ کی عمر ہو اس قدر   | کہ ہوں اک ہزار اوس سے بڑا     |
| وہ مسجد کہ ہوں سب اوس کے ہزار | بنائست کوفہ پہ با صد وقار     |
| کہے پشتِ قبرِ شہِ کربلا       | وہ اک ہر جاری امام ہوا        |
| کہ بلجائے نہرِ نجف سے وہ نہر  | تخلیق ہو عذابِ لسانِ شہِ شہر  |
| وہاں جا بجا پھر امام زمان     | بنائیں گے پل اور سن چکیان     |
| ہو ارشادِ بابر علیہ السلام    | کہ گویا ہو غین و یکتا وہ مقام |
| کہ بنیل گندم کی اک پیر زال    | لئے اپنے سر پہ چلی بے ملال    |
| سوئے کر بلا جانب نہر جاے      | کہ تابے کرایہ سے چس لائے      |
| عیال اپنی لیکر امام زمان      | رہیں مسجدِ سہلہ میں شادمان    |
| جو کہنہ امارت و پائین امام    | گرا کر اوس سے پھر بنائیں امام |

کرین چوبِ نسا و سلی پھرتیم  
 مساجدِ سرِ راہ جو دیکھ لے  
 ہر اک ناودان روزِ نہ پھرا  
 کرین مہدم سکو ایک بار شا  
 بحکمِ خدا اے جہانِ آسمان  
 ٹھہرنے لگے دن کاٹے کٹے  
 بحکمِ خدا شاہِ کعبہ کو دہائیں  
 گری مسجدِ سید المرسلین  
 مقامِ جنابِ خلیلِ خدا  
 خلیفہ نے جسکو دیا ہر بدل  
 بنائیں پھر اوسکو امام ہوا

بسانِ زمانِ جنابِ کلیم  
 نالے وہ اوسکے وہ سب کنگرے  
 کہیں راہِ مین موجودیتِ اخلا  
 کہ ہوساٹھ گز وسعتِ شاہ  
 ہوا سدرجہ آہستہ گردشِ کنان  
 برابر ہوا کہ روزِ دس روز کے  
 تو مثلِ خلیلِ خدا پھر بنائیں  
 نبی پھر قیامی بنا پر وہین  
 جہانِ معطفے نے کیا تمانا بنا  
 بغاوتِ جہالت کے بنے محل  
 مثالِ بناے رسولِ خدا

کرین بدعتین محمولاتام  
 نہ شیعوں میں مفسس ہو کوئی کہیں  
 بڑے لصدق برائے زکوٰۃ  
 کرین منتین لاکھ اہل کتاب  
 نہ جیتک مسلمان ہو ہر بشر  
 کرین ہر کسی کو نصیحت جناب  
 کرین بے تامل وہین قتل او  
 وہ قرآن مکتوب دستِ علی  
 امام زمان شاہ دنیا و دین  
 علی ولی دستِ ربِ انام  
 یہ ارشاد فرما ہوئے صاف صاف

کرین ستین شاہ برپا تمام  
 غنی ہوں تو نگر ہوں سب میں  
 نپائین گدا کو پھرین شش جہا  
 نہ جز یہ یہ راضی ہوں ہر گرجا  
 نہ راضی ہوں شامشہ بحر و بر  
 ولیکن نہ مانے جو خانہ خراب  
 نہ کافر نہ منکر نہ مرتد نہ بچے  
 کہ جسمین منافق کو تکرار تھی  
 کرین اوسکو ظاہر ہے منہن  
 امیرِ دو عالم علیہ السلام  
 ہیں گویا ہم اب دیکھتے یہ خلاف

کہ کونے کی مسجد میں بشیعون نے  
 ہر اک کو اوسے تازہ قرآن کا  
 جناب امام زمان شاہ دین  
 بالطفادوسے یہ فرمائینگے  
 بلاشبہ رکعتی ہر حکم کتاب  
 اگر کچھ نہ انہیں سے منہوم ہو  
 کہ تو چاہتا ہو جو حکم خدا  
 روانہ کریں صاحب الام فوج  
 لب نہر لشکر کا ہو جب گذر  
 چلی راہ پانی پہ مثل زمین  
 تو فی الفور ہوں ملے سب بڑوں

ہر اک سمت میں خمیے برپا کئے  
 بہم درس دیتے ہیں اب بڑا  
 روانہ کرینگے جو حاکم کہیں  
 کہ تیرے کف دست تیرے  
 تجھے امر و نہی و خطا و صواب  
 بتیلی جو دیکھے تو معلوم ہو  
 بتفصیل بالکل پوا و سین لکھا  
 سو کشور روم جب موج موج  
 لکھے پاؤں پر اپنے کچھ ہر بشر  
 جو دیکھیں یہ احوال و کمی کہیں  
 کہیں جسکا لشکر ہو یہ ہر وہ شا

|                              |                           |
|------------------------------|---------------------------|
| بھلا ہو گا کس درجہ ذمی لائقہ | عدول اوسے لازم نہیں نہیاً |
| جو باہم یہ سب مشور کر چکین   | تو دروازہ شھر کو کھول دین |
| وہ سب فوج ہو داخلِ شہر جب    | اطاعت کریں شاہ کی جسکے سب |
| ہوں جب حاضر بارگاہِ امام     | کریں اس طرحیہ ادا سے سلام |

### السلام علیک یا ابقیۃ اللہ

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| ہوں پھر بعدہ چار چشمے روان    | بہم مسجد کوفہ سے ناگہان     |
| ہو روغن کا اک شیر کا دوسرا    | اک آبِ طہور اور ایک آبِ کا  |
| کریں جب قیام آئے شاہ زمان     | اوسی مسجد کوفہ میں شادمان   |
| تو لشکر کو بھجوا ینگے شام کو  | امیہ کی اولاد تا قتل ہو     |
| یہ سنتے ہی سب بھاگین ہر کرتنگ | امان کے لئے سو ملک فرنگ     |
| فرنگی ندین مطلقاً اونکو راہ   | کہیں سب کہیں ہم ندینگے پناہ |

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| بہانیک کہ تم لے کرو و فضول  | نہ دین نصاریٰ کرو گے قبول     |
| یہ سنتے ہی باتیں وہ سب ادب  | چلیپا کو گردن میں لٹکائیں سب  |
| جو ہون داخل شہر گم کردہ ام  | یقین ہو کہ ہاتھ آئے شاید پناہ |
| گھر پہنچی جسد مسپاہ امام    | نصارے کی بھی صبح ہو جانشام    |
| پکارا وٹھیں سب کھرتے ہیں    | امان چاہتے ہیں برب حرم        |
| کرین شاہ کے اہل شکر سوال    | حوالے کرو دیکھو بے قیل و قال  |
| ہمارے گنہگار بھائے ہوئے     | جو ہیں سب امیہ کی اولاد سے    |
| غرض اونکو فوراً گرین دستگیر | تر تیغ ہو جائیں آخر شریر      |
| خلافت کا جس طرح پر انتظام   | کیا تھا شہر انبیاء نے مدام    |
| کہ پچھلی کسی کی ندیکھی سنی  | خطا جاہلیت کی بخشش ہی         |
| مگر تازہ احکام جاری کئے     | سب آداب اسلام جاری کئے        |

|  |  |
|--|--|
| <p>کین انتظام جہان واقعی<br/>ہوئے جو مردم پیش از ظہور</p>        | <p>اسی طرح صاحب الامر بھی<br/>نہ چھانین کسی کی خطا و قصور</p>      |
| <p>خدا و نثار امام زمان ۲<br/>مبارک ہووہ دور دور جہان</p>        | <p>سنو دل لگا کر مری آرزو<br/>ہمیشہ تھا جس عہد کا انتظار</p>       |
| <p>مع بعض دیگر روایات امین<br/>کہ پیش از شہادت شہ کربلا</p>      | <p>جو رہین شیخ راوندی قطب دین<br/>کہ کہتے ہیں باقر سے مروی ہوا</p> |
| <p>مرجد جناب رسول رب<br/>جو لیجائیں تجھ کو بسو عراق</p>          | <p>ہوئے اپنے اصحاب کے حروف<br/>ہو مجھے گویا کہ اہل نفاق</p>        |
| <p>ملاقاتی ہوئے انبیاء و صیاء<br/>جہان ہمارے یاوران تشنہ کام</p> | <p>بہم جس جگہ باسداد و صفا<br/>وہ جس سرزمین کا عمود اہم نام</p>    |

|                           |                            |
|---------------------------|----------------------------|
| مکرتیرے صحاب کو مطلقاً    | صیبت میں ہو تو شہیدِ جفا   |
| بلا فاصلہ پھر یہ آیت پڑھی | وہاں درد آہن نہ بھیجے کبھی |

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَدِّمًا عَلَىٰ اِبْرَاهِيمَ

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| بجھے جس طرح آگ بہرِ خلیل    | کہا پھر حکیمِ خداے خلیل       |
| ہو تجھ پر مع یار و صحاب سر  | یو نصین آتشِ روزِ حربِ نبرد   |
| ہمیں جب کرین قتلِ اہلِ جفا  | یہ گویا ہو سے پھر شرِ کرم     |
| بہنچ جائیں اپنے پیغمبرِ پاس | اوسیدم تو واللہ ہم بے ہراس    |
| رہاں تک ہیں ہم رہیں جلوہ گر | جہاں تک خدا چاہے شام و صبح    |
| قیامتِ اول و ہونگے ہمیں     | ہو جسکے لئے شقِ یہ طحّین      |
| بہرِ احیاءِ رہبانِ دمان     | کہ آئینگے دنیا میں پھر بیگمان |
| امام زمان قائمِ ذی وقار     | یکایک مع سرورِ نامدار         |



فلک سے وہ نازل ہوں اور سدا ملک  
 سرافیل و میکال و جبریل بھی  
 بحکم خداوند لیل و نہار  
 وہیں پھر خبابِ رسولِ خدا  
 مگر اسپا ملحق ہوں نہ راہوا  
 سوارا و نیچہ ہو ہو کے آئیں یہاں  
 نشان کو تکان دیکے تیغ و نشان  
 رہیں اسکے مابعد ہم سب یہاں  
 ہوں کو فیکلی مسجد پھر لا جو آ  
 امیرِ عرب سید الادصیا  
 روانہ کریں خرم و شادمان

زمین پر نہ آئے ہوں پہنچتے تک  
 ملائیک کی لے لیکے فوجین کنی  
 مجھی پر ہوں نازل بصدِ فتح  
 ہوں نازل مع زمرہ ادصیا  
 کہ جن پر ہوا ہونہ کوئی سوا  
 وہاں پھر خبابِ رسولِ زمان  
 کریں خود سپردِ امام زمان  
 جہاں تک ہو منظورِ رب جہاں  
 عیان چشمہ روغن و شیر و آب  
 مجھے دیکے شمشیرِ خیرِ الورا  
 بھئے شروق و غروب زمین جہاں

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| یہاں تک کروں قتل نامطلقا         | نہ باقی رہیں دشمنانِ خدا       |
| جلادوں میں اُصنام وی ہر          | کمرے تانہ پھر شرک کوئی کہیں    |
| یہاں تک کہ جب ہند میں ہو گذر     | کروں فتح ہر شہر میں سیر        |
| بفرمودہ حضرت ذوالجلال            | پھراؤ تھک بھسم پوشع و انیا     |
| چلے جائیں پیشِ خباہیت            | علی ولی دستِ ربِ قدیر          |
| کرین عرض اے سیدِ الاوصیا         | کہا جو خدا و نبی نے کیا        |
| یہ سن سکے ہنقادِ مردِ جری        | کرین ساتھ انکے علی ولی         |
| کہ بصرِ یمین جا کر وہ عالمِ قیام | کرین قتل فوجین و ہانکی تمام    |
| روانہ کرین شاہِ پھر بہرِ خج      | عسا کہ بسوے بلادِ فرنگ         |
| کہ ہر شہر و قریہ کو وہ خیر خواہ  | کہہ پن فتح کر کے برابرِ تباہ   |
| کروں قتل میں جانور وہ تمام       | کہ جن جن کا ہر گوشت کہا نامحکم |

نہ باقی ہے تابر و زمین +

تمامی مذاہب کے اشخاص پر

پے ختم محبت پھر انجاس کا

سلمان ہوا جو بشر بچ گیا

نہ ایسا جو دنیا میں شیعہ کہیں

خدا اک فرشتے کو نازل کرے

کچھ پاک شفقت سے گرد و غبار

وہ سارے مکان اس کے پیرا

نہ باقی ہے کوئی کور و علیل

ہماوی بدولت اس کے شفقت

عطیات نازل کرے پیشمار

ورائے حلال اور طیب کہیں

کو روئے عرض اسلام میں بسر

بقصل و باسلام دون ختم

وگرنہ وہیں قتل میں نے کیا

کہ ختم نہ ہو وہ بر و زمین

کہ ہاتھ اپنا وہ اس کے منہ پر دہرے

دکھائے اس سے پھر جان کی بہا

وہ اس کے لئے حورین آرا

تھری کہ فی القور رب جلیل

فلک بر کو زمین پھر خدا

ہو اس درجہ ہر اک شجر بار دا

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| زمستان کے پھل شیعہ گرامین کہا | جو گرماں کے پھل ہوں نہ مٹا نہیں |
| یہ ارشاد فرما ہے ربِ علا      | یہ قرآن میں ہر صاف وار          |

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَالْتَقُوا لَفُتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَلَا تَرْجُزَ وَلَكِنَّ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا لَكِيسُونَ

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| کہ یعنی جو مومن ہوں ان بلاد | بے زہر و تقویٰ و صدق و سدا    |
| عطیات میں اون پر نازل کروں  | زمین آسمانی شرف اون کو دوں    |
| مگر کی جو تکذیب پیغمبران    | تو نازل عذاب اون پر ہو بیکران |
| ہو صرف ارشاد پھر مر         | کہ تحقیق شیعوں کو ربِ علا     |
| عطا وہ کرامت و عزت کر       | کوئی شے نہ پو تیدہ ہو بندہ    |
| کہیں اپنی نسوان سب قبی      | اور ہوں جو مخفی کیا ہو کبھی   |
| حدیث تو نہیں ہے معتبرہ خبر  | کہ زندہ ہو رجعت میں چن چن     |

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| کہے جو قد مرغِ بخشش جہات     | وہ ہر شاہِ شمشہ لبانِ فرات    |
| یہاں تک کہ سلطنت میں بس      | کہ بالِ ابرو تکے بڑھیں اس قدر |
| پتھرین آگے آنکھوں پہ شل حجاب | کہ جیسے کرن میں ہر خود اقبال  |
| روایت میں تفسیر اس آئے کی    | ہر سطر ح و ارد ہوئی واقعی     |

### تَسْتَرِدُّنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| کہ شاہِ شہیدان علیہ اسلام     | جو ہون رونقِ افروزِ باجستان |
| ہوں جملہ شہیدانِ وزنِ بزر     | رکابِ سعادت میں ہفتاد مرد   |
| کہ خودِ طلا کا سر پر دھرے     | ہر اک جانِ دل سے رفاقت کرے  |
| روایت میں ہر یون بھی ارڈ      | کہ سترِ نبی جو بامِ رحمت    |
| رفاقت میں موسیٰ کی تھے شاد کا | جلو دارِ سبطِ نبی ہوں تمام  |
| کہیں ہر بشر سے چہا نہیں ہی    | یہی ہر حسینِ علی ولی        |

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| سنگو کوشِ دل سے اٹھنا کہو      | ہو اخواہ و جال و شیطان نہو  |
| نہیں جب یہ ارشاد حق مبین       | ہو شبیر کی معرفت میں یقین   |
| حدِ یوہسان قبلۃ الاصفیا        | امامِ زمانِ قائمِ الاوصیا   |
| جہانِ جہان کو مون و نق مون     | تو ابنِ علی آتش نہ کر بلا   |
| کرین فکرِ تجمیز و تمکھین کی    | کرین دفنِ پڑ بکر نما رآپ ہی |
| یہ غسل و نماز اور لاسے بجا     | امامون پہ غیر از امام ہر    |
| روایت میں مروی ہوئی ہے         | شر کر بلا خسر و کائنات      |
| کرین سلطنتِ تین سو نو برس      | پس فوتِ مہدی قدسی نفس       |
| مگر مدتِ عمرِ چوبِ تمام        | تو ساقی کو تر عیہ السلام    |
| زمانے میں پھر ہو کے روزِ قیامت | کرین بادشاہی حکمِ خدا       |
| یہ صادق ہے ہر طرف گشتِ شنید    | جو سائل ہو آ کے عجبی برید   |

|   |  |
|---|--|
| <p>             کیا صادق الودعہ کو کٹا نام<br/>             کہا نہ نے اوس سے نہیں جلیل<br/>             بنوت یہ دنیا میں معبود تھا<br/>             بانواع ہتھ یہ تعذیب کی<br/>             سرور و کا کھینچا تھا بے ہمت<br/>             ملک ایک بھیجائے خبر<br/>             حکم خدا تجھ سے ہوں ملتی<br/>             ہو قہر خداوند جن و بشر<br/>             معذب ہوں یہ سب کرے تو گناہ<br/>             عذابوں سے اونکے مجھے فالدا<br/>             ہوئی وحی خالق کہ حاجت بتا           </p> | <p>             کہ خالق نے قرآن میں یا امام<br/>             سماعیل ہو کیا وہ ابن خلیل<br/>             سماعیل بیٹا ہر حزقیل کا<br/>             مگر قوم نے اوسکی تکذیب کی<br/>             اذیت رسانی نہ چھوڑی کبھی<br/>             کیا حق نے اوسدن غضب قوم پر<br/>             فرشتے نے آکر کہا اے نبی<br/>             اگر تو کہے تو تری قوم پر<br/>             میں اگد م میں احوال گردون تباہ<br/>             سہی ذبیح خدا نے کہا<br/>             تہین میری حاجت یہ ہر مطلق           </p> |
|---|--|

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| کہا پور خرقیل نے یا الہ         | جو حاجت ہو کہ مجھ سے خواہ      |
| زمانے میں پھر لانا تو بر ملا    | مجھے بھی مع تشنہ کر بلا        |
| سزا انکو جسطرح چاہوں دن         | کہ میں انتقام اپنے اعدا سے لون |
| تو رب ہدیٰ نے مقدر کیا          | بیان جب وہ یہ مدعا کر چکا      |
| زمانے میں خرقیل کا ذر عین       | کہ رجعت میں ہو ہم کاب حسین     |
| دم رجعتِ خسرو کر بلا            | روایت میں ہر یہ بھی ار دہوا    |
| ہوا خواہ او ٹھیں یہ کچھ تر نزار | برابر تم خاک سے اکیبار         |
| جلا شمع کے مثل ہر ستھان         | سجے سوزِ غم گوش دل سے ذرا      |
| کہ اب شربتِ دیدِ نو نوش جان     | سہوں کب تلک سوزشِ اشراق        |
| کئی رات کام میں بیدار           | ہوا صبحِ رجعت کا تارا نمود     |
| لکھا واحدہ میں یہ اخبار         | حسن ابنِ فرزدِ جمہور نے        |



کہ کہتا ہر عاصم کا پور سعید  
 کہ باقریہ ارشاد فرما ہو  
 یہی خطبہ اک روز انشا کیا  
 خداوند عالم نے پہلے پہل  
 ہوا نور وہ پھر اسی نور سے  
 اسی نور سے پھر یہ ارشاد  
 پھر اکبار بعد اوسکے اللہ نے  
 سراپا وہ روحِ مطہر ہوا  
 مع روح اوس نور کو ایکجا  
 ہماری ہی خاطر ہر کب بننا  
 یمن سے برائی خواص و عوام

حدیث نکاح راوی مسمیٰ حمید  
 کہ جب امجدید اللہ نے  
 کہ لیتا ہر خلاق ارض سما  
 کیا تھا تکلم جو روز ازل  
 محمد کو پیدا کیا پھر مجھ  
 ہوئی خلقِ ذریت پاک ب  
 تکلم کیا دوسرے طور سے  
 اسی نور میں اوسکو ساکن کیا  
 دیا پھر ہمارے بدن میں قرار  
 ہر سارے جہان میں جاری ہی تھا  
 خلاق یہ کی اوسنے محبت تمام

|                              |                                 |
|------------------------------|---------------------------------|
| نه خورشید و ماه شبافروز تھا  | نه یہ شب کہیں تھی نہ یہ روز تھا |
| نه عالم میں کوئی کہیں ذبیحات | نه فکرِ معیشت نہ ذکرِ مہمات     |
| کہ تھا نور سبزاں ہمارا مقام  | ہمیشہ خدا کی عبادت کا کام       |
| ہمیں شغلِ تسبیح و تحمید تھا  | کہ کثرت میں بھی رنگِ قید تھا    |
| یہ احوال تھا واقعی پیشِ ادا  | کہ پیدا ہو مخلوقِ ربِ جہاں      |
| اس آیت کو دیکھیں سنیں سامعین | بچشمِ بصیرت بگوشتِ یقین         |

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ  
كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقًا  
لِمَا مَعَكُمْ لِقَاؤُكُمْ بِهِ وَلِتُصَرِّحُوا بِهِ

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| یہ ہر ترجمہ ظاہری لفظ کا     | کہ خالق سے تھا وعدہ انبیا     |
| کیا تھا یہی عہد و پیمانِ ازل | کہ سب ہمہ لائین وہ ایمانِ بدل |

ہماری مدد اور یاری کریں  
 جیب خدا پر جو ایمان لائیں  
 یہ ارشاد فرما کے گویا ہوا  
 یہ تحقیق مجھ سے بھی اللہ نے  
 کہ شانِ نبیہ انبیاء کا مدام  
 مرا حال ہر سب پہ آئینہ سب  
 جہان میں سولِ خدا کے لئے  
 مددگار رہتا تھا بیل و نہار  
 عرض ہر طرح میں نے عہدِ خدا  
 مگر انبیاء نے جو گاہے مری  
 کہ میری امامت سے وہ پیشتر

تم دل سے نصرت ہماری کریں  
 مرے واسطے اپنی جانیں لڑا  
 علی ابن عظیم رسولِ خدا  
 اسی طرح تھے عہدِ پیمان کے  
 رہنمون میں مددگار ہر صبح و شام  
 رہا عمر بھر وقفِ رنج و تعب  
 شہِ انبیاء مصطفیٰ کے لئے  
 جہادوں میں تھا دمِ جانِ نثار  
 رہا زندہ جب تک کیسا سب دُعا  
 اعانتِ نکی یہ سبب تھا قوی  
 زمانے سے سب کے گئے تھے سفر

|                            |                               |
|----------------------------|-------------------------------|
| پرائیگا دنیا میں جلد اب دو | کہ وہ انبیائے خدا سب بغور     |
| وصی پیمبر کی یاری کریں     | جہاد و عین خود جان نثاری کریں |
| یہ مشرق سے مغرب تک سب جان  | مرے قبضہ میں آئیگا بے گمان    |
| پھر آدم سے تاسیۃ الانبیاء  | بنی زندہ ہوں سب حکم خدا       |
| جہاد آگے میری جلو میں کریں | شب روز دم دوستی کا بھرین      |
| بہت جلد کفار عالم تمام     | تہ تیغ بران ہوں بس لاکلام     |
| تعجب نہیں ہر کسی طرح       | کہ مرد و کمو خالق جو زندہ کرے |
| کریں تبلیہ کی صدائیں بلند  | کہیں فوج فوج آگے سب ہوشمند    |

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا دَاعِيَ اللَّهِ

|                            |                                   |
|----------------------------|-----------------------------------|
| حضور میں ہم سب حاضر حضور   | بجا لائیں جو حکم ہو بے فتور       |
| یہ مردانِ دین سب کریں جہاد | تو ہو کو چے کو چے میں کوئی نہ رہا |

|                              |                            |
|------------------------------|----------------------------|
| غضبناک شمشیر بران بدوش       | گلے تک ہو بحر شجاعت کا جوش |
| تہ تیغ ہوں ظالمین جاہلین     | تہ تیغ ہوں اولین آخرین     |
| وفا کر دین وعدہ جو حق نے کیا | جو اس آئے میں سے اونے کیا  |

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
وَلَا يُمَكِّنَ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ  
مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا

|                                       |                             |
|---------------------------------------|-----------------------------|
| کہ خالق نے خود اون سے پیمان کیا       | جنہوں نے کہ منظور ایمان کیا |
| کہ البتہ روئے میں پراودین             | مقرر ہم اپنا خلیفہ کریں     |
| کہ جس طرح ادن لوگوں پر بیشتر          | خلیفہ مقرر کئے خلق پر       |
| کہ روئے میں اور میں اون سے ہر خوف ڈلا | عبادت کریں تا مرنی بخاطر    |

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| یہ ارشاد فرما ہوے پھر علی   | مگر رہی دنیا میں رجعت مری    |
| میں زندہ ہوں پھر زندہ ہوئیے | ہو بیدار حسب طرح سونے کے بعد |
| میں ہوں صاحبِ رحمتِ شمار    | میں ہوں صاحبِ صولت و ختم     |
| میں ہوں مالکِ دولتِ حساب    | میں ہوں آہنی قلعہ فتح باب    |
| میں ہوں بندہ خانہ زادِ خدا  | میں ہوں ابنِ عم رسولِ خدا    |
| میں ہوں محدثِ علم پروردگار  | امینِ خدا خازنِ رازدار       |
| حجابِ خداوند بالا دست       | صراط اور میزان کا ہوں بندہ   |
| کلام حق اسمائے خوشی میں ہوں | کہ امثال و آیات علیا میں ہوں |
| میں ہوں صاحبِ سقر بہشت      | کہ ہر اہل کو دوغین کو نہشت   |
| جو نا اہل اہلِ جہنم ملیں    | جہنم میں داخل کروغین و غصین  |
| ہو تزیینِ اہلِ جان میر ہاتھ | جسے چاہوں میں بیاہ دو جسے    |

قیامت کے دن حشر موجب عیان  
 حسابا و نکاہی منحصر محض ہے سب  
 بلاشبہ میں آخر روزگار ۳  
 وہی داتہ ہوں بروی زمین  
 ظہور آخر کار جب ہو مرا  
 میں رکھوں سراسر بر و چین  
 منقش یہ مومن کے ماتھے پہ ہو  
 اسطرح کافر کے ماتھے پہ بھی  
 عرض مومنوں کا ہو نہیں بادشاہ  
 میں ہوں خاتم اوصیاء  
 میں دارث رسولان اظہر کاموں

ہر میری طرف باز گشت جہان  
 گد رموزہ اعراف تک ہے طلب  
 بفرمانِ خلاق یل و نہالہ  
 کہ ناطق ہر چہر کتاب میں  
 کلیمہ سلیمان خاتم عصا  
 نہ کوئی بچے کافر و مرد دین  
 کہ مومن بحق ہر یہ مرد نکو  
 منقش ہو کافر بحق ہر یہی  
 زبان سخن کو مومن اشتاہ  
 مصیبت میں مشکل کشاے سل  
 خلیفہ خداوند اکبر کاموں

خدا نے مجھی کو کیا ہر عطا  
 مجھے ہر طرح کے یہ سب علم ہیں  
 یہ حکم میرے خدا نے کیا  
 یہ سب تیرگی سبائی جہان  
 یہ ماہ اور یہ انجم و آفتاب  
 جو کچھ چاہے آغاز و انجام  
 حدیث وین صادق ہر یہ لکھا  
 تو کہ چین سے مجھ کو مہلت عطا  
 کہا گو کہ فاحش ہر تیری خطا  
 کہ آدم تمنا دقت معلوم سب  
 کہا شد سے راوی پھر و قبی

خلایق کا سب علم مرگ و بلا  
 کہ مخلوق پر تا کہ دن حکم میں  
 یہ رعد اور برق ابر یہ صاعقا  
 یہ سب بحر سب کوہ سب آندھیاں  
 اب آگے بتاؤں میں کس کا حساب  
 مفصل ہر اک شخص وہ پوچھ لے  
 کہا حق سے شیطان نے یا خدا  
 کہ مہلت ہو تار و زرجت عطا  
 مگر ہم نے کی تجھ کو مہلت عطا  
 نمایاں ہوں شیطان رنج و تعب  
 کہ ہر رجعت آخری کیا ہی



برائے جنابِ علی ولی  
 کئی رحمتیں ہیں کہا شاہ نے  
 جہان میں دم رحمت ہر امام  
 پئے نصرت و یاری کا رو با  
 بلا شبہ لا ریب رحمت کریں  
 کھو کار بہ کار جو بین بشر  
 خلائق پہ غالب رہیں موشیں  
 جو مومن ہیں وہ کافر و فتنے تمام  
 بوقتِ معین بحکم آلہ  
 ہوں و نفع فراز میں و زمان  
 تو شیطان بھی لیکے اپنی سپاہ

دیا اور یہی رحمتیں ہیں کئی  
 جنابِ علی ولی کے لئے  
 پئے اہتمام و پئے انتظام  
 جنابِ علی ولی بار بار  
 یہاں ہر زمانے میں ہر عہد میں  
 حضورِ مبین حاضر ہوں شام و صبح  
 خداوند عالم ہوا و نکاح میں  
 با نواع و اقسام لیں انتظام  
 علی ولی با تمام سپاہ  
 بصدِ صولت و شوکت و غوثِ شان  
 بناچار ہو حاضرِ عرصہ گاہ

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| کنا ر فرات او سکار و حاسی نام | جو ہر قرب کو فنی کے صحرائ نام |
| وہاں ہو وہ ہنگامہ کارزار      | دین ہو ملاقات انجام کار       |
| نہ گاہے کہیں ہو کا واقع ہوا   | کہ محشر تک اس طرح کا معرکہ    |
| کہ پس پا ہوا شکر مرتضیٰ       | لڑائی کو گویا ہون میں دیکھتا  |
| قدم معصوم کے نہر میں جا پڑے   | پس پشت سو سو قدم بہت          |
| کرے نازل ابر سر اپا غضب       | خداوند جبار و قہار جب         |
| فلک تک بصد کثرت اژدہا         | کہ اوس میں ہون ملا یک نام     |
| مع حربہ نور رونق فزا          | ہون پھر حضرت سید الانبیاء     |
| مٹے پیچھے جی چھوڑ کر ناگہان   | جو حضرت کو ابلیس دیکھے وہاں   |
| چلے تم کہاں چھوڑ کر انہری     | کہیں اوسکے لشکر کے لشکر ہی    |
| منظر ہر منظر ہو کیا ہر در     | کہ اسلام پر اب تو پائی نظیر   |

یہ سکر کہے گا لعین بے حیا  
 بھلا دیکھتے ہو اسے تم کہاں  
 میانِ دو کفِ لعین پر وہیں  
 وہ نیزہ لگائیں کہ اک ازمین  
 زمانے میں پھر شرک و بدعت نہ ہو  
 زمین بس علی صاحبِ کمال  
 ہوں ایک اک ہزارا میں ہر شیعہ  
 نمایاں ہوں دو باغِ سبز عجیب  
 کیا حق نے قرآن میں اس کا کیا  
 جہاں تک کہ چاہے خدا سے سمیع  
 ہو اکثر احادیث میں یہ خبر

کہ جس شے کو ہو نہیں بیان دیکھتا  
 عقابِ خدا سے نہیں اباماں  
 رسولِ خدا سید المرسلین  
 مع فوجِ داخل ہو وہ تارین  
 کہیں شغلِ غیرِ عبادت نہ ہو  
 کہ گزریں چیلِ الف و چارِ الف سال  
 مگر ہر برس ایک ہو ایک کے  
 کہ اک مسجد اک کو ذکے ہو قرب  
 بہ تشدیدِ خمس ہر دہاتان  
 وہاں تک کہ نہ وہ باغِ دو فونِ سبع  
 اس آیت کی تفسیر میں معتبر

وَلَيْنَ مَتِّمْ أَوْ قَتَلْتُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَحْشَرُونَ

اگر قتل اک مرگ او سکی لکھی  
تو رجعت میں موتیغ سے چاکا  
تو رجعت میں بے قتل مر جائیگا  
اس آیت کی تفسیر بہترین

کہ پیدا ہوا خلق میں جو کوئی  
اگر پیش رجعت یونہی ہو بلا  
اگر قتل و پیش رجعت ہوا  
احادیث میں معتبر معتبر

يَوْمَ تَحْشَرُونَ مِنْ كُلِّ امَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يَكْذِبُ بِالْآيَاتِ

جو کرتے ہیں تکذیب آیات کی  
ہر مقصود رجعت کلام آلہ  
بلا قید محشور ہو مطلقا  
کہ قرآن میں اپنے رب انام  
یہ ارشاد فرما ہوا صاف صاف

کہ جس دن ہر امت کے وہ دعویٰ  
کئے جائیں محشور ہو رو سیاہ  
انہیں تو قیامت میں خلق خدا  
ہو ارشاد صادق علیہ السلام  
پئے ناصبی ہر اہل خلافت

## فَاتِيكَ مَحِيَّتَهُ ضَمْنًا

|                                  |                                   |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| یہی فضلہ آدمی سب تمام            | کہ رحمت میں کھائینگے ہر صبح و شام |
| یہی میرے ارشاد حق نے کیا         | احادیث معراج میں بعض جا           |
| ہر وہ دایہ ارض کا یا رسول        | یہ میرا علی ہر جو زوج بتول        |
| کروں سب کے بعد و سکا میں فیض جان | امامان دین مہین سے یہاں           |
| کہ رحمت میں زندہ ہوں جو خوشتر    | روایت ہر اخبار میں معتبر          |
| دو چندان ہو رحمت میں عمر روان    | ہوئی جتنی عمر اونکی پہلے یہاں     |
| کہ سلطان دنیا و دین مر تضا       | یہ گویا ہو کے پھر امام ہے         |
| سبا عدا تیر تیغ ہوں بر بلا       | جو رحمت کرین باشہ کر بلا          |
| مع آل سفیائی بے حیا              | امیہ کی اولاد سرتاپا              |
| علی ولی انتقام افسے لین          | یہاں عرض جو جو ملعون لڑے          |

کرے زندہ پھر رب لیل نہا  
جو یاد رتھے انصار تھے شاہ

تامی قبائل میں ستر ہزار

موصیفین میں زندہ سفیان کا پورا

جہان تھی ملاقات باہم ہوئی

تو شاہ نجف سید الاوصیا

کہیں قتل با صد عذاب و تعب

تو ہمراہ فرعون فرعونیاں

باقسام و انواع ایذا و خن

عرض آئینکے پھر جناب امیر

ضرور انبیاء سب کرینگے ظہور

امالی کو فہ سے وہ سی ہزار

ہمیشہ مددگار تھے شاہ کے

جلا سے پھر اکبر پروردگار

معاون بھی ہوں اوسکے زندہ

اوسے جا ملاقات ہوا کی بھی

وہیں پور سفیان کو با شقیا

مگر زندہ ہوں پھر لعین سب

علی ولی سرور انش جان

سر اسر برابر معذب کریں

یہاں با جناب بشیر و نذیر

بجز طمنا و شوق حضور

کرین سید الانبیا خود عطا

علی پھر شہنشاہ ہوں خلقت میں

باطرات و اکثاف عالم تمام

رہیں شاد و خرمند زیر علم

نہ مردم کسی سے کہیں پھر دین

محمد یہ مولطف و ظل آلہ

کہ دنیا کے سب مبتدانتہا

یہاں تک کہ وہ وعدہ بھی وفا

کہ ہر دین پر او کو غالب کر

روایت میں کرتے ہیں ابو بنیان

جمادیٰ اخریٰ میں بس یک نیک

علی ولی کو پھر اپنا لوا

بنی سارے عامل حیات بنیں

حسن محمد تلک ہر امام

مع زمرۃ انبیاء سب ہم

بدون تقیہ عبادت کریں

تمام اہل عالم کے ہوں بادشاہ

ہو ماتحت فرمان خیر الورا

جو قرآن میں کرتا ہر رب علا

اوسیکامہر اک دین خود دم بھر

کہ قرب ظہور امام زمان

رجب میں بھی بعد اسکے دس دن

|   |   |
|---|---|
| <p> جو باران رحمت برستا رہا<br/> سحابِ کرم کی وہ دریادلی<br/> نیا گوشت مردہ نکے او گنے لگے<br/> مجھے اب وہ آتے ہیں گو یا نظر<br/> حدیث اور اس طرح وارد ہوئی<br/> تو ہو پشت کو فہ سے رونق فرا<br/> اوشے ہونے سب قبر سے مردہ<br/> ہوں سات او نین صحابہ کہ قیم<br/> ہو یوشع بن نون سلمان ہو ایک<br/> ہیں مقداد پھر مالک اشتر ہیں<br/> کہ من جانب مہدی رہنما </p> | <p> وہ خود برق کی مثل نہتا رہا<br/> ہو مخلوق نے بخشی دیکھی سنی<br/> کہ سب نہ ہو ہو کے ہوں دیکھ کر<br/> کہ ہیں جہاز تے خاک بالا سمے<br/> کہ رجعت ہو صاحب الامر کی<br/> مع سبع عشرین امام ہوا<br/> کہ موسائی او نین ہوں سب نہ<br/> وصی ایک ہو کا مردِ کریم<br/> پھر اک بود جانہ جو ہر مردنیک<br/> یہ ہیں سب کے سب یار او منتصر<br/> ہوں عمالِ حکام شہر و قری </p> |
|---|---|



|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| تو مرقد میں ہر شیعہ کی باضوا | ہو منقول ظاہر ہون جب حضور     |
| کہ ظاہر ہوا آج تیرا امام     | ملک ایک اگر کہے یہ پیام       |
| کہ تو اپنے آقا سے جا کر ملے  | اگر کہہ تو میں زندہ کروں تجھے |
| یہیں شاید رہ تا بدارالقرار   | لو کرہ بنعما سے پروردگار      |
| کہ رجعت کرینگے جو خیر الورا  | ہو ارشاد صادق علیہ السلام     |
| کرے نصف لک سال سلطنت         | تو عالم میں باریت مکرمت       |
| چل چار الف او کو کزیرین برس  | علی پھر کرین سلطنت آکے بس     |
| اس آیت کا فرمائے مدعا        | کہیں آکے راوی نشہ سے کہا      |

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

|                                      |                            |
|--------------------------------------|----------------------------|
| تو دنیا میں پھر لایا جائے تجھ کو کیا | کہ قرآن تجھ پر جو واجب کیا |
| نہوگی نہوگی کبھی مقضیٰ               | کہا نہ نے واللہ دنیا کبھی  |

|  |  |
|--|--|
| <p>             ملاقی ہوں باہم علی و بنی<br/>             کہ بارہ ہزار اسکے درمونی<br/>             کہ دنیا کی کل عمر ہر لاکھ سال<br/>             تو اسی ہزار آل پر کر شمار<br/>             ہر اک واقعہ میرے پیش نظر<br/>             پھر اک قتبہ یا قوت کا تخت پر<br/>             بین اطراف کے قتبے نو ہزار<br/>             ضیا او سلی ہر قاف تا بقا<br/>             شبہ کر بلا سید مشرقین<br/>             کرین مومنین ہر طرف گزر<br/>             تو اے خدا کی طرف سے ندا           </p> | <p>             کہ جیتک نہ آکر خفت میں کبھی<br/>             وہاں ایسی مسجد کرینگے بنا<br/>             کیا ابن طاووس نے یہ مقال<br/>             ہر یکے لئے سال عشرین ہزار<br/>             ہر منقول صادق سے پھر خبر<br/>             کہ میں دیکھتا ہوں عجب تخت زار<br/>             جواہر حربے او سین بین مشما<br/>             ہر اک نور اخضر کا قتبہ ہر صاف<br/>             سر تخت یوں رونق افزائیں<br/>             زمین ادب شوق سے چوم کر<br/>             بجلائیں تسلیم جب بے ریا           </p> |
|--|--|

|   |   |
|---|---|
| <p> کہ لے میں سے احباب خیر المال<br/> زمانہ میں تم سب نے فی الواقع<br/> ہے تم شب و روز وقت بلا<br/> مگر آج وہ روز ہر دیکھے<br/> جو مطلوب ہو بے تردد کہو<br/> بہشت پرینے طعام و شراب<br/> یہ ہر عام شیعوں کے مذہب میں بات<br/> کہ پیش از قیام قیامت یہاں<br/> سید جہان صالح و پارسا<br/> یہ زندہ کئے جائیں دونوں گروہ<br/> مگر زندہ ہوں عسدرہ صاحبین<br/> </p> | <p> جو چاہو کرو آج مجھے سوال<br/> بہت کہیں آزار ایدہا ہی<br/> سہ صدیہ و رنج و غم بر ملا<br/> کہ دنیا و عقبے کی حاجات<br/> تہ میں ہاتھ رکھو نہ تم چپ ہو<br/> پھر اون سب کو آیا کرے عیا<br/> سی پر ہر اجماع جملہ شقات<br/> ہنگام عسدرہ امام زمان<br/> شقی جہان طالح و بے حیا<br/> جہان میں یہ پھر آئیں دونوں گروہ<br/> کہ ہو بار یاب امامان دین<br/> </p> |
|---|---|

حضورِ سی حضرت کی ہوں گائی

جو ہوں بدترین جہانِ زندہ

جو رہتے گوارہ نہ تھے اونکو گوارہ

مضاعف وہ رہتے کرینگے نگاہ

کرین نیک بندہ طلب انتقام

سوائے سب بندگانِ خدا

کہ آیا ہر اکثر احادیث میں

جنہیں محض ایمان حاصل ہوا

سوائے محشر تک سب بشر

کہ ہر عالموں نے ہمارے کہا

تو شیعوں پہ باہم بسرِ علم

ملین بعض اعمال کے بھی ثواب

ہمیشہ رہیں مبتلائے تقب

پئے اہمیت رسالت پناہ

آئمہ کی سب دولت و عروج

سر اسیمہ رہ جائیں ملعون تمام

زمین قبر میں تابروں جزا

وہی بندے مخصوصِ جنت کریں

ہوں یا کفر میں جو رہے مبتلا

معطل رہیں اپنے احوال پر

یہ دعوے جو رجعت پر اجماع کا

مخالف برابر ہے طعنہ زن

|                                 |                            |
|---------------------------------|----------------------------|
| جوابات شافی سنے بیشتر           | نہ رجعت کے قابل ہوئے بغیر  |
| نجاشی جو عالم ہوا دے یہ حال     | لکھا ہر مہمان کتابے جال    |
| ہو نعمان جو مشہور آفاق میں      | کیا خدمت مومن الطاق میں    |
| کہا دل لگی سے یہ نعمان نے       | عقیدے جو رجعت پہ ہیں آپ کے |
| تو رجعت کا اب بے حد کرتے ہیں ہم | ہمیں دیکھئے قرض پانصد درم  |
| کہا اوسے مومن دے ضامنی          | کہ تو ہوگا رجعت کے دن آدمی |
| مجھے ہر یقین جب دانا آئیکا      | تو آتے ہی تو مسخ ہو جائیگا |
| ولیکن نہ سمجھے تناسخ کہیں       | کوئی شخص اسکو بوزمین       |
| پڑے روح جب جسم میں اور کے       | کہا کرتے ہیں تناسخ اوسے    |
| مگر روح جب جسم اصلی میں آئے     | بقہر خدا اور صورت وہ پائے  |
| تناسخ کی کبا و سپہ تعریف ہر     | کہ یہ نسخ کی ساری توصیف ہر |

|  |   |
|--|---|
| <p>ہزار شاد صادق علیہ السلام<br/>تو جسے نہیں ہر کبھی وہ بشر<br/>کرے رد و انکار میں قیل و قال<br/>تو تفصیل چاہو تو دیکھو بکار</p> | <p>عرض اوتھہ کیا بعد قطع کلام<br/>کہ رجعت پہ ایمان نہ لائے اگر<br/>نہ سمجھے جو وہ متعہ کو خود حلال<br/>مترجم کو منظور ہر مختصار</p> |
| <p>شمار زندہ چار دہ داستان<br/>کوئی دم غم بھر ہو میمان<br/>کہ مرنا تھا جسکے لئے اک جہان</p>                                      | <p>سنو حاضرین باطعن<br/>کہ آخر موادورہ آخرین<br/>سبارک خدانے دکھایوہ دن</p>   |
| <p>کہ صادق سے منقول ہر ستر<br/>امام زمان حسین چھپ جائیگا<br/>ہماری ولایت پہ قائم ہیں<br/>رہیں بندے فرمان بر و ما صفا</p>         | <p>صدق ایجا کہتے ہیں خبر<br/>خلافت پر اک وقت وہ آئیگا<br/>خوشحال اونکا جو اسوقت میں<br/>پئے اہلبیت رسول خدا</p>                     |

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| کہ ہر کم سے کم اجر و نکاحی ہی | سین کی ایک آواز وہ غیب کی     |
| ہو تم سب مر بند و غین اہل دین | مرے راز پہ نہان پہ لایقین     |
| مری غیب پر تم نے تصدیق کی     | ہو اب میری جانب سے نکلو خوشی  |
| مبارک ہو تم کو ثواب جزیل      | بہ تحقیق تم سب بلا قال و قیل  |
| ہو میر غلام اور میری کنیز     | نہایت ہی رکھا ہوں تم کو غریز  |
| عبادات بالکل کروں مستجاب      | کروں میں تمہیں عفو کا میاب    |
| تمہیں بخش دو غین بروز جزا     | رضا مند ہوں تم سے بے انتہا    |
| جہان میں جو ہم پانی برساتے    | بلاؤں انسان پنج جاتے ہیں      |
| تمہارا ہی باعث ہے یہ بسر      | زمانے میں تم سب نچتے اگر      |
| بہ تحقیق بے شبہ و بے حساب     | ابھی اونچے ہم بھیجتے اک عذاب  |
| یہ راوی سن کر کہا اے حضور     | کہ اس عہد میں کیا عمل ہے ضرور |

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| تو فرمایا رکھنا زبان کو نگاہ | نکلنا نہ خود گھر سے شام و بچاہ |
| زرارہ سے مروی ہر ایک جا      | کہ اکبار حضرت سے میں نے کہا    |
| بتحقیق آخر تمھارا امام       | نکا ہوں غائب ہو پیش اقام       |
| کہا کیوں کہا قتل کے خوف      | بحکم خداوند عالم چھو           |
| جو دیکھا کریں شیعہ راہ آپ کی | تو ہو بعض کو شک لایت میں بھی   |
| امامت کا انکار بعضے کریں     | علامہ گفتار بعضے کریں          |
| کہ اب تک وہ پیدا ہوا ہی نہیں | ابھی بطن مادر میں رہا یقین     |
| کہیں بعضے اس کا کہاں وجود    | نہیں بلکہ معلوم کچھ بلند و     |
| کہیں گے کہیں بعضے بشر        | کہ دو سال پیش از وفات پہ       |
| یہ مشہور ہی تھا وہ پیدا ہوا  | خداوند عالم نے خود شیعوں کا    |
| کیا اس کی غیبت میں بس امتیاز | ذلیلوں کو ملے ضلالت میں جان    |



|                            |                           |
|----------------------------|---------------------------|
| زرا رہ نے شکر کہا میں خدا  | اگر اوس نے مانے تلمیح کیا |
| کروں کیا عمل کچھ تو فرمائے | کہا اس دعا کی تلاوت ہے    |

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ  
 نَبِيَّكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْ  
 رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ مُحِجَّتَكَ اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي مُحِجَّتَكَ  
 فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي مُحِجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي

|                              |                                   |
|------------------------------|-----------------------------------|
| حدیث اور پھر معتبر ہو پوچھیں | کہ فرماتے ہیں سید الساجد          |
| محمد مرا خاتم الاولیاء       | کرے گا جو غیبت محکم خدا           |
| بہت ہو گا غیبت کی تدکیر      | مگر اوس نے مانی نہیں جو ذی العقول |
| امامت پہ اس کی کریں اعتقاد   | رہیں منتظر اس کے مسرور و شاد      |
| کریں بات دن انتظارِ ظہور     | رہیں بات دن وقف کا غبور           |

|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| وہ ہیں ہر زمانیکے لوگوں سے نیک | ہو نیکو سچ بھی نیک، ایک ایک  |
| خدا نے انہیں معرفت اپنی دی     | کیا عقل میں فہم میں منہی     |
| نہ غیبت کو غیبت سمجھتے ہیں     | اوسے مثل رویت سمجھتے ہیں     |
| کہ ذوقی و ذوقی منزلت ہیں لوگ   | بڑے نیک با معرفت ہیں لوگ     |
| ہیں انکے لئے عزتیں مرتبے       | بلاشبہ مانند اذن لوگوں کے    |
| علانیہ جو پیش روے نبی          | جہادوں میں مصروف تھے ہر گز   |
| ہمیشہ بشیر و تیر و سنان        | جو تھے ناصر سید مرسلان       |
| ہماری خوشی کے ہیں سب پابند     | ہماری وہ شیعہ ہیں اخلاص مند  |
| احادیث میں ہر جہہ وارد ہوا     | جو ہیں محصل خاتم الامم صیا   |
| جنہیں ہر بہت انتظار ظہور       | جنہیں شب و روز شوق حضور      |
| مشابہ ہیں ان سب وہ حق شناس     | جو زیر علم ہونگے حضرت کے پاس |

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| وہ سب لوگ اوں کے مانند ہیں      | جو حضرت کے خیمے میں منج سنا ہیں |
| وہ ہیں بلکہ اونسے مشابہ تمام    | جو راہِ خدا میں بہر صبح و شام   |
| جہاد و نپہ مرمر کے لڑتے ہیں     | قدم کی عوض دم او کھرتے ہیں      |
| یہ صادق سے منقول ہر شب          | کہ وہ وقت آتا ہر حسین تہین      |
| ایک ایک بڑا شبہ پیش آئیگا       | امام زمان تجھسے چھپ جائیگا      |
| نہ چھٹکارا پائیں کبھی خاص و عام | اگر جو پڑہیں یہ دعا صبح و شام   |
| کہ مشہور ہے یہ دعاے غریق        | یہی ہے جہان میں امان کا طریق    |

یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا مقلب القلوب ثبت قلبي علی الحق

|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| علی ابن طاووس نے ایک جا     | ہے مصباح زائرین ایسا کہا  |
| کہ ارشادِ صادق علیہ السلام  | یہ منقول ہے جب کرے التزام |
| یہ ہے اس دعا کو جو کوئی بشر | بلا تا غہ چالیس دن ہر سحر |

تو بہر جناب امام زمان  
اگر فوت ہو گا وہ پیش از ظہور  
زمانے میں حضرت کی زندہ کر  
حضور ہی میں حاضر ہے خانہ زاد  
ہزار اجر کامل او سے دے خدا  
مٹائے سر حرف فوراً الہ  
کر و حفظ اے خاصگان خدا

ہو منجملہ ناصر و یاوران  
تو بے شبہ او کو خدا بخشنور  
پھر او کو شریک اجا کرے  
سراپا جلو دار وقت جہاد  
سر اس پر ہے حرف حرف دعا  
ہزار او کے نامی نامی گناہ  
وہ ہر یہ دعا دیکھو شان خدا

اللَّهُمَّ رَبَّ التَّوَرِّ الْعَظِيمِ وَ رَبَّ الْكِتَابِ  
الْوَفِيِّ وَ رَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ  
وَ الْإِنْجِيلِ وَ الزَّبُورِ وَ رَبَّ الظِّلِّ وَ الْحَرِّ وَ  
مُنْزِلَ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَ رَبَّ الْمَلَائِكَةِ

الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ اللَّهُمَّ  
 إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِنُورِ وَجْهِكَ  
 الْمُنِيرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اسْأَلُكَ  
 بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَ  
 وَالْأَرْضُونَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلَحُ بِهِ الْأَوَّلُونَ  
 وَالْآخِرُونَ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ  
 بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ حِينَ لَا حَيَّ يَا حَيُّ  
 الْمُؤْتَى وَمُحِيتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 اللَّهُمَّ بَلِّغْ مُؤَلَانَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمُهْدِيَّ  
 الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَالِ  
 آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا  
سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّي  
وَعَنْ وَالِدَتِي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ  
زِينَةِ عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادِ كَلِمَاتِهِ فَاصْبِرْ  
مَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَأَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَجِدُ لَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هَذَا  
وَمَاعِشَتِي مِنْ أَيَّامِي عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً  
لَهُ فِي دُعَائِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَزُولُ أَبَدًا  
اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَ  
الذَّائِبِينَ عَنْهُ وَالْمُسَائِرِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَائِهِ  
حَوَائِجِهِ وَالْمُتَمَثِّلِينَ لِأَمْرِهِ وَالْمُجَامِلِينَ

عَنْهُ وَالسَّائِفِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهِدِينَ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
 الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حَتْمًا  
 فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي وَمُوتِزًا كَفَيْتُ شَاهِرًا  
 سَيِّئًا مُجَرَّدًا أَقْنَانِي مُلَيَّبًا دَعْوَةَ الدَّاعِي  
 فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي اللَّهُمَّ أَرِنِي الطَّلَعَ  
 الرَّاشِدَ لَا وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَالْحُلَّ نَاطِقًا  
 بِنُظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجَلُ فَرْجِهِ وَسَهْلُ  
 مَخْرَجِهِ وَأَوْسَعُ مَنَاجِهِ وَأَسْلَكَ بِي مُجْتَهَةً  
 وَأَنْفَعُ أَمْرًا وَأَشَدُّ دَانِرًا وَأَعْمَرُ  
 اللَّهُمَّ بِهِ بِلَادَكَ وَاجِئْ بِهِ عِبَادَكَ

فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي  
الْبَرِّ وَالْجَحْرِ أَيْدِي النَّاسِ فَأَظْهَرُ اللَّهُمَّ  
لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بَيْتِ بَيْتِكَ أَلْمُسَمَّى بِاسْمِهِ  
رَسُولُكَ حَتَّى لَا يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ  
إِلَّا مَرَّوْتُهُ وَتَحْقِيقِ الْحَقِّ وَتَحْقِيقَهُ وَ  
اجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَفْرَعًا لِمَظْلُومٍ عِبَادِكَ  
وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَ  
مُجِدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ  
وَمُشِيدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ  
بَيْتِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ  
اللَّهُمَّ مِنْ حَصَنَتِهِ مِنْ بَاسِ الْمُعْتَدِينَ



وَسَرِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
 بِرُؤْيَيْهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَأَرْحَمِ  
 اسْتَكْأَنْتَ نَابِعْدُهُ اللَّهُمَّ الْكَثِيفُ  
 هَذِهِ الْغُسَّةُ عَنِ الْأُمَّةِ بِمَحْضُورِهِ وَ  
 عَجَلُ لَنَا ظُهُورُهُ إِنَّهُمْ يَرُونَهُ بَعِيدًا  
 وَنَرَاهُ قَرِيبًا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

توسیدھی طرف ران پر اپنی ما

بلا وقفہ دستِ یمین تین با

عبارت پیر ضرب کے متصل

ہر اک مرتبہ کہ بہ تصدیق دل

الْعَجَلُ الْعَجَلُ يَا مَوْكَمَ يَا صَاحِبَ  
 الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَنَا مُنْتَظِرُ  
 إِلَيْكَ حَتَّى يُمَكِّنَ اللَّهُ مِنِّي رُؤْيَاكَ

وَسَعَادَتِكَ وَبِمُنَّتِكَ يَا مُوَلَّائَ الْعَجَلِ الْعَجَلِ  
السَّاعَةِ

بصدق وصف از ره اضطرار | پڑھے اس عبارت کو پھر بار بار

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثِ الْغَوْثِ الْغَوْثِ  
أَدْرِكْنِي بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِينَ  
وَصَلِّ اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ الطَّيِّبِينَ  
الطَّاهِرِينَ الْخَيْرِينَ الْفَاضِلِينَ وَسَلِّمْ  
تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي  
طَلْعَتَهُ وَبَهْجَتَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

سبارک ہوں ایدل یہ جان نیا | ہوا تو رفیقِ امامِ زمان  
مع النخیر ہو خاتمہ را خدا | کہ چودہ حدیثیں اثر لکھ چکا

اثر حب حکم جناب انہی

پے پیہ زمرہ شیعہ

نسب موسوی معنی ہوا

علمدار فوج حدیث و کلام

کہ لکھتے ہیں وہ قدوہ راستان

وہ ہیں شرمین یون ایت گلا

سندین حاصل ترجمہ منین

کہ فضل بن تحسے ابوہی ہوا

کہ تھیں سال ہجری میر عرب

وہ تھا گیارھواں روز شوال کا

علی زین دین افتخار زمان

ہی نام از کلا سید وزیر علی

لکھنؤن استفاد و حیدر زمان

وطن شوشہ لکھنؤ ہی مقر

شہیرہ بان میر عباس نام

یہ حال جناب امام زمان

کہ اس طرح پری حدیث بجا

زوائد سے طالب کو مطالبین

روایت یہ کرتا ہی وہ باخبر

نود و شصت و نہ زمانے میں جب

جو علی میں ہم سب گویا ہوا

بن فاضل شیخ مازندران

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| کے کبار میں پیش ازین چند سال | پے شغل تحصیل علم و کمال       |
| ہوا وارد و ساکن ملک شام      | رہا درس میں بیشتر ہستم        |
| مدرس مرا شیخ عبدالرحیم       | جو تھا دل سے میرا محبوب       |
| ہوا عازم اندلیس ایک بار      | مگر مفسرین رہا سایہ ہوا       |
| ہوا ایک قریہ میں آخر گذر     | رہا شہر مذکور نزدیکی تر       |
| کہ عارض ہوئی تپ مجھے ناگہان  | مدرس ہوا اندلس کو روان        |
| وہ تپ بعد سے روز ازل ہوئی    | مجھے تاب رفتار حاصل ہوئی      |
| طبیعت جو ٹھہری نہ ٹھہراو ہا  | ہوا قطرہ زن ہو کے آگے روان    |
| نظر قافلہ تازہ اک گلیا       | یہ سب اہل بربر ہیں ہر اہل ہوا |
| وہاں سے جزیرہ بھی شیونکا تھا | بہت متصل اور کم فاصلہ         |
| ز بس تھا جو میں مبتلا فرقا   | یہ سنتے ہی غالب ہوا اشتیاق    |

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| جو آنے لگی مجھ کو الفت کی بو | ہوئی شکلِ بادِ سخنِ جستجو     |
| مرا بلبلِ دل چہکنے لگا       | کہا ایک نے مژدہ جانفزا        |
| کہہ پچیس دن جب چلا جائیگا    | جزیرہ وہ شیعوں کا تو پاسیگا   |
| ملا ہمسفیرون کا جدم سراغ     | وہین مین خرامان ہو اباع باغ   |
| چڑھانے بادۂ بوئے گل          | چلا شکلِ بادِ صبا سو گل       |
| مسافت ہوئی قطع پایاں کار     | لبِ بحر آیا نظر اک حصا        |
| خوش اسلوب خوش قطع نترار      | نہ برج ایسے دیکھے نہ دیوار دہ |
| بڑی اونچی اونچی بڑی پادشاہ   | بروجِ فلک کا یہاں کیا شہا     |
| غرض شادمانِ خرم و شاد کام    | کیا شہر بر برین مین نے مقام   |
| جو آئی ہر اک سو سے بوی دلا   | پھر خوب کی سیر کوئے ولا       |
| ہوا مسجدِ شہر مین جب گزر     | کیا شکر اک گوشہ مین بیٹھ کر   |

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| دوم ظہر پھر صورتِ شیعیا        | موزن نے دی آ کے اوسمین اذان     |
| اذان دیکھا جب وہ عالیمقام      | دعا کی برائے ظہور امام          |
| جو بیٹھا تھا اپنی جگہ میں خموش | بس اوٹھا دل زرا کسے کبش         |
| ہوا ضبط دشوار دم چڑھ گیا       | مرا شغل آہ و بکا بڑھ گیا        |
| جو میں خوب جی کھو لکر رو لیا   | غبارِ الم دسے کچھ دھو لیا       |
| نمازی سب اکبار با صد نیا       | ہوئی آ کے مصروفِ وقف نماز       |
| بجالائے سب اُجب مستجب          | بطورِ امامیہ وہ حق طلب          |
| وضو سے جو فارغ ہو مومنین       | برابر صفین منعقد ہو گئیں        |
| ہوئیں جب صفین منعقد جا جا      | اونھیں سے یکایک پھر اک شخص اٹھا |
| ہوا مقتدا با شکوہ تمام         | عجب مقتدی تھے عجائب امام        |
| عیان رخ سے اک نور رب ہر        | ملائک چشم قبلہ اتقیا            |

|  |  |
|--|--|
| <p>             بہر واجب و مستحب تا سلام<br/>             وہ سب سجدہ شکر لاجبا<br/>             کہا کہ مفضل حقیقت بیان<br/>             پڑھی کیون نہ تو نے نماز خدا<br/>             پر اس طرح مذہب میں کی قبول<br/>             تمہارے پیغمبر کی امت میں نہ<br/>             ہوا بھی اگر اس طرح تو گواہ<br/>             نہ ہو گا تجھے فائدہ غیر ازین<br/>             بہت یدین سلمان ہین نام کے<br/>             بلا فاصلہ بعدِ رحمت نبی<br/>             تو ہو داخلِ خدا کی کامیاب           </p> | <p>             ہوئی جب نماز جماعت تمام<br/>             پڑھی سب نے تعقیب مانگی دعا<br/>             مخاطب ہو مجھ سے پھر ناگہان<br/>             کہ تو کون ہی تیرا مذہب ہی کیا<br/>             یہ تفصیل میں نے کہا اپنا حال<br/>             خدا ایک ہی اور کیا میں کہوں<br/>             یہ کہنے لگے مجھ سے سب اہ و<br/>             براے خدا و شہرِ مرسلین<br/>             کہ دنیا میں نہ چج جائیگا قتل<br/>             مگر مان گو اہی جو دے تیری<br/>             بلاشبہ و بیگمان بحساب           </p> |
|--|--|

|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| گو اہی وہ ہر کون ہی تیری       | کہا میں نے سنکر کہو تو سہی   |
| دیا بات کا میری ایسا جواب      | وامام جماعت ہنسکر شتاب       |
| از بانے بلا وقفہ اب متصل       | یہ اقرار کر تو یہ تصدیقِ دل  |
| بلا ریب ہیں جانشین نبی         | کہ اول جنابِ علی ولی         |
| خلائق کے ہیں رہنما لاکلام      | بترتیب بعد اونکے گیارہ امام  |
| بحکم خدا شلِ خیر الانام        | وہ ہیں واجب الطاعتِ حُرکام   |
| کیا شکرِ خالق کہا مر جب        | سنا جب یہ میں نے بہت خوش ہوا |
| سمجھنا نہ ہر گز مجھے اجنبی     | ہر میرا بھی دل سے عقیدہ ہی   |
| پھر اک سمت مسجد میں با صد طرا  | با ضامنِ پیش آئے وہ کب سب    |
| وہاں جمع ہونے لگے انقباض       | مکان ایک رہنے کو محکوم دیا   |
| نہو تا تھا مجھ سے جدا پھر امام | تکلف ہو اہر طرف سب تمام      |



|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| بجوبی ہر اک شے سے واقف ہو     | بہت دن وہاں کا نظارہ کیا        |
| کیا آخر کار اکدن سوال         | نہ کیھا زراعت کا کچھ اشتغال     |
| خوش کیا تمھاری ہو کیا ہو معاش | کہ یہ ہزار ہوتا نہیں مجھ پہ فاش |
| دوم بھر ابھیں ہی اور اک مقام  | کہا اک جزیرہ کہ خضر ہی نام      |
| سب اولاد پاک امام زمان        | کہ ہی جلوہ افروز ساکن ہاں       |
| پہنچتا ہی قوت معین ہمیں       | او سے جا سے دوبار ہر سال        |
| پھر اکبار آئیگا غلہ ادھر      | کہ اکبار ہی آچکا پیشتر          |
| کہا جب گزر جائینگے چار ماہ    | کہا اب کب آئیگا بے اشتباہ       |
| کہ آئے کہیں جلوہ قافلہ        | یہ سنکر ہوا بندہ وقف دعا        |
| کہ دلو منتا ہوئی سیر کی       | گنڈرا تھا چالیسواں دن بھی       |
| کہ تھی قافلہ کی اوسی سمت اہ   | جو اکبار کی سوئے مغرب نگاہ      |

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| جو تکنے لگامین رہ انتظار     | ہوئی دور سے ایک شہ آشکار       |
| کہا آشنا وینے یہ کون شہ      | سہرے سطح دریا نمودار ہی        |
| ہوئے دیکھ کر بکے شادمان      | کہا شکر ہی آئین وہ کشتیان      |
| ابھی تھے اسی ذکر میں ہم وہین | کہ ساحل پر کشتیان آگئین        |
| جو آگے تھی اک سب کشتی بڑی    | تو کچھ اور چھپے تھیں چھوٹی بڑی |
| بیابا پے وہ تھیں سات کشتیان  | کہ دریا میں تھے ہفت قلم دان    |
| بڑی وہ جو کشتی تھی ماہ منیر  | ہو اوس سے رونق فراز چہر        |
| گیا نام مسجد وہ عالیمت ام    | کیا پڑھ کے ظہر میں مجھ کو سلام |
| یہ پوچھا دیا میں نے جدم جو آ | کہ ہی تیرا کیا نام بتلا شتاب   |
| کہا پھر مگر ہی مجھے یہ گمان  | کہ ہو نام تیرا علی ایوان       |
| کہا نام مان بان یہی ہی مرا   | کہا نام کیا ہے ترے باپ کا      |

اگر اسے علی بالیقین لاکلام  
 کہا سچ کہا آپ نے واقعی  
 سفصل اب ارشاد فرمائیے  
 کہہ امین کہیں ساتھ تیرے تھا  
 حقیقت کھلی آپ پر کسطح  
 کہا تیرا سب حال ایسے طلب  
 سراپا ہوا مجھ پہ پہلے عیان  
 بفضلِ خدا تجھ کو اب شاد کام  
 غرض بعد کچھ تیرے پھر شاد تھا  
 کہ وہ شیخ ہمسام خیر الہ  
 چلے پندرہ دن جولیں نہار

وہ مشہور ہے سب میں فاضل نام  
 یہی ہے مرے باپ کا نام بھی  
 سفر میں کہیں آپ بھی ساتھ  
 کہا کہئے پھر از براے خدا  
 شام سا ہوئے بے خبر کسطح  
 بیشکل و شامل یہ نام و نسب  
 نہیں مطلقاً احتیاج بیان  
 وہاں لیچلون جسکا خضر ہی نام  
 چلا اوسکے ہمراہ من بامرد  
 مرارہ خضر امین اک خضر تھا  
 ملا آب دریا سفید ایکبار

وہی شیخ کرنے لگایہ کلام

وہ خضر احبزیرہ ہو وہ کھنجر

احاطہ کیا ہی بعد آب تاب

ہو اسیر دریا سے جسد فراغ

عجب شہر دیکھا عجائب بنا

ہو انجو بخت رسا ہر کہین

ہوئے داخل شہر حب ببقار

نظر آئے ہر سو شجر ساید

ہر اک سمت نہرین لبالب روان

جما بے خلش خوب رنگ بہا

سرا پا جو نحو تماشا ہوا

اسی بحر کا بحر ابین ہی نام

جسے آب دریا نے ہر جا پو

جو ہی صورتِ خرمن آفتاب

او تر آئے مرکب سے ہم باغ

حد صرخ کیا باب حیرت کلا

نرکنے دیا شوق نے پر کہین

برابر ملے سات پہلے حصا

ہر اک شاخ بالیدہ پر برگ و با

خیابان خیابان چمن بندیا

لب جو ہوا سرو سے ممکنا

تکلف نظر آیا باز ار کا

نہین امین ہرگز محلِ خلافت

سب اوس شہر کے طفل و پیر و جوان

تقدس میں کیا ئے آفاق

سافر نوازی میں ہر فرد بشیر

ہر اک رخسے نورِ خدا جلوہ گر

وہ سب نور چشم نبی و علی

خرا مان تھے مانند بادِ سحر

جو مسجد میں پہنچے ہم شادمان

کھلا پھر کہ ہی صدر میں جلوہ گر

وہ صاحب شرف سیدِ محترم

سنا شمس دین محمد ہی نام

عمارات سب سنگ مرمر صفا

ملائک شمیم انتخابِ جہان

سراسر سراپا ہیں اخلاق

امیر و جلیل و شریف و رئیس

حنیا و صفا رشک شمس و قمر

نخستہ سیر نکینو تھے سبھی

ہمیں مسجد جامع آئی نظر

نظر آیا اک مجمعِ شیعان

وہ عالی مناقب وہ عالی گہر

وہ رشکِ سلیمان و قدسی خدم

وہ ہی نائب و آلِ آخرا مام

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| ملقب بعالم سرسروا              | بحکم امام زمان حکمران         |
| کہ تھا پانچ پشتوں کا بیفاصلہ   | امام زمان تک اس کے فاصلہ      |
| ہمیشہ وہ احکام کرتا بیان       | بہ نقل حدیث امام زمان         |
| اوسے مشغلہ درس کا و غنا کا     | مسائل کا مذکور صبح و سہا      |
| یہ ایک جو میں اوسکے آگے گیا    | کہا خیر مہتمم خوشامر جا       |
| مجھے پاس اپنے بلطف کرا         | بٹھایا کہا کہ سفر کے الم      |
| منازل میں تونے جو دیکھے        | یہاں ہو گئے مجھ پر آئینہ سب   |
| جو تجھ پر گزرتی تھی شام و سحر  | بہ پختی تھی مجھ کو مفصل خبر   |
| غرض مجھ پر کیا کیا نوازش نہ کی | جگہ مجھ کو پہلوئے مسجد میں دی |
| مجھے بے طلب ایک خادم دیا       | طلب نحو ان نعمت پر ہر دن کیا  |
| غرض ہر روز روز ہر صبح و شام    | رہا موردِ لطف میں شاد کام     |

کہا کیجئے مجھ کو اگر شباب

کہ اوس جمعہ کو آپ نے قہمی

مگر کیا جنابِ امام زمان

امام زمان خسرو نیکذات

امام زمان مرکزِ بازگشت

امام زمان سیفِ ربِ جلیل

امام زمان مفتحِ انبیا

امام زمان داورِ داوران

امام زمان شاہِ بالادست

امام زمان ستِ پرتوی

امام زمان خسرو کائنات

برائے خدا اور رسالتِ مآب

جماعتِ مین واجب کی تہی

امام زمان سیدِ انس و جان

امام زمان قبلہٴ شش جہات

امام زمان دلبرِ پنج و شست<sup>۱۳</sup>

امام زمان قبلہٴ جبریل

امام زمان خاتمِ الاوصیا

امام زمان یاورِ یاوران

امام زمان مرکزِ بند و بست

امام زمان سترِ کاخِ خفی

علیہ الشنا و علیہ الصلوٰۃ

جماعت میں حاضر تھا فرمائے

فدا اوس پیمین سب میرا خاندان

رباعمر بھر جسکا امیدوار

سیا ہی سفیدی میں کھو کھو گئی

موا اور محبوب رتراب فقیر

دعاؤں میں تیری جی کچھ پھر اثر

غرض اوس نے شکر کیا یہ بیان

مگر نائب خاص اوس شاہ کا

کہا آپ ہیں باریا بے حسو

یہ کانوں سے مینے تکلم سنا

مگر میرے والد بعد احترام

کہ واجب کی نیت کا عقدہ کھلے

دکھائے وہ دن جلد رب جہان

یہاں تک کیا رات دن انتظار

کئی رات ساری سحر ہو گئی

تو پہنچا دے یارب بامافی الضمیر

تو پہنچا گیا بیشک وہاں اے اثر

نہ تھے رونق افزا امام زمان

میں حاضر ہوں بندہ ہوں درگاہ کا

کہا اے علی اب ہر یہ بات دوسر

نہ آنکھوں سے صوت کو دیکھا ذرا

نا کرتے تھے خود کلامِ امام



|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| میرے جدا مجد ملائک جناب      | حضور یٰ مین بھی ہوتے تھے یا   |
| یہ کدہ سن کے سید بہرودفا     | وہاں سے مجھے ساتھ لیکر اٹھا   |
| طیعت ہوئی مائل سیرباغ        | نہ آیا نظر پھر مجھے غیر باغ   |
| چمن مین صبا گل کھلانے لگی    | ہوا ہلکو جست کی آنے لگی       |
| عجب صحبتیں تھیں عجب یہ مکان  | قدائے گل و بلبل بوستان        |
| دکھانے لگی صو تین جے آب      | بنا صفوہ خاک آئینہ تاب        |
| شجر ہر طرف بیش تر بار دار    | بہی سیب و انگور و امرود و نار |
| حلاوت مین انگور رشکِ عمل     | انار و نعین نایاب ایک ایک پھل |
| نہ آنکھوں نے دیکھے میان جہاں | وہ ہر قسم کے میوے کھائے وہاں  |
| نثارِ جوارِ امام زمان        | کہ دنیا مین کی سیر باغِ جنا   |
| وہ دن مجھ کو خالق نے دکھلایا | کہ مرقی ہر جسد نہ پہ خلقِ خدا |

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| جباک باغ سے سوئے باغِ دگر        | عنادل پوش تھا ہمارا گدڑ       |
| نظر آیا اک مرد صاحبِ حال         | صلاح و تقدس بنِ صاحبِ کمال    |
| کہ دو چادرین صافی پشمن کی        | خرامان تھا خود او ہر مہِ متقی |
| ہواراہ میں جسے جسدِ موم چاہ      | سلام اک کیا پھر کیا سدا       |
| عجب صاحبِ حسن تھا خوش لقا        | کہ میں ہو گیا منحصر خدا       |
| کیا بڑہ کے سیدِ آخرِ رسول        | یہ تھا کون مردِ ملائکِ خصال   |
| کہا تو مگر دیکھتا ہر وہ کوہ      | کہا میں نے ہاں اے سرِ پائیکوہ |
| کہا اوسط کوہ میں ایچوان          | ز بس پاک پا کینرہ ہر اک مکان  |
| شجرِ اوسمین ہر ایک بالیدہ سر     | ہر اک چشمہ جاری زیرِ شجر      |
| ہر گنبد بھی اک اوسمین تعمیرِ شست | سرِ پایہ از قبہ ہائے شست      |
| شبِ روزیہ مردِ نیکو سیر          | ہمیشہ مع یک رفیقِ دگر         |

ہر خادم اوسی قبہ پاک کا  
 کہ میں بھی بہر صبح جمعہ وہاں  
 جو پڑتا ہوں بعد از دو رکعت نماز  
 مجھے ایک گنڈہ لٹا دین  
 ضروری سب احکام لیل نہا  
 کما حقہ صورت فیصلہ  
 عمل اوسچ کرتا ہوں نہیں دیکھ کر  
 مناسب ہوا تب تکو بھی ایجا  
 اوسی قبہ کے پاس ہی بنا کر  
 یہ شکر چاہی چڑھا کوہ پر  
 ملے دونوں وہ خادمانِ امام

بفرمودہ خاتم الاوصیا  
 زیارت برا امام زمان  
 آباد اب شاید وہاں  
 کہ اوسمیں مطالبہ مبرا بقصر  
 ہم مومنین میں حج ہون کا روبا  
 رقم جز جزو کل مسئلہ مسئلہ  
 حکم امام زمان بخاطر  
 کہ جاتو برا سے زیارت وہاں  
 زیارت پئے خسرو و بحر و بر  
 ہوا قبہ پاک تک بس گذر  
 کیا ایک نے بڑہ سبقت سلام

کہا دوسرے سے مکر یہی  
 تکلف نہ کر اسے لے حق شناس  
 کہا اوس نے بھی یہ بصدق و صفا  
 غرض رفتہ رفتہ ہوا ارتباط  
 مری واسطے نان و انگور لاکے  
 جو وہ ما حاضر سب تناول کیا  
 پڑھیں پھر وضو کر کے دو رکعتیں  
 امام زمان تک چلو ابشتاب  
 کہا غیر ممکن ہے اسے فی شعور  
 اجازت نہیں یہ بھی آٹھون پہر  
 یہ شکر کیا التماس دعا

سنو یہ مسافر نہیں اجنبی  
 اسے میں دیکھا تھا سید کے پاس  
 ادھر آئی آئی مر جا  
 رہیں صحبتیں بڑھ گیا اختلاط  
 بہر و محبت وہ مجھ کو کھلا  
 اوسی چشمے سے جا کے پانی پیا  
 باصرار کین اس طرح منتیں  
 زیارت کروں ہو کے میں باریا  
 کہ یہ بجائیں تجھ کو ہم اونکے حضور  
 کہ پہنچائیں جا کر کسی کی خبر  
 چلا شہب کو اون سے رخصت ہوا

گیا اتفاقاً محمد کے گھر

گیا شش اوس ہی سب جوا

یہ رتبہ ملا رہنمائی مونی

وکر نہ بجز سید نامور

غرض میں جو پھر پیش سید گیا

کہیں اک طرف اوٹھا غلغلہ

کہا اسکے سید با صد طرف

کہ ہر جمعہ اوسطِ مادیں

تہ تعجیل ہونا ظہورِ امام

اوٹھا میں اونہیں دیکھنے کو گیا

کیا تو نے سردار و نکاح چہ حساب

وہی جو کہ دریا میں تھا ہمسفر

کہا اسکے تجھ کو بھی نامِ خدا

وہاں تک ہی بھی سائی ہوئی

ہوا کہ وہاں تک اک کا گذر

کہ پند رہوین تھی روزِ آدینہ تھا

تعب سے میں نے کہا کیا ہوا

یہ ہیں میرے لشکر کے سردار سب

دعا کرتے ہیں منتظرِ راہ میں

کہ ہر انتظار حضورِ امام

جو آیا تو سید یہ گویا ہوا

کہا میں نے ہرگز نہیں اے جناب

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| کہا سب سے صدیق دین             | ہمارے مددگار ناصرین         |
| کہ میں سیندرہ اور باقی ابھی    | خدا جلد وہ دن دکھائے کہی    |
| کہا میں نے فرمائے بالضرور      | کہ حضرت کا کسوت ہو گا نور   |
| کہا اے برادر یہ سر خدا         | خدا کے سوا کس پہ حالی ہوا   |
| مگر میں علاماتِ رحمت کئی       | احادیث میں میں علامت کی     |
| بمنت کیا میں پھر التماس        | کہ اے میرا قارے حق تیرا     |
| بس اے میرے مقررِ ردا           | مجھے رہنے دے اب مجا وریا    |
| سمجھ کر شکستہ دل و ناتوان      | سمجھ کر غبارِ رہ کاروان     |
| مسافر سمجھ کر مجھے پر تعب      | سمجھ کر مجھے فاقہ کش آتش    |
| سمجھ کر مجھے اشکِ آنے خیر خواہ | پڑا رہنے دے زیرِ دامان شاہ  |
| سمجھ کر مجھے نقشِ پاسا یہ دا   | پڑا رہنے دے زیرِ دیوارِ یاد |

سمجھ کر سک کوے مہر و وفا  
 سمجھ کر مجھے اپنے در کا فقیر  
 کہا شکے سید نے تو غم نہ کہا  
 سفر میں ہر کبے ترادل ملول  
 زیادہ نہیں اسے برادرِ دم  
 کہ تو ہر غریب اور صاحبِ عیال  
 ہو احکم شاہِ زمان پیش ازین  
 مناسب نہیں اسمیں گلے خلاف  
 مناسب نہیں اس میں تاخیر اب  
 کہا میں میرے تو بہن ہوش گم  
 مکر رکھو عرض پیشِ امام

پڑا رہنے دے گلیو نہیں جا بجا  
 پڑا رہنے دے تکتے میں اے امیر  
 کہ ہم تیرے غوار میں با وفا  
 دیا عرصہ ہجر کو خوب طول  
 جو تو خائستے ہے اب جدا  
 نہیں خانہ بردوش افسردہ حال  
 کہ خصمت کہوں تجکو بس میں جزین  
 مجھے اور تجھ کو بہم بخلاف  
 ہر انکار اسمیں خلافِ ادب  
 یہ ممکن ہر تمسے کہ بارِ دوم  
 کہ ہو حکم مجکو برائے قیام

کہا اوسنے ممکن نہیں مجال  
 کہا خیر اجازت تو ہوا سقدر  
 کروں اپنے احباب میں بیا  
 نہ کہتا فلان و فلان امر تو  
 بنت کیا نے پھر اتھاس  
 بھلا عمر بھر میں کہی یہ غلام  
 کہا یہ بھی شکل ہر ممکن میں  
 کہ ہر مومن پاک جو یا کار  
 بلاریے دیکھنا یقین  
 کہا میں نے کئے تو ہر وجہ کیا  
 مگر اتنا کہ شہ کو دیکھا میں

نہیں پھر گذارش کی مجھ کو مجال  
 کہ دیدہ شہید ہا کمل نہر  
 کہا بے تردد گمراہ جوان  
 سوا اوس کے جو چاہے کر لکھو  
 کہ اے درویش ان کو نہ ملے  
 شرف بھی ہو گا بے امام  
 مگر اے علی بن کوثر یقین نہ  
 امام کو لو امام کو تین بار  
 شہ سا مگر اوس سے جو نہ ملے  
 کہ مومن بندہ یہ ہے لا یموت  
 غلامان خالص مومن کیا



کہا تو نے دیکھا ہے دوبار بھی  
 کیا بار اول جو تو نے سفر  
 ہوا تھا کہیں قافلے سے جدا  
 کہ اس وقت اک اکب نیزہ  
 وہ تھے حضرت خاتم الامبیا  
 کہ کچھ خون اب تو نکر زینہا  
 تے سب بے یقین راہ مراد  
 کہا میں نے سہراست یہ ماجرا  
 کہا پھر کہ بار دوم غور کر  
 ہوا مصر کی راہ میں تو جدا  
 ہوا خوف سے جب کہ تو بقرار

پھر اکبار ہو گا مشرف کبھی  
 تر اجانب سامرہ تھا گذر  
 گذر نہ رہے آب پر تھا ترا  
 ملا ہے شہب پہ تھکے سوا  
 اتھے مشر دیکھ کر دی صدا  
 وہ کرتے ہیں زیر درخت تظا  
 تو جاوے ملحق ہوا بٹا و شاد  
 وہاں تھا یونہی محض واقع ہوا  
 جب استاد کے ساتھ تھا ہمسفر  
 یکایک کہیں قافلہ بڑ گیا  
 سوار ایک پیدا ہوا نیزہ

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| جو تھا اوسکی رائون تلے اہوا   | وہ زانو سفید اور تھا نقشہ دار  |
| وہ شاہِ زمان تھا کہا تو نہ ڈر | کہ اک قریہ ہر جانب است پر      |
| وہاں بنی خطر جا کے شبِ ہاشم   | کہ آگاہ مذہب سے ہر ایک کو      |
| مفصل کہ احوال اپنا بیان       | کہ ماتھے آئیگا قافلے کا نشان   |
| کہا میں نے ہاں ہر یہی ماجرا   | یہ فرمانا بھی آپکا ہر بجا      |
| مگر مجھے اب کیجئے یہ بیان     | ہماری جنابِ امامِ زمان         |
| کہی حج کعبہ کو بھی جاتے ہیں   | زیارت مشاہد کی فرماتے ہیں      |
| کہا وسعتِ راہ دنیا تمام       | ہر اک مردِ مومن کی ہر ایک گام  |
| علی پھر یہ پیش امام ہوا       | یہ دنیا ہر کیا اور وسعت ہر کیا |
| کہ حج و زیارت کی خاطر دم      | بہر سال رونق فرما ہیں امام     |
| یہ مکہ مدینہ یہ طوس عراق      | ہر سیر سہی سوارِ براق          |

|                            |                             |
|----------------------------|-----------------------------|
| ہر اکجا سے ہو کر مشرف یہاں | کیا کرتے ہیں عودا امام زمان |
| غرض سب یہ کہ کچھ مجھے کہا  | کہ تاخیر اب ہی یہاں ناروا   |
| علی حکیم امام زمن          | روانہ ہو تو جلد سے وطن      |
| کئے پانچ درم مجھے چھر عطا  | کہ ہر اک درم پر یہی سکے تھا |

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلَى  
وَلِيِّ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَهْدِيِّ قَامَ بَابُ اللَّهِ

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| کہ کہتا ہوں یہ تیرا کہ امام | اور نہیں اپنے ہمراہ میں صحابہ |
| مجھے ایک کشتی پر کے سوار    | کئے گد م و جوئے خیر بار       |
| بیٹے بیٹے ہو کہنے سے بیچ لی | میں چھل و کلبہ مجھے اشرقی     |
| اروہ یہ ہو جتنا کہ نہ ہوں   | خدا چاہے جا کر نجف میں رہوں   |
| منہ سلم ہر سبک و اثر        | ہوئی قطع راہ تک ہو و اثر      |

پتا ملک کیا کو سے دلدار کا  
دور نگلی نہیں اب کو ارا مجھے

کہ یہ بعد اتر ب پر یا نصیب  
الہی مدد کیا کروں کیا کروں

الہی بحق امام زمان

الہی سلام و پیام فقیر

حضور جناب قبول غمیں

حضور علی ولی بو تراب

بسبب طین شاہنشاہ مریدین

تو پھر خدمت سید الساجدین

الہی شب و روز یہ التجا

یہ دنیا ہر اک گام مرد خدا  
جدائی کے غم دہن مارا مجھے

کجا گل کا جلو کجا عند لب

باین حال بد کیا کروں کیا کروں

ذرا سن اپنے اثر کی فغان

پہنچ جاے پیش بشیر قیام

ستمیہ و غمکش دل خیزن

کیا جسے امکے بستر پر خوا

بہار جوانان نعلد برین

جناب امام زمان تک یونہی

تفصیل پہنچا میں میرے فدا

|  |   |
|--|---|
| <p>موتربوئے نالہا سے اثر<br/>         ملا موقع عرض و معروض خوب<br/>         بشکر عطا یا ہو رطب اللسان<br/>         تو ہر سیر غمیب اسکی تاریخ بھی</p> | <p>ہوئی شنوی ختم وقت سحر<br/>         شگفتہ وہ دل وہ ہوا کا ہیوب<br/>         بجزند او ند کون و مکان<br/>         ہو ہر لوح محفوظ یہ شنوی</p> |
|--|---|

|  |
|--|
| <p>خدا یا رہین مونسین کامیاب<br/>         یہ محزون و مہجور بھی ہو مثاب</p> |
|--|

سے

تاریخ تصنیف این مثنوی از لوزی اریحی لمعی  
معمی محقق خبیر مدقق بصیر احرری بالتیامی  
مولانا المرحوم استید غلام حسن البگرامی متخلص بالقدر

تکسرت که گئے امداد قلم  
کحل گئی خاطر ناشاد قلم  
اس قلمرو میں ملی داد قلم  
جذب صنعت بہزاد قلم  
دیکھئے زور خدا داد قلم  
لفظ ہیں قمری شمشاد قلم  
جسے قایم ہوئی بنیاد قلم  
یہ صریح ہیں کہ غر باد قلم

چھوٹے مامون مرفیروز علی  
شعر لکھنے کو لگایا جو شکاف  
لوح محفوظ لکھی صل علی  
کیا حدیثوں کو بنایا تصویر  
مثنوی ہو کہ خدا کی قدرت  
نغمہ بلبلس معنی معنی  
نہوئی خلقت کہی ایسی کتا  
یاد کر کے او نہیں سر دہشتا

جگیا سال کا نقشہ قدرت

لوح محفوظ ہر ایادت سلم

۱۲۸۲ھ ہجری

قطع تاریخ از من بندہ کمترین کاتب مثنوی ہذا

سید واجد علی پوری غفرلہ

در خلد برین عجب مکانے

بگذشت و گذشت داستانے

طبعم میخواست زونشانے

فیروز علی اثر صلہ یافت

تصنیف عجیب مثنوی کرد

مسطور چو شد ز کلام خام

قطع سرار مغان نمودم

مختم واجب چہ ارمغانے

تاریخ تصنیف این مثنوی از نتایج افکار

سید سزاوارت عالم مستند زبدۃ العارفین عمدۃ المحققین  
 فصیح اللسان بلخ البیان جناب مولانا زین العابدین  
 ملا اللہ سجال محاسنہ فی العالمین میرہ عالی جناب  
 مستغنی عن الاقارب اقصی الناس مفتی مولانا سید عباس  
 شوستری لکھنوی اعلیٰ اللہ مقامہ فی دارالکرامۃ

|                             |                           |
|-----------------------------|---------------------------|
| اثر آن شاعر نازک خیالے      | بعین مہر حق کو یاد ملحوظ  |
| نوشت این نامہ نامی کم از دو | طبیعت میشود بسیار مخطوط   |
| قلم سال ختمش کرد تحریر      | چسان پاکیزہ آمد لوح محفوظ |

۱۲۸۲ھ

SALAR JUNG ESTATE

Oriental Section

ORIENTAL INSTITUTE

Accession No. ....

Date .....



# تصحیح اعلاط مشنوی لوح محفوظ

| صفحہ | صفحہ | صفحہ | صفحہ | صفحہ | صفحہ |
|------|------|------|------|------|------|
| ۲۱   | ۲۲   | ۲۳   | ۲۴   | ۲۵   | ۲۶   |
| مخفی | مخفی | مخفی | مخفی | مخفی | مخفی |
| ۱۵   | ۱۵   | ۱۵   | ۱۵   | ۱۵   | ۱۵   |
| ۲۵   | ۲۵   | ۲۵   | ۲۵   | ۲۵   | ۲۵   |
| ۲۶   | ۲۶   | ۲۶   | ۲۶   | ۲۶   | ۲۶   |
| ۲۷   | ۲۷   | ۲۷   | ۲۷   | ۲۷   | ۲۷   |
| ۲۸   | ۲۸   | ۲۸   | ۲۸   | ۲۸   | ۲۸   |
| ۲۹   | ۲۹   | ۲۹   | ۲۹   | ۲۹   | ۲۹   |
| ۳۰   | ۳۰   | ۳۰   | ۳۰   | ۳۰   | ۳۰   |
| ۳۱   | ۳۱   | ۳۱   | ۳۱   | ۳۱   | ۳۱   |
| ۳۲   | ۳۲   | ۳۲   | ۳۲   | ۳۲   | ۳۲   |
| ۳۳   | ۳۳   | ۳۳   | ۳۳   | ۳۳   | ۳۳   |
| ۳۴   | ۳۴   | ۳۴   | ۳۴   | ۳۴   | ۳۴   |
| ۳۵   | ۳۵   | ۳۵   | ۳۵   | ۳۵   | ۳۵   |
| ۳۶   | ۳۶   | ۳۶   | ۳۶   | ۳۶   | ۳۶   |
| ۳۷   | ۳۷   | ۳۷   | ۳۷   | ۳۷   | ۳۷   |
| ۳۸   | ۳۸   | ۳۸   | ۳۸   | ۳۸   | ۳۸   |
| ۳۹   | ۳۹   | ۳۹   | ۳۹   | ۳۹   | ۳۹   |
| ۴۰   | ۴۰   | ۴۰   | ۴۰   | ۴۰   | ۴۰   |
| ۴۱   | ۴۱   | ۴۱   | ۴۱   | ۴۱   | ۴۱   |
| ۴۲   | ۴۲   | ۴۲   | ۴۲   | ۴۲   | ۴۲   |
| ۴۳   | ۴۳   | ۴۳   | ۴۳   | ۴۳   | ۴۳   |
| ۴۴   | ۴۴   | ۴۴   | ۴۴   | ۴۴   | ۴۴   |
| ۴۵   | ۴۵   | ۴۵   | ۴۵   | ۴۵   | ۴۵   |
| ۴۶   | ۴۶   | ۴۶   | ۴۶   | ۴۶   | ۴۶   |
| ۴۷   | ۴۷   | ۴۷   | ۴۷   | ۴۷   | ۴۷   |
| ۴۸   | ۴۸   | ۴۸   | ۴۸   | ۴۸   | ۴۸   |
| ۴۹   | ۴۹   | ۴۹   | ۴۹   | ۴۹   | ۴۹   |
| ۵۰   | ۵۰   | ۵۰   | ۵۰   | ۵۰   | ۵۰   |
| ۵۱   | ۵۱   | ۵۱   | ۵۱   | ۵۱   | ۵۱   |
| ۵۲   | ۵۲   | ۵۲   | ۵۲   | ۵۲   | ۵۲   |
| ۵۳   | ۵۳   | ۵۳   | ۵۳   | ۵۳   | ۵۳   |
| ۵۴   | ۵۴   | ۵۴   | ۵۴   | ۵۴   | ۵۴   |
| ۵۵   | ۵۵   | ۵۵   | ۵۵   | ۵۵   | ۵۵   |
| ۵۶   | ۵۶   | ۵۶   | ۵۶   | ۵۶   | ۵۶   |
| ۵۷   | ۵۷   | ۵۷   | ۵۷   | ۵۷   | ۵۷   |
| ۵۸   | ۵۸   | ۵۸   | ۵۸   | ۵۸   | ۵۸   |
| ۵۹   | ۵۹   | ۵۹   | ۵۹   | ۵۹   | ۵۹   |
| ۶۰   | ۶۰   | ۶۰   | ۶۰   | ۶۰   | ۶۰   |
| ۶۱   | ۶۱   | ۶۱   | ۶۱   | ۶۱   | ۶۱   |
| ۶۲   | ۶۲   | ۶۲   | ۶۲   | ۶۲   | ۶۲   |
| ۶۳   | ۶۳   | ۶۳   | ۶۳   | ۶۳   | ۶۳   |
| ۶۴   | ۶۴   | ۶۴   | ۶۴   | ۶۴   | ۶۴   |
| ۶۵   | ۶۵   | ۶۵   | ۶۵   | ۶۵   | ۶۵   |
| ۶۶   | ۶۶   | ۶۶   | ۶۶   | ۶۶   | ۶۶   |
| ۶۷   | ۶۷   | ۶۷   | ۶۷   | ۶۷   | ۶۷   |
| ۶۸   | ۶۸   | ۶۸   | ۶۸   | ۶۸   | ۶۸   |
| ۶۹   | ۶۹   | ۶۹   | ۶۹   | ۶۹   | ۶۹   |
| ۷۰   | ۷۰   | ۷۰   | ۷۰   | ۷۰   | ۷۰   |
| ۷۱   | ۷۱   | ۷۱   | ۷۱   | ۷۱   | ۷۱   |
| ۷۲   | ۷۲   | ۷۲   | ۷۲   | ۷۲   | ۷۲   |
| ۷۳   | ۷۳   | ۷۳   | ۷۳   | ۷۳   | ۷۳   |
| ۷۴   | ۷۴   | ۷۴   | ۷۴   | ۷۴   | ۷۴   |
| ۷۵   | ۷۵   | ۷۵   | ۷۵   | ۷۵   | ۷۵   |
| ۷۶   | ۷۶   | ۷۶   | ۷۶   | ۷۶   | ۷۶   |
| ۷۷   | ۷۷   | ۷۷   | ۷۷   | ۷۷   | ۷۷   |
| ۷۸   | ۷۸   | ۷۸   | ۷۸   | ۷۸   | ۷۸   |
| ۷۹   | ۷۹   | ۷۹   | ۷۹   | ۷۹   | ۷۹   |
| ۸۰   | ۸۰   | ۸۰   | ۸۰   | ۸۰   | ۸۰   |
| ۸۱   | ۸۱   | ۸۱   | ۸۱   | ۸۱   | ۸۱   |
| ۸۲   | ۸۲   | ۸۲   | ۸۲   | ۸۲   | ۸۲   |
| ۸۳   | ۸۳   | ۸۳   | ۸۳   | ۸۳   | ۸۳   |
| ۸۴   | ۸۴   | ۸۴   | ۸۴   | ۸۴   | ۸۴   |
| ۸۵   | ۸۵   | ۸۵   | ۸۵   | ۸۵   | ۸۵   |
| ۸۶   | ۸۶   | ۸۶   | ۸۶   | ۸۶   | ۸۶   |
| ۸۷   | ۸۷   | ۸۷   | ۸۷   | ۸۷   | ۸۷   |
| ۸۸   | ۸۸   | ۸۸   | ۸۸   | ۸۸   | ۸۸   |
| ۸۹   | ۸۹   | ۸۹   | ۸۹   | ۸۹   | ۸۹   |
| ۹۰   | ۹۰   | ۹۰   | ۹۰   | ۹۰   | ۹۰   |
| ۹۱   | ۹۱   | ۹۱   | ۹۱   | ۹۱   | ۹۱   |
| ۹۲   | ۹۲   | ۹۲   | ۹۲   | ۹۲   | ۹۲   |
| ۹۳   | ۹۳   | ۹۳   | ۹۳   | ۹۳   | ۹۳   |
| ۹۴   | ۹۴   | ۹۴   | ۹۴   | ۹۴   | ۹۴   |
| ۹۵   | ۹۵   | ۹۵   | ۹۵   | ۹۵   | ۹۵   |
| ۹۶   | ۹۶   | ۹۶   | ۹۶   | ۹۶   | ۹۶   |
| ۹۷   | ۹۷   | ۹۷   | ۹۷   | ۹۷   | ۹۷   |
| ۹۸   | ۹۸   | ۹۸   | ۹۸   | ۹۸   | ۹۸   |
| ۹۹   | ۹۹   | ۹۹   | ۹۹   | ۹۹   | ۹۹   |
| ۱۰۰  | ۱۰۰  | ۱۰۰  | ۱۰۰  | ۱۰۰  | ۱۰۰  |

| مقام               | مقام               | مقام               | مقام               | مقام               | مقام               |
|--------------------|--------------------|--------------------|--------------------|--------------------|--------------------|
| مخالف              | مخالف              | مخالف              | مخالف              | مخالف              | مخالف              |
| عصب                | عصب                | عصب                | عصب                | عصب                | عصب                |
| دلیلم کی           | دلیلم کی           | دلیلم کی           | دلیلم کی           | دلیلم کی           | دلیلم کی           |
| جو                 | جو                 | جو                 | جو                 | جو                 | جو                 |
| کے کون پر کیئے آئے | کے کون پر کیئے آئے | کے کون پر کیئے آئے | کے کون پر کیئے آئے | کے کون پر کیئے آئے | کے کون پر کیئے آئے |
| پر بوع             | پر بوع             | پر بوع             | پر بوع             | پر بوع             | پر بوع             |
| غضبان              | غضبان              | غضبان              | غضبان              | غضبان              | غضبان              |
| خمار               | خمار               | خمار               | خمار               | خمار               | خمار               |
| بغضو               | بغضو               | بغضو               | بغضو               | بغضو               | بغضو               |
| احتجاج             | احتجاج             | احتجاج             | احتجاج             | احتجاج             | احتجاج             |
| تیرا               | تیرا               | تیرا               | تیرا               | تیرا               | تیرا               |
| خدا                | خدا                | خدا                | خدا                | خدا                | خدا                |
| مسرور              | مسرور              | مسرور              | مسرور              | مسرور              | مسرور              |
| بجور               | بجور               | بجور               | بجور               | بجور               | بجور               |
| ہو                 | ہو                 | ہو                 | ہو                 | ہو                 | ہو                 |
| خدا                | خدا                | خدا                | خدا                | خدا                | خدا                |
| رجعت               | رجعت               | رجعت               | رجعت               | رجعت               | رجعت               |
| پہلا               | پہلا               | پہلا               | پہلا               | پہلا               | پہلا               |
| مقدرون             | مقدرون             | مقدرون             | مقدرون             | مقدرون             | مقدرون             |
| کچھ                | کچھ                | کچھ                | کچھ                | کچھ                | کچھ                |
| وجہی گل            | وجہی گل            | وجہی گل            | وجہی گل            | وجہی گل            | وجہی گل            |
| نیم                | نیم                | نیم                | نیم                | نیم                | نیم                |
| نیم                | نیم                | نیم                | نیم                | نیم                | نیم                |
| رہتے ہیں           | رہتے ہیں           | رہتے ہیں           | رہتے ہیں           | رہتے ہیں           | رہتے ہیں           |
| فتنہ               | فتنہ               | فتنہ               | فتنہ               | فتنہ               | فتنہ               |
| کیون               | کیون               | کیون               | کیون               | کیون               | کیون               |
| جہان               | جہان               | جہان               | جہان               | جہان               | جہان               |
| سر اسیم            | سر اسیم            | سر اسیم            | سر اسیم            | سر اسیم            | سر اسیم            |
| کعب                | کعب                | کعب                | کعب                | کعب                | کعب                |
| رسلک               | رسلک               | رسلک               | رسلک               | رسلک               | رسلک               |
| تصلی               | تصلی               | تصلی               | تصلی               | تصلی               | تصلی               |
| دان بجل            | دان بجل            | دان بجل            | دان بجل            | دان بجل            | دان بجل            |
| کاشف الغم          | کاشف الغم          | کاشف الغم          | کاشف الغم          | کاشف الغم          | کاشف الغم          |
| شعبۃ               | شعبۃ               | شعبۃ               | شعبۃ               | شعبۃ               | شعبۃ               |
| سنۃ                | سنۃ                | سنۃ                | سنۃ                | سنۃ                | سنۃ                |
| فرجا               | فرجا               | فرجا               | فرجا               | فرجا               | فرجا               |
| محمی               | محمی               | محمی               | محمی               | محمی               | محمی               |
| میت                | میت                | میت                | میت                | میت                | میت                |
| دائمہ              | دائمہ              | دائمہ              | دائمہ              | دائمہ              | دائمہ              |
| الہ                | الہ                | الہ                | الہ                | الہ                | الہ                |
| مثال انت اللہ      | مثال انت اللہ      | مثال انت اللہ      | مثال انت اللہ      | مثال انت اللہ      | مثال انت اللہ      |
| حلت                | حلت                | حلت                | حلت                | حلت                | حلت                |
| نے                 | نے                 | نے                 | نے                 | نے                 | نے                 |
| جدا                | جدا                | جدا                | جدا                | جدا                | جدا                |
| ذو                 | ذو                 | ذو                 | ذو                 | ذو                 | ذو                 |
| نعمانی             | نعمانی             | نعمانی             | نعمانی             | نعمانی             | نعمانی             |
| حق                 | حق                 | حق                 | حق                 | حق                 | حق                 |







